

[illegible]

معجزات عجیبہ یا غنی و سادہ کو پسند دل تصدیق و اعتقاد کو کام فرمایا اور تبلیغ اور تبلیغ  
 کئی سیاح مہجور خاص اس معجزہ نقشبندی کو نقشہ دل صفا مندرجہ اپنی کیا اور سبھی تقاضا  
 عقیدت منظر اور دیکھی ساعی اور دلیل اور دایت رہی جنگی خدمتین و اہل سیر کو سند ہو رہی  
 حضرت و آل و صحابہ مطہرۃ القلوب بخزن علوم اور بابہ بنیم الرحمن طہریم تلمیذہ الذین ہم کا جو  
 بہم اقتدی ہم بہتیم کہ ہم ہند و رضی عنہم و رضوانہ اور رحمت پر ہوئے تھے ان  
 محدثین پر انہوں نے ایسی معجزات کی اپنی اوراق تصنیف و تالیفات کو زینت دینی راہ  
 سینہ بی کینہ یونین با صفا اور صفیات خواہ میرات از غنیہ معتقدین اہل لا اور طبایع  
 موت مطایع تسکین اہل تقاریر باعث اور سبب نقیض و انتفاش کے ہوئے رحیم ہند و غفر لہم و سکھ  
 بحجۃ جنازہ و رضوانہ بعدہ و صلوات کی ادل سبب الیقین اس عجایب شریفہ کی کتاب ہی فقیر  
 خاک کے پاسو ایمان حضرت سرور انبیاء و مرسلین بند و مسکین محمد مرید الدین حق ہے کہ اسی بیابان  
 مسلمانو ایمان و الود رہنما سان حضرت افضل الانبیاء مقام خوف و عبرت کا اور مظہر فتنہ قیامت  
 لا و تحمل استغفار و استعاذہ کا ہی استعینہ و ابالدین و سادہ شیطان آجیم و استغفر و استغفر  
 انغفر ارحیم انکار مخافین دین سید المرسلین و امیر المومنین کے معاذ ہے وہ سبھی سی سنگرین اہل  
 رسالت تو تصدیق معجزات کجا چنانچہ خاص ان پیام میں بعض بعض بند و نو سکند انگریز  
 مدرسہ انکار معجزہ شن القہر میں چند روز سی مستبد اور اصرار کو کام میں لاری میں اور معاذ ہند  
 نسبت ساتھ موضوعیت اور مصنوعیت کی دی رہی میں لیکن یہ ایک مزید ظہور اثری و اثباتی  
 قیامت کے کہ انفر عاقل معی علم و دین اسلام تقریرات حضرت سید الانام سید کے آدمی کا قلیب کا  
 اب انقلاب ہو جاوے کہ صفی قلب اثر صدق و ايقان معجزہ بابرہ نقشبندی مہجور و زوال از رہنما  
 بالکل سلب ہو جاوے کہ معاذ نسبت اپنی پاسو فضل شریف کے تھے میں ایسی معجزہ بابرہ

کی اتباع و احداث دلیل و برهان کو کام فرمادی جسکی وقوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 خود مقرر ہوا اور اپنی پیغمبری میں بفضل کے نسبت باوجود موجود ہونے اسکی کتب محدثین میں یک قلم منکر ہوا  
 حتیٰ کہ العیاذ باللہ خاص رسالہ نفی معجزہ مرقوم پر لکھی اور اس نفی پر گو ایسا ان روایات میں اصل میں  
 کری اور اس دلیل باطل کو خاطر عوام منتقل کر دی اور ایسی رسالہ کی اشاعت میں سعی فرموا  
 میں لا اور موانع نفی معجزہ کو حق اور توبہ توبہ معجزہ رسول کو باطل تعبیر کر دی یہاں تک کہ عنوا  
 رسالہ پر باد ہو جائے جاء الحق و زہق الباطل کہ ملاحظہ فرمائی اور اس رسالہ کی اول نمایان ہوگا  
 لاجل ولا قوت الا باللہ جس سے خواہ ہو کہ کہا وین اور عوام صلا میں مبتلا ہوں تفصیل  
 اجمال اس نصیبت گیری اور دہریہ علم کے بہرہ ہی کہ میان مذہب خیرین نامی ایک صاحب کتبیم  
 مرزہ یوم عظیم آباد مقیم حال شہر دہلی جو کھلی دنوں در باب شاعری حلت یوم ہی غلطی بردا  
 ہوئی اور اسکی استحلال میں بھی سعی موفور عمل میں لاکھتی اندون اوہین پہنچی سوچی ہی معجزہ  
 نقشبند رسول اکرم کی منکر ہو گئی اور مثل انکار اور بدہیہیات کے معجزہ مرقوم پر لکھا  
 اور انہماک حرمت مواقع عجایب علیہ رحمہ حدیث و روایات مصرحہ کتب محدثین و اہل  
 معتبرین باخبر خصوصاً مخالف مرویہ حضرت صدیق اکبرؓ بمائش باطیل و دہوکہ باز خاص عام  
 کا ذہل اسلام میں غلطی پر داز اور تفرقہ انداز ہو میں یہاں تک کہ ایک رسالہ خاص نفی  
 معجزہ مرقوم میں شائع کیا اور کیا سجاد رہی کہ صریح مخالف مصدحات اسلام کشیدہ صاحبین  
 و لسانی مضمون تراش کر بی اندیشہ روز موعود اور بی باس لفظ روح مطہر رسول مقبول کے عدم وجود  
 ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین میں بکثرت موجود ہی نہام نہاد بعض بعض کتب میں  
 معجزہ مرقوم کے جھوٹ موٹ و اسطی بہکانی عوام نادانانہ لکھی یا ہی اور انکار اسکا بطرف تھا  
 سلف صالح مباح و نادر و منسوب کر دیا تاکہ ناظرین دہو کی میں پڑیں کیونکہ کتب اسلام

اس نام میں کسکو نظری کہ بیکہ سکتی ہیں اوس سالہ کو دیکھئے کہ ہنر جیسی ہو جاوین کہ اپنی بسم میں حضرت  
 سوا و عظم شہرہ بن اور زیادہ تر بہادر لکھنا جاوے الحق و ربی اباطل کا عنوان پر کما شیر الیہ نہیں  
 یہ حرکت شیعہ صریح یا سخن یا ہوا نفس یا مفا و معاف منکون اس علی دین ملو کہ ہم فیہ علی بن  
 اس جنگ ڈینگ سی جلوہ فرما ہوا ہے و شد اعلم بالصواب کی مفاد اندیشہ کیا ہی اور مبلغ علم و مذاق  
 و سیاق کلام حدیث احادیث کا یہ حال ہی کہ نام سالہ کا دلیل حکم فی نفی امر اللہ مہر کہ ہی کہ ہر صاحب دیت  
 و امانت ماہرین غتہ ہر طرف اس سیمہ ہی سی بسم بہ بقول شہو حقیقت اتو نہ صاحب علوم شد زیادہ تر  
 بہادر اور بہت علی حضرت کی ہر و باہر سکتی ہی یعنی تہوڑا سا قف لفظ عربی در باہر ہمارہ و استعمال  
 عرب کا جاننا ہی کہ حد دلیل کا علی چاہی کما یل علیہ کتب جہان مخدوم کلام بلاغت التیام میں فی ہی  
 سبحان بسم اور بہر اس دہ اور استطاعت پر باطل ہر مذاق و سوق عبارت حدیث حکیم و نصیحت و کذب کلام  
 اہل حدیث کو کم فرما سکیں ان ہذا الشی عجائب اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ مگر یہ بھی بخیر ہی  
 رسول مقبول کا کہ پہلی ہی بسم بہ سرف تسمیہ ہی میں بہت فضل و کمال و جہل و علم کمال جاوے تاکہ  
 ہر ذی علم پر بخیر مسراع قیاس کن رنگت ان میں بہادر حقیقت و نحو حدیث فیہ اور مذاق و سوق  
 مثال اہل حدیث شکستہ ہو جاوے اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رہی اطفال کتب خانہ کلاس بیادری  
 اور جہاد ہی متوجہ و حیران اور ہر صغیر و کبیر اہل ایمان اس حیرت پر خسارت سی انگشت بندہ ان ہی خدا  
 کسی کلمہ گوی محمدی مقرر فضائل احمدی دہان و زبان قلم پر کلمہ نفی اپنی مسلم رسول اگر تم کی اثر قدم نسبت  
 کیونکہ آسکتا ہر اور کلمہ جاوے الحق و ربی اباطل کو نسلان اسکی عنوان پر لکھ سکتا ہر کلمہ تا لکھ اوجہل  
 میر و ان سبیلہ کہ اب کے الا لا الا ما اھنظ و اھنظ ایسی بہت متقلب گئی کہ خاص ایسی جبرہ بینہ و بینہ کہ  
 معنی و متکا نہ سے منکر ہوئے اور صدق اوسکا صفی قلب سے یقین محو ہوگی حتی کہ جس تصدیق رواہ حضرت  
 اگر کسی یا کلمہ سبک ہو گیا بلکہ علاوہ اسکی باوجود ادعا عالم و متکا نہ سے محو ہوئے کہ وہ ان کی ایسی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کی نسبت ساری نظر برکت جہان بان اور دین معنی اوسع صفت لکھتا ہے اور جہان عبارت عربی  
 ہے ترجمہ اوسکا ہے اور دین اثر نام کی ہے اور وقت نکات علم سے کسر پاس پرانی خواطر و نام  
 در گذر و مقصود امید ہے بر حسب نظر ہے کہ بفحو مقال ہدایت اقبال لا نظر الی من قال النظر الی  
 ما قال اس پیچیدہ پر کچھ خیال نظر دین جس جہت معتبر لا حقیر الہ ویتا ہی بالقل عبارت لکھتا  
 ہے بخو لا حظ اور تطبیق عمل میں لا دین اور بعد تحقیق و تحقق کے عداوتی و کا ذکر حسب استحقاق پر عایا  
 فراموش اور اگر احیانا مقتضای خاصہ انسانی کہیں سپہ و لسیان اسر ضعیف البیان سے سرور  
 با ویر تو از راہ غفود کرم معائنہ فراموش اور اگر گنہگار کو بدعا خیر خاتمہ یا دین لا دین اور شافعی  
 اس عباد کے محض اتیان و رضات ہند مستحجہ ہیں کہیں کہ دور و قریب قیامت کا ہر عوام بچار  
 تو ایک نظر خواص بہتر ضعیف الاعتقاد ہو جاتی ہیں کیونکہ خود تو کتاب پر نظر نہیں اکثر مشغول رہتی ہیں  
 استحصا دنیا میں جہان کینی حدیث و تفسیر درست نادریست حوالہ دید یا غریب ہو کہ کبھی میں اور غرض  
 آتی ہیں المختصر نظر اختصار صرف ایک مقدمہ اور دو باب کی مقرر کے مقدمہ میں علی سبیل الاجمال اثبات  
 و ثبوت ہر اس بات کا جو فضیلت اور معجزات پر پیریمین جدا جدا وہ شبہ ہی پیغمبر میں جمع  
 ہو بلکہ زاید اور بالغ ذرا ونسی بائبل میں بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ نفس  
 رسول اکرم کی مع رفع شبہات متعلقہ المحل اور تمہینا کتب بیانوں منکر حسب بکا و باب دومین  
 رد ہی اودن و دوسات و شبہات کا جو خاص منکر حسب کو عارض ہو میں اور انکو بدلائل لا طالیہ  
 فرما ہو میں اور کشف ہستار و سفسطہ بازیوں اور غلط اندازوں کا جس خاص عام ہو میں آتی ہیں  
 مقدمہ مہر اول اجالا اتنا جانا چاہی ہے کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ ہے کہ جو تضامیل و معجزات  
 اعلیٰ پیغمبر کو حق تعالیٰ نے اور نے فرمائی وہ شبہ ہی پیغمبر کے لئے عطا کئی بلکہ اولیٰ المبعوث اور خالق  
 بالاتر ہمارے حضرت کے لئے ظاہر فرما کر یہ بات منصوص ہے اور اجماع کیا ہے کہ علماء محمدی نے

فی حدیث جو اس باب میں ہیں کتب صحیح معتقد و میں بہری بڑی ہیں اگر وہ اس جگہ سے نقل کیا دین  
 نہ کہ بطویل مرتب ہو بہری کا حقہ تمام تفصیل نہ لکھی جاوے اسلئے صرف اشارۃً صحیح بخاری و صحیح مسلم  
 وغیرہ کتب صحیح سیئہ کافی ہی کہ خود حضرت فی بعض دفعہ بشمار بعض بعض فضائل کے فرمایا اور بعضی  
 حدیثیں بغیر شمار کے ہیں چنانچہ بالتصریح امثال ان مضمونوں کی بہری حدیثیں ہیں کہ ان سے بعد  
 فضل محمد علی الانبیاء و علی اہل البیت علی الانبیاء است احادیث انی فضلت علی الانبیاء است احادیث اور ان سے بعد  
 آدم الحدیث اعظمت خمساً عالم بعدہن احد قبل الحدیث ان بعد بعضی تمام الاخلاق و محاسن الافعال  
 وغیرہ تاکہ ان سے ہر شخص کیسکتا ہو اور بیشتر تلاحظہ سے انکی ظاہر ہوگا کہ کس کس طرح کی فضیلتیں اور معجزات  
 اپنی حضرت بیان فرماتی تھے جو کہ انکی پیغمبر نہیں تھے لیکن بیشتر کلمہ لا فخر نہی تہی شاد کرتی تھی  
 یعنی حضرت کو ان پر رگبونی ہی کچھ فخر اور بڑائی نہیں حاصل بلکہ حضرت انہی ہی زیادہ بالا مرتبہ  
 رکھتی تھی المتخصر کہ یہ امر اجماعی منصوص ہی ہے کہ جو معجزات انکی پیغمبر نہیں تھے بہا حضرت میں مع شئی بل  
 اشیا، زایدہ تھی سو حقیر مواہب لدنیہ اور خاص فی قافی عیاض ہی میں سے نقل کرتا ہوں کہ یہ دونوں  
 کتابیں شکر حسا کی نزدیک ہی موجود قرار دینی بہت مقبر میں بلکہ بیشتر انکی لغات مفہامیں سیالستر  
 سی روشن ہی کہ انکا قول آخر تکو بہت مقبول ہوگا سو کچھ قول قوۃ الہی بالتفصیل تو یہ معجزہ خاص  
 رسالت پناہی قریمہ تر اب اول میں دیکھو گی کہ خاص مواہب لدنیہ میں ہی یکمال تصریح و تخریر و بیان  
 کس درشتی سے موجود ہے لیکن یہاں ایک مقدمہ ضروری ہے کہ جو کہ حاد و جامع ہر تمام مطلوبہ اور  
 بمقصد کلی کو دو تو میں سے نقل کر دیا جاتا ہے کہ بموجب تصریح ان دو نو شاہدین عادلین مقبولین شکر  
 صاحب اجماعی ہی کہ درحقیقت قاعدہ کلی اور قانون عام منصوص ہی وسطی اثبات اور ثبوت تمام  
 قضا زنیہ کے جسکا ہی جاہی کیہ لی مواہب لدنیہ میں موجود ماخص نہی بشی من المعجزات والکرامات الا  
 ولنبینا حکما فنصو علیہ اور شفا قاضی من باین الفاظ ہی لم یوت نبی معجزۃ الا عند نبینا مثلاً



او ہوا بلوغ سہوا و قد نبہ الناس علی ذلک الحاصل کہ جس جرم پر مجوزہ اور گہشت سی، ایک ہی خصوصیت  
 ہی و سب ہمارے ہی گئی ہیں یعنی اوس نام مجبور کہ ساتھ ہمارے بغیر آیتیا و خصائص کہتی ہیں کہ اس  
 نص کے ہی سب علمانی اور مثل معجزات ہر جہی کے یا بغیر تراویح سے ہمارے بغیر افضل بغیر ان بی شک  
 تو دونوں مکان شہوت مفاسد میں اسی کا ہر کلی خصوصیت اجماعی کہ نقش خاطر صفا مظهرانی کہتا ہے تو  
 سحر و کسی بغیر کا صحیح اور مسند یا نامی بیشک و شبہ جوں و بصر بغیر کسی سند اور سہ لال خاص اور  
 معجزہ کے خاص ہمارے بغیر آگے لے صدق دل سے یقین اعتقاد اسکا عین لازمی ہے بلکہ اسکا  
 اسکا فی نفس ایمان اور خوی اجماع ہی اور پیت و عمل اس میں جب تر ہے خطر اعتقاد سی اس کے ہر  
 لازم کی نسبت کو اس کی کو کسی دوسرے گریں ہوا اور اعتقاد وہاں سے اعتقاد اس سے اعتقاد اور اعتقاد  
 لازم جان اعدت منہرجہ صحاح اور مصرات مواہب شفا و غرلا خط قر العین اور سوچ لہن کہ قطع نظر حد  
 و روایا آجہ الباقی کے کہ خاص توت نقش قدم سارک اور نقش غلن بلکہ نقش سم خیر نکاح مواب  
 میں ہی یا و گے اگر بالفرض اقتضایہ کہے کتاب معتبر میں خاص نام نامی قبول کرانی ہی باقی یا نفس  
 کسی صاحب یا راو غیر معتبر سے ہی سنتے تب ہی بیہود و اقرارانی نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی اذکو  
 ضرورتی ضروریات ایمانے کما نصوا علیہ دعا کہ ہم بغیر محدثین و فقہ دین اس کثرت بتخصیص  
 مقبول رقم فراقی میں کہ مرتبہ شیوخ نمایان ہو کر اتون کے نام تو ہم ادنین میں بتلادیتی ہیں  
 اور روایات اور حوالہ نام ہر ایک صاحب کے یا باب اول میں ملاحظہ فرما لیں اور غور کیجیں کہ یہ  
 اصل حدیث و فقہ صاحبان تصانیف و تالیفات کیسے اس پر معتمدین تھات اسکا صالحہ سی میں  
 اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتے ہیں و نہ اس میں ہم صاحب مواہب نے یہ معتبر منکر صاحب شیخ عبدالحی  
 محدث محقق مسلم نبوت شیخ جمال الدین سیوطی جسی اسکا صاحب سیر شامی امام آثار جامع  
 روایات حاسبہ صغریٰ برصغیر غم من منکر صاحب سے لکھتے ہیں امام ابوکر مرے شاسع موطا



امام مالک علامہ علی بن برکات الدین حلبی محدث صاحب السنن العیون فی سیر الامین الامو  
 حافظ احمد بن محمد مقری صاحب فتح المتعال حافظ محمد بن احمد شافعی متولی مصر شیخ زین عبا  
 صحاح حافظ خن دیار بکری صاحب خمیس ابن جوزی محدث ابن سبع نیشاپور شیخ ابن حجر عسقلانی  
 ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ حافظ زہری تمیز ابن قیم محدث حافظ مزراہی بکری صاحب  
 نشر الجواهر صاحب قرۃ العین شیخ محمد داودی صاحب جامع المعجزات امام فخر الدین راز حافظ  
 شمس الدین دمشقی صاحب معراج شرف الدین ابو عبد اللہ محدث سطری حافظ ابو نعیم  
 حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب موارد النوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا معبر مقبول  
 منکر صاحب پیر ایسی شرطہ الحقیسیرانی انصاری سجانی کہ یلا تشبہہ یا میسی سے بھی فائق تر اور ایلم ہی  
 اگر مکتوف ہوئے تو ازراہ علی سخین نے علم میں خوار و زار اور سوا اور پس ہوگی تعلیم لطیف  
 یہ بھی واضح ہو کہ ایک آیت تینہ اور ظہور معجزہ رسول مقبول کی با اینہم شہور شعب الکا و ستید خود  
 بخود و فجو مضمون عجائب مشحون یقیناً و با فوہم مالیس قلوبہم زبان ماضی پر شیم منکر برود  
 بر نعم رباعی کسی صاحب شیر معتقد معجزہ نقش قدم کی ساختہ نکل گئی کہ وہیں نقل کجا ہی ہر جا  
 جمال است رخ خوب تر ہمہ بروجہ کمال است کمال یخفی خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات انجہ خوبان  
 ہنہ ارند تو تنہا دار حاشیہ پنجم رسالہ منکرہ پر اور اسطرح مضمون ہذا ترجمہ شکوۃ ساختہ و ہذا  
 مولینا مولو اسحق صاحب میں ہی زبان قلم بر آگیا کہ نہ بطریق نقل دستہ داد ہی بلکہ بطریق لغت  
 سرور کائنات کہ در حقیقت مضمون مرقوم خلاصہ ام احادیث و مفاد و مال ہدایت شہان ترا  
 مصرعہ منضوہ صاحب مواہب قاضی عیاض رحمہ ہی اور نہ بطریق مبالغہ مدحین کمال یخفی علی  
 اللہ بیتیک مضمون انجہ خوبان ہنہ ارند تو تنہا دار عین مفاد و مراد ہی ماخص نبی شہی الخ او  
 لم یوت نبی منجۃ الا وعدہ بنی النحر کا ہم ایک اور عنوان بطریق اہل بیرون ہی کہتے ہیں و

تحدیث جہاد فی سبیل اللہ فی سیر الامین

امام مالک علامہ علی بن برکات الدین حلبی محدث صاحب السنن العیون فی سیر الامین الامو

تحدیث جہاد فی سبیل اللہ فی سیر الامین

ہو کہ بر چند معقولات متعقبات باب اول سے تشریح تمام خواہد و عوام اہل ایمان کی قربت خاطر ہو جائے  
 لیکن نظر یہ محض اس کے بعض جہتی مسائل منکر صاحب بیاد و جو کہ مشرق طریقیہ معقولیان ہستہ لایا اہل ایمان  
 ہی کے نظر سے رکھتی ہو اور داخل در معقولات دینی ہو بھلا کلمہ اپنا جس قدر عقولیم اوس شکل سے ہے  
 جو حد نام و بر این مالا کلام ظاہر دیتی میں تاکہ بخوبی صحیح کی ذہن نشین و متقنون خاطر اذکی در بریک  
 منطق خود کی جو جادو ہمارے منکر صاحب اگر کچھ یہ عقل و ادراک سے نصیب ہو کہ کبھی خود فکر کو کام در این  
 شریعت حلیہ سفر فارغ و عودہ النفس صاحب مواہب منہ صاحب شفا معبودین اپنی اور میر حلیہ سفر کثیر اور  
 ایسی موجب شکل اول یہ یہاں نتائج کے ثبوت نفس قدیم رسول اکرم کات مسخر و سطر ہینار و دشمن استکا  
 با و گے مثلاً معجزہ اثر القدم فی الصخرۃ من معجزات ابراہیم النبی و اما المنصوتہ و کل معجزات ابراہیم  
 و اما المنصوتہ غائبہ لیسنا فی حیرہ اثر القدم فی الصخرۃ ثابۃ لیسنا کہ دلیل الصخرۃ اجماع المفسرین  
 با قرار المنکر الغیبیم الایم تحت قول شافعیہ آیات نبیات مقام ابراہیم و بران مدقہ لکبر قول صاحب  
 المویہ ۷ ما خص نبی بشی من المعجزات والکرامات الاولیاء کما تصواعلہ اب خود منکر صاحب  
 صغیر و کبر و ذکی اقران و اخوان میں جو عامیہ موجب تعبیر الفاظ قاضی عیاض ہی کہی قرار دیکر  
 معجزہ امر قوتہ بقدر نتیجہ حاصل کر سکتے ہی جو کہ مطلوب ہی ہمارا اور یہ اہل ایمان کا اور شفا ہی و سطر  
 بر زمین انکار معجزات و سوا عقیدت کی اور جو ذکی مرض کو اس سے بھی شفا ہو تو یا قسمت یا نصیب  
 مصداق ہو چکی ضمن من فیصل ہتہ فال من آ و اور ذی استحقاق ہو گئے بشارت و دعا فی قلوبہم  
 فرادہم ہتہ مرضا بلکہ قابل انداز و خطا ہوگی ارشاد پر عتاب الذین طغوا فی البلاد فاکثروا  
 فیہا الف و نصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمصابدا اعادنا ہتہ و جمیع التوسین من  
 لساوۃ الاعتقاد الی یوم التناد بکن محمد وآلہ الامجاد یہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاحسان  
 کہ عقل پ کمال صاحب الفاعلین نوران کے لئی آں ہتہ رتبہ عرشد کا حاصل دوسرے معجزہ نورانی ہتہ

باب اول ای بیا میو سلیمان اب بیکو چشم دل سے تفصیل حدیث و روایات کے لکھ کر لکھ کر  
تفات و عادات کے تصریحات کتنے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی شہادت کو پونہ می من اور  
کس قدر شہرت رکھتا ہے محدثین میں کہ انکار اسکا انکار اجلی بدیہیات مثل انکار مکہ و مدینہ زاد اقلہ  
و شرفا کی ہی اول کسم بدہ ہو اب لدنیہ معتبر القول اور مقبول اور امر منکر حسب مصلیٰ لکھا جاتا ہے  
بدعبارتہ و نہایت نہ کان ادا شمس علی الصخر غاصت قدمہ فیہ کما ہو مشہور قد یاد حدیث علی  
السنۃ و لفظ بہ انشور و فی مشطو عجم و البلغاء فی مشور ہم مع اعتقاد وہ جو جو و شرف قد می  
ابیم فی حجر المقام المنورہ فی التبریل فی قولہ تعالیٰ آیات بینات مقام ابراہیم الباقی تعینہ و اندہ  
اثرہ مبلغ التواتر القائل فیہ ابوطالب و موطن ابراہیم فی الصخر و طیبہ علی قدسیہ عافیا علی علی  
و یافنی البیاض من حدیث ابی ہریرہ عن معجزہ تاثر ضرب موسیٰ فی الحجر ستا و سبعا اذ قرئ توبہ لکما  
اذ ما ضرب بنی بشتی من المعجزات و الکرامات الاولیٰا مشک کما نصوا علیہ مع ما یوید ذلک  
اثر حافری بخلافہ علی ما قبل فی مسیح بطینہ حتی عرف المسیح بیا حیث یقال لیس فی العجلۃ و لا  
الامن سرہ اسرار فیہا لیکون ذلک اقویٰ فی الایۃ و اوضح فی الدلائل علی اثباتہ و نہ الا  
التي اویتها الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلیٰ منہ انتہی خدا را اب بیکو کوئی صاحب نصیب  
عجا غاصت قدمہ فیہ کی اور غور کری کہ تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومین امجد شانی کا  
ہی اور کس قدر نصیحت و توجہ بہیات تحقق اس معجزہ کا تاہیات متنوع معجزات ایم موسیٰ و  
و غیرہ روشن و آشکار کیا ہی جسے ظاہر و باہر ہے کہ لاف و تہمایہ پیغمبر خدا کی کس قدر کثرت شہادت  
اور کس تہ اعتبار کہتے ہی علماء و شافہ و شافہ میں اور باور ہی کیا کی مثال اہم سبکی اور ابن خطیب  
اور حاکم قرۃ العظمیٰ و غیرہ جو حرم فقہاء و محدثین سلف و خلفہ صالحین میں نہ مثل نظیری و  
اور سودا و میر و شمس نے انشاء ہے انشاء سنہ ۱۰۰۰ ہجری مصر ہجری و فضلہ شہر الخلیل

Handwritten marginal notes at the top of the page, including the phrase "بسم الله الرحمن الرحيم" (In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful).

سید المرسلین پی بری رحمتیں اسلین و دیانت و اہل نظم من لکھیں خواہ مشرق قول ادا کیا  
مقبول اہل ایمان ہی اور ہی دیگر دنیا جانی کہ جو جب نصیر اس معتبر و مقبول شکر کے نقش سیم  
سبب بغل من مشا بود یہ ہے کہ یغیر تر ہے معجزہ ابراہیم سی و مصداق ابغ منہا مصبر ہر شفا  
قافی عیاض نمایان ہر پیر شرف کو چاہیے کہ ہست بازی یا افزا برداری سکر کے نور کرے کہ بنو  
ہر من بمقول چند کہ ہونے خاص اس کتاب کا نام ہی غضب خدا کا بدین مضمون لکھتا ہے کہ معجزہ و نور  
بنین ہوا چنانچہ نقل عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہے اب ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ اگر کچھ دم  
یا صغفہ غیر مراتب ہی نسبت تجریر صواب ہو ہست لکھتی تو کون کو نہ بگڑتا تھا کہ کج  
گردہ کثیر مدین ہم چھپا ہوا ایک نامعتبر کہ یا تو کہنے زبان پر سے لیکن چونکہ وہ صاحب دم  
توت بلکہ عدم وجود خاص بتبریح نام نہایت رقم فرما جو تو اب ایسی مدعی علم ترک کذاب اور  
سی بخیر اثر استحالہ اور کیا تصور کیا جاسکتا ہے یا یہ کہا جاوے کہ انکا معجزہ تو اثر ہے استحالہ کا اور  
انکا عدم موت و وجود در کتاب مقبول مرقوم جلوہ معجزہ رسول ہے کہ اگر ایسا انکا معجزہ نقش قدم  
قلب پر نقش ہے اور قلب بر نسبت تصدیق اسکی پر وہ چرکیا چشم بیت از سر تا پای بصیرت  
تو نسبت چشم سر پر ہی پر وہ چرکیا مرتبہ گورا دروا کا پیدا ہوا کہ کتاب مرقوم من مضمون خدا  
اصلا و کہلا ہی ہی نہ دیا امتد اپنی حفظ و امان میں رکھی مضمون آیہ ختم ہند علی قلوبہم و علی سمعہم  
علی ابعاب ہم غشاوہ کا مصداق گویا ہمیں ہو کر نمودار ہوا ہے خدا کری یہ عذر چن کرین کہ سہو  
سے اسکی کا نام نہیں لکھ دیکر درج ہو گیا لیکن عند العقاب یہ عذر لنگ قابلیت درج قبول کے  
ہنیں کہہ سکتا کہ جو جواب میں مقابوہ اشاعت کیا فرما دیں گے بلکہ ہم کہتی ہیں کہ یہی حال  
از احوال زمین کہ او سوقت ہی بصرو بصیرت پر بردہ ہی رہا اور اگر بالفرض التقدیر تیرہ خط  
خدا کا مقام اشاعت و طبع عمل میں آیا تو یہی خالی از معجزہ یا اثر استحالہ نہیں فافہر و اذہر

Extensive handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the discussion or providing commentary on the main text.

اور اگر تفسیر دیکھی کہ کتاب مرقوم کے نام لکھ دیا تو اس میں جرات عظیمہ اور اسرار کمال سی خالی نہیں  
 غرض ہمارا مطلب کہیں نہیں جاتا اور پہر کہتے آیت میں کیا کر نیے اور کلام ہی بیتا نا اسطرح لکھنا  
 ہی کما سیطر تفصیلہ فسوس صدہ فسوس با اینہما کے فضل اور علم و مروت کذوالفرا اور پر دریا  
 منجبرہ مخبر صادق و متکلم ہونا اسکا مقام عبرت ہی ان بذالشی عجاب فاجتہد ایا اولی الالباب مسل  
 ایسی ذی صفوں کے اور ایسے صاحب جراتوں کی صدقہ ای صفوں آیت مثل الذین حملوا التورۃ ثم لم  
 یحکموا کما کمل الحمار یحمل اسفار اور ارشاد شہلم کمل اندی استودقنا را دوسری حضرت محمد را دی  
 جامع المعجزات میں لکھتے ہیں کہ ماشی علی الحجر الاکان تحت قدمیہ ترکھا کے من الی کہ صدیق و مراد قال  
 لیلۃ الغار اشرقت فی النبی علی الحجر کما میثی علی الطین فقلت یا رسول اللہ ان الکفۃ یعرفون انہا  
 قد سیک یظرون بنا فقال امح یا ابابکر کما قد سیک قد سیک لایر باذن اللہ تعالیٰ ای بہا یوسلما تو خدا  
 غور کرو اور دیکھو کہ صفیہ ویمین رسالہ منکرہ کی صفائی کہ کسی ایک صحابی اختیار یا بغیر اسے  
 باسناد و ضعیف ہی یہ معجزہ ثابت نہیں ہوا پہر سوچو کہ ایسی صاحب صدق و حیا کو کیا کہنا چاہیے  
 معلوم حضرت ابابکر صدیق و فہمی زیادہ کونسا اور صحابی متصف بخیر آپنی اپنی تجویز کیا جگہ پر  
 اور فضل یونین شک کر نیو الامور فیہ سبب جماعت کی سبب ہی جانتا ہو کہ کون بیجا ہے اور منکر  
 فکر کریں کہ کس جماعت میں شامل رہے یا اس حدیث و روایت مرتبہ ضعف سی ہی کسے کسی اور دہے  
 تعبیر کریں حسین کے سیطر کا ضعف ہنا دینی نہیں اور اگر بالفرض یہ بات ہو تو بھی اولیٰ کا کہنا  
 او عارف و جود ایک کتاب معتدین پر کیف ظاہر و باہر ہی نہیں معلوم ان صاحب کو کتاب نظر نہیں  
 تو کہ بیانی سے کیا مفاد ہی بخیر لاکت میں دانی نادقیق امت مخبر صادق کے اور شاگرد  
 روح سیکر کہ کتاب کے علاوہ کار معجزہ کے ایک تو بہت کسے صحابہ سے باسناد و ضعیف ہی ثابت نہیں ایک  
 کذہ جنت صدیق اکبر کے ایک بیگانہ لوگوں کا ایسی دہوکہ سی جس ہزار عام و خاص و اضلاع

دوسرے

اور یاد رہی  
 سو اور اس کے  
 تمام میں ان کے  
 بعض میں کیا جہتیں  
 فی سبب انون  
 برقرار رکھا گیا  
 آخری اس

حافظ حسن ديار بكری صاحب النفس اول النفس الحكيم من ان كان لا يوثق في الزلزل فله دليلين  
الصخره تحت قدمه كذا الفصل الامام محمد بن الرازي اميدنا كذا حافظ عام عقلا اولي الامام  
ابن علم كلام من بين غور سے توبہ دلی کو کام فرادین کے اور یاد رکھیں کہ حافظ حسن  
برای مولی اس روایت مرقوم منکر صاحب اور دیکھو او کتا باہتمام فایل بنو محمد بن الرازي صاحب  
تفسیر کبیر کے ساتھ تفسیر برہم کے جو حسن متاصل اور آدمی دیکھو باندیو کو کہ وہ مسلطی سبکی انعام طلبت  
ان تہا اس فصل و تفسیر حصہ نمیش بیضا متوراکو دیکھو کہ خاٹکا رایت یہ ہے دیکھو کا دیا جائے  
یہ پہلی صفحہ من کہ محمد بن الرازي تفسیر کبیر میں فایل جو میں بحاشہ حضرت ابراہیم متوطا ہے  
مشاہد امام دبار کرے کہ تحریر محمد بن الرازي پر تفسیر کوادیکھو جو خیال چلاؤ دیکھو کہ تفسیر کبیر  
واقعہ میں معاذ اللہ ہرگز یہ غرض محمد بن الرازي کی نہیں کہ یہ معجزہ آنحضرت میں نہیں تھا اور تفسیر جو  
نقائش تمام دین چم بابہ دیم کے کہ اپنے تو کئی مخصوص سے تفصیل صفحہ اشکے منکر طرز نقشہ طیار  
من کی گئی فاضل وادیکھو کہ راجحی شہ الجواب من کہ چون برسنگ ہی رفتی پوزیرت برسنگ شہ  
بارک آن سرور پانچوین شیخ جمال الدین سیوطی اوسناد حسب سیرہ ای اپنی کتاب تلخیص  
صاحب الحیدرین دیکھتے ہیں وہاں درودہ رزین صاحب الصحاح فی خصائصہ کان اذا دخل علی الصخره  
بہا چہ شی علی بن بران الدین محدث انسان العیون میں لکھتے ہیں رایت الامام السیّد احمد ذکر  
درہ فی الاحزابیت قال فی تائیتہ وائر فی الاحزاب مستیک تم لم یوثق برمل او بطی  
قال متار جہا و لعل عدم تأثیرہ قد مر الشریف فی الزلزل کان لیلہ ذابہ الی الغارای  
کان بذاتہ فی کل رمل مشے علیہ کان اذا رفع قدمہ عن الزلزل یعول لابی بکر  
مک یوضہ من الزلزل لایسہ ارا دیہ اختصارہ لیتجہ المثلون فی طلبہ سائنس

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰





Handwritten marginal notes at the top of the page, written in a cursive script.

و فرموده بود در حق مبارک را بروی نباده و بر سر یک دیگر اما را صانع است و مردم بهر اینها  
تیر که می جویند منتفعان این ایمان خود گویند که کس کثرت می و کس کم طریقه نبوت بخیر هم فخر کس  
اور خود حضرت علی کنی کا نشانی خبر بر او پیران غمگو کا اثر اور پیر کت لبنا اور شهنش که مالی مدینه مطهره که  
ان خلق من سلب کس تفصل می تو می تحریر می بود که این معنوم ان سر کس کی عقل پر که پرده پر که او  
حس با کل جاتا باشد میوین ام علی بن بران الدین سیر مرقوم انصدین که می بین عن  
الامام ابی بکر العری حین قال فی شرحه لوطا فاک ان فخره بیت المقدس من علی الله تعالی  
فانها صخرة مشعانی وسط المسج الاقصی قد انقطعت من کل جهة لا یسکب الا الذي یسکب  
السماوات تقم علی الارض او باذنه فی اعلا من جهة الجنوب المینی حین کب البرق قد  
من ملک الجهة لیسبت و فی جهة الاخری اصابع الملائكة التي انسکبت لما دلت من تحتها المفا  
التي انفسلت من کل جهة فهي حلقه من السماء والارض و امتعت لیسبت ان ادخل من تحتها  
لانی کنت اخاف ان تقطع علی بالذوب ثم بعد مرة دخلتها فرایت العجب العجیب فی جوارها  
من کل جهة فترا منقصه عن الارض لا یصل بها من الارضی ولا بعض شئ و بعض الجهات  
استد انفسلا من بعض سمو لهوس ابن خلیف که محدث خلیل بقدر من اینی قصیده که من قبر  
جانب من غیره که باس پرا تها و کذا که لا اثر شیکه الثری و الفخر قد فاصت به قدماک  
سمر وین صاحب قرة المناظر که علمای کب من من لکته من ظلت بلین که انظر  
کما کانت لمن لتعلیه الجلام جس بود که حضرت کی فعلین کا نقش تهر بر یوگ جو طبع تر می خبره  
قد لم یحجی که با بر نه تها اور مطابق می مضمن مصر جوب اندیه بقو سکر صا اثار وین  
بر کتاب فتح المتعال من شل شیخ الحافظ المحدث سید الیتم محمد بن احمد التوکی المصری استقام  
ال و روان الزمان لا یقع علی ولا یر الی فی التسمیر لا و ل کات اذا مشی لا یر الی اثر فی

Extensive handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the text or providing commentary.

Handwritten notes at the bottom right corner of the page.

فی الزل و نوثر قدر الشریف فی الصخر الجبل و خود کف فاجاب نعم لیکن کہا صاحب فتح المنقول  
 لی کہ سوال کنی گئی شیخ حافظ محدث سردار میر شیخ محمد خلف احمد تو مصر شافعی کہ آیا وارد ہو ہی  
 یہ بات کہ نہ بیہوشی ہی کہی آنحضرت پر اور نہ دیکھا جاتا تھا واسطی حضرت کی سایہ سورج میں یا نہیں  
 آیا ہی آنحضرت کہ جو کہی جلتی تو نہ دیکھا ہی تھا نشان قدم کا ریت میں اور اثر کہ تا قدم نہ رہا  
 پتہ سخت میں اور مانند اسکے پس جواب یا شیخ کی کہ ان یعنی نہ کہی ٹہتی ہی نہ سایہ پرتا تھا نہ  
 ہوتا تھا ریت میں اور نشان ہو جاتا تھا پتہ سخت میں بلکہ او سیسویں ریت ابن سبع کے  
 بلیسیوں و ایسی شاہ پور اور الکسیسوں سوا اندونو کی اور شکار کرنی چاہتی کہ شیخ مذکور  
 اپنی جواب میں یہ بھی فرمایا کہ ردی ابن سبع و الیسا پور وغیرہا اور دبا بم وقوع دبا و عمار  
 رویت فیل بقصہ میل علت حکمت او کی کہ ذکر اسکا اس جگہ موطا استخبر عن البیان شیخ  
 مدوح فرما میں کہ و ردیا ایضا ما ذکرہ السایل بیانک لکھنے میں و تاثرہ فی الصخر البقاء  
 لاثرہ الترفی و استدرہ الی ان الصخر لان خلاف الجاحد و من کفر بہ ولم یثبہ انتہی  
 الحاجۃ بامیسویں شیخ عبدالحق محقق دارج میں لکھتی میں پسند ابو نعیم کہ روایت ہی محتوی  
 سنگ جو کہ اصل پشت ہی اثر کا چون درآمد آنحضرت غار راہیل گردانید سر مبارک خود را بسو  
 سنگ تا پہنان کند شخص خود را پس نرم کر د خدا انتہا سنگ بتنبیہ یاد رہی کہ پہلے ایک مقام ہی چلو  
 بلع تر ہوئے مجھے آنحضرت کا کہ آپ کی سر و پایا بلکہ تعلیق ہم بخلہ صخرہ بقصر رانی تہہ نرم ہو اور حضرت  
 ابراہیم لئی صرف ایک مقام میں فائز ہو اوندہ کر و الیہ پیسہ میں حافظ شمس الدین ابن ناصر  
 دمشق معراج جسم میں لکھتے ہیں ثم توجہ نحو صخرہ بیت المقدس و حاماً فضعہ من جہۃ الشرق  
 اعلا زاد اضطرب تحت قدم نبیہ و لانت فاسکنت الملائکہ لما حرکت و ملات انتہی موضع الحج  
 چو بلیسیوں ترجمہ و فاء الوفا میں یہ بیان فیصلہ تم ہی نظر کے ہی عبارت فارص

و فی الزل و نوثر قدر الشریف فی الصخر الجبل و خود کف فاجاب نعم لیکن کہا صاحب فتح المنقول  
 لی کہ سوال کنی گئی شیخ حافظ محدث سردار میر شیخ محمد خلف احمد تو مصر شافعی کہ آیا وارد ہو ہی  
 یہ بات کہ نہ بیہوشی ہی کہی آنحضرت پر اور نہ دیکھا جاتا تھا واسطی حضرت کی سایہ سورج میں یا نہیں  
 آیا ہی آنحضرت کہ جو کہی جلتی تو نہ دیکھا ہی تھا نشان قدم کا ریت میں اور اثر کہ تا قدم نہ رہا  
 پتہ سخت میں اور مانند اسکے پس جواب یا شیخ کی کہ ان یعنی نہ کہی ٹہتی ہی نہ سایہ پرتا تھا نہ  
 ہوتا تھا ریت میں اور نشان ہو جاتا تھا پتہ سخت میں بلکہ او سیسویں ریت ابن سبع کے  
 بلیسیوں و ایسی شاہ پور اور الکسیسوں سوا اندونو کی اور شکار کرنی چاہتی کہ شیخ مذکور  
 اپنی جواب میں یہ بھی فرمایا کہ ردی ابن سبع و الیسا پور وغیرہا اور دبا بم وقوع دبا و عمار  
 رویت فیل بقصہ میل علت حکمت او کی کہ ذکر اسکا اس جگہ موطا استخبر عن البیان شیخ  
 مدوح فرما میں کہ و ردیا ایضا ما ذکرہ السایل بیانک لکھنے میں و تاثرہ فی الصخر البقاء  
 لاثرہ الترفی و استدرہ الی ان الصخر لان خلاف الجاحد و من کفر بہ ولم یثبہ انتہی  
 الحاجۃ بامیسویں شیخ عبدالحق محقق دارج میں لکھتی میں پسند ابو نعیم کہ روایت ہی محتوی  
 سنگ جو کہ اصل پشت ہی اثر کا چون درآمد آنحضرت غار راہیل گردانید سر مبارک خود را بسو  
 سنگ تا پہنان کند شخص خود را پس نرم کر د خدا انتہا سنگ بتنبیہ یاد رہی کہ پہلے ایک مقام ہی چلو  
 بلع تر ہوئے مجھے آنحضرت کا کہ آپ کی سر و پایا بلکہ تعلیق ہم بخلہ صخرہ بقصر رانی تہہ نرم ہو اور حضرت  
 ابراہیم لئی صرف ایک مقام میں فائز ہو اوندہ کر و الیہ پیسہ میں حافظ شمس الدین ابن ناصر  
 دمشق معراج جسم میں لکھتے ہیں ثم توجہ نحو صخرہ بیت المقدس و حاماً فضعہ من جہۃ الشرق  
 اعلا زاد اضطرب تحت قدم نبیہ و لانت فاسکنت الملائکہ لما حرکت و ملات انتہی موضع الحج  
 چو بلیسیوں ترجمہ و فاء الوفا میں یہ بیان فیصلہ تم ہی نظر کے ہی عبارت فارص

Handwritten notes at the top of the page, including phrases like "بسم الله الرحمن الرحيم" and other religious text.

مطری گفته که نزد ابن سید انار است نزد و از جبهه قبله که میگویند اثر هم بعد از حضرت است و  
 در غری اثر هم بعد از آن رخ مبارک آن سر است که بر آنجا کلمه که در بر سنگ دیگر آثار انگشتان است  
 که مردم زیارت آنها تکرار می جویند انتهی یکسینون پیر شیخ و الحی محدث مزین بیکتو  
 من اگر نرم کرده شده پیر او داد و نرم کرده شده سنگ سخت بر آن حضرت انتهی حملیسون  
 ابن جوزی کتاب وفاء مقبول منکره یار من بکیتی من قال ابو نعیم الی قاطعاً دخل رسول الله الغار

ماله الی الجبل لیخفی شخصه عنهم فلان شد الجبل حتی اذ خل سبه واستتر و ج الی جبر من جبل  
 فلان رحتی اثر فیه بزار و ساعده و ذلک مشهور بقصده الحاج ویرث و عادت مخفیه

بیت المقدس کبیته العین فریطها دایته و الناس طمیسون ذلک لموضع التبرک الی  
 ایوم بقیة اس جگر پیر هم یاد دلا دینی من که منصف با خبر یاد کری و در یکجای که مثل هوالبیته

که اس کتاب کی نسبت بهی تدریس اثر او منکره یار د کام فرما گئی من نقل عبارت او می بنی چو دیون  
 منو که حاشیه بر آنجا لری یکجای او احیای مصر حرکت و فانی بن جوزی که کسب و تفصیل

معجزه الاله سنگ کو یہ محقق رویه کر تابی اصل کتابی کوئی منصف تطبیق دی پیر روح منکر  
 اوس کشف می یاد کرنا چایه جیکه که ایسی دی کردار بوجبت قرآنی اور احادیث حضرت رسول

کر و کار حتی بنو سنا یلسون حافظ عبد الله مشفق حق کتابی ارا الا نوار من یکتبه من  
 اگر کجی پیری پاس شیعیان یا یکا منکر کو ہو تو عرق شرم من دوانا چایه او پیر کجی لفظ انکار اسر

معجزه رسول کردگار زبان پر آوی بر صایان کو لازم کی غور سے اس فطرت من جنفی  
 ارشاد و ایداکو بنوری کجی ده یہ ہی و اما معجزه اثر قدم الی علی الصخر فقد بلغت عند سلیم

الشیخ لعل المنکر لم یظفر الی کتب السیر احوال خبر البشر انتهی یعنی حافظ مودع فرما من الی  
 معجزه و قدم کی کا تحقیق پوچھا ہے نزدیک میر حایو بنی شہر کو یعنی ارس مشهور بوجبت

Extensive handwritten marginalia on the right side of the page, continuing the text or providing commentary.



کہ تا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باقی رہتا اور پھر سختی اپنی کے ساتھ جلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اس کی پسند و ناپسند  
 ہو اور سختی اس کی پسند و ناپسند ہو گیا تا کہ پہل ہو جاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر تیری ساتھ شرم کر چکی اس سے  
 یعنی جب پھر شرم کر تا ہی تو تو انسان کے تجنی یا وہ شرم جا ہی ساتھ اس کی کہ پھر ہی مجاہدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 فی گفت پر باوجود علم انی کے ساتھ اور صاحب جلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند ہی مراد و مقصود مجاہدہ شجر جو ذکر کیا  
 ہی ناظم فی اور سوا اس کے اور شخص سے کہ کلام کیا اور خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند و ناپسند اور عبارت  
 سبوطی کہ جب خصوصیات اس کی بہ ہی اور بعض ان چیز سے کہ لایا ہی زمین یعنی صاحب کمال محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم تہی ہو لکھتا ہے کہ پھر پھر تو ان ہو جاتا اس میں یعنی بطریق معجزہ و خرق  
 عادت عجیبہ واضح ہو کہ تمام اس کلام شام قصیدہ کو بلا طاق لسان کہ ہر شکر باری حق ایک کلمہ  
 بلا سند کو کہ کہ بار دین تیر ہوین صفحہ میں اپنی رسالہ شکرہ کی فرماتی میں کہ شاعران مدحین اگرچہ  
 معجزہ و نظم و شعر خود آورده اند کہ کچھ جو بلا دلیل ایشان صلاحیت اعتبار ندارد و عجیب طرز تفسیر  
 ساز کرده مطلب را از شرح قصیدہ ہمزہ فی ثلثہ و ثلثیہ خود را بہ اشتہار گزشتہ رقم تہی خود و عبارت  
 بعد از اور حقیقہ تحریر فرمایا اور عبارت را بعد از این اشتمال الذی ذکر ان نظم کو غیرہ میں نظم علی  
 انحصار لکن بلا سند الی آخر فی شرح القصیدۃ الہمزۃ اور بعد اس کی لفظ سند پر ایک کلام طویل  
 نقل عبارت شرح الخجندہ غیر خواہ خواہ دوام کی بہ کانی کو لا اور اپنی نسبت میں اور بری سید کا کچھ  
 بیان کہ کمال زور و شور سے لکھی ہیں کہ معنی بلا سند خواہ یا اعتبار یا اصطلاح اہل مشائخ بہرہ و  
 طریق قاطع ہم اثبات مثبتین است الخ اور دیانت و آریہ کچھ ہی الی آخر فی القصیدہ کہ ہر خاص  
 مستندہ کو خود مستند کر کے کہ نقل عبارت مرقوم قصیدہ شرح جو چینی لکھی ہو یا ہی سونامی باندہ بنو  
 ہوا شکر کا بوجہ عید مذکور و مرد و ہی اول تو کمال طویل دیانت ہی شکر کی کہ ریت سبوطی رح  
 محتوی سند زمین باندہ ہوا ہی شرح میثوۃ ائمہ حدیث کہ مستحکم و اعتماد خلی سند کا صاحب شکرہ

سند و تفسیر  
 کو جان شکرہ  
 کو حضرت سادات  
 مدح  
 مدح شریفی باطن  
 میں شریفی باطن  
 کہ نہ ہی باطن  
 ضروری اسباب  
 جو سند تفسیر  
 یاوری سند  
 یون ہی ان سند  
 غارتی باطن  
 خداوندی

در این کتاب

سی قریب ظاہر ہوتا ہے قول شارحین سی ترجمہ کر کے نقل کریں اور تفسیر حیات صاحب مواب  
 وغیرہ میں شیخ اہل صحیحہ صمد سیما تصدیق حضرت صدیق اکبر تک کو پیشیت رکھ کر دعویٰ معجزہ  
 مرقوم کو بلا دلیل غیر صالح الاعتبار لیکن فاعبر وایا ادلی الایصار دوسرے نسبت دینی نیز تکبار کو  
 مومنین متین معجزہ فخر صادق کو خود شعبہ ہانہ ہی منکر کی کچھ عین یہ عین مظہر اسوۃ جانین کو  
 پیشیت کو باجانب سرد کائنات اور منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرت کو ساحر تعبیر کے  
 تہی کما یشہد بہ کتاب اللہ العزیز المنان احمہ اللہ علی حسانہ قد جعل لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ  
 یا یہ کہا جائے کہ ای کچھ کہتا منکر کا مظہر صدق المرء یقیس علی نفعہ یا دہی کہ ترک عبادت  
 حسب موعوم منکر اصل مفید مطلوب ثبت نہیں بلکہ عبادت مذکورہ یادہ تر مثبت عای مثبت ہی کما  
 سیظہر تقریب علی الفطن اللیبین چونکہ مثبت کو ضرر نہ ملتا ارشاد کر بانی شارح قصیدہ ظاہر کرتی تہی اسلی ضرر  
 اتنی ہی عبارت ضرر بیان کر دی ہو مگر ناظران با بصیر پر ہوید ای منکر یہاں ایک گرا قول شارح  
 سی ذکر کیا اور رد و انکار احصین کہ سند معتد ہی پیشیت رکھا اور صلا مضمون لا تلبسوا حتی بالباطل  
 و تکلموا الحق وانتم تعلمون اندیشہ کیا تیسرے ہر اس کلام شارح کو جہین کلمہ لکن بلا سند ہی جسے  
 دیکھا آپ مہوت ہو بین سند انکار اور مفید منعم زعم کرنا صا اقرار ہی خیانت رکھی یا اظہار  
 عدم بلوغ مقصود ورام کلام شارح اور سند عدم ہمارے ہی اطلاقات و معانی کلام جہاں  
 علی حدیث و مصطلحات محدثین ظاہر کرتے ہیں اور محض سوا ابو نا محض علمائین بلکہ اساتذہ منقولہ  
 میں بھی یہ خیانت کا ایسی بار نہیں آئی کما ہوتا ہے علی طری عبارتہ المنقولہ و منقولہ المرقومین  
 المنسوخ الصحیحہ بالجملہ ہر کیف مقولہ شارح بہر طریق قاطع پنج انکار منکر ہی ترجمہ  
 اس کو جو بات کثیرہ بسط و تفصیل ظاہر کرتے لیکن یہ عجاہ مقصود الاختصار ہی اسلی ضرر  
 چند و جب مختصر سی کہی تہی میں منصف غیر تعسف نفی نظر آرہی تھی تو واضح رہی کہ منکر ہی محض جو کہ

بجای بلا سندی است و در اینجا چنین که مقصود از این کلام این است که هر چه در علم و ادب است  
 بر قوه بی یاری است و از استخوان استخوان اگر شکرد از بی فهم و ادب که کلام مذکور تا تو می کشد من معجزه که منشریم  
 مستند بآیات و ایمان لاتا اول وجه تو هم بودی که عبارت خود را در خبره کی سلطان را به مصطلحاتی بجا آورده  
 طریقی مخدثرین بکشتی من باین علم کلام و اهل بلاغت و معانی ایکی نکات و باینکه نکات پادین مختصر که  
 کلام شایع بی کاشفسر و سلسله ای هر یک معجزه مستند بی کیونکه ده ذکر ناظم و بعضی اخبار که بلا سندی  
 کتابی نه اصل معجزه کو اور سوید ایکی بی عبارت ماقبل و ابعد کما سیستخرج فی الوجوه ثانی منکر جو تو  
 کمال عوحدت و ادب حدیث فهمی که بری من ترانی سی که بی من اعجب العجای بی که منکر کلام بلا سندی  
 ایسی و بگویند من آگهی که انکار معجزه کرنی علی اگر کلمه غیر ثابت زبان شایع سی نکات تو خود و صاحب اعجازی  
 منکر بوجای که مذکور است کلام که منکر مصطلحاتی مندرجین بر سوید ابو که یعنی بالغرض اگر کن غیر ثابت بی  
 کوئی محقق بکتاب بی معجزه حدیث و کلام اهل حدیث نقلی کو کام بنین در با سکتی منکر جو هر طریق معبر  
 بین الروایتین الصیحتین المتضادین شاید و یکجا بی بنویک و ایسی مقام من تو بنین کلام که بلا سندی  
 صدقین و صلی کو دیتی بنویک بالحدیث لکن بلا سندی تو اظہر اگر غیر ثابت بی خاص نسبت بحدیث و ادب  
 معجزه بر قوه بونا بی انکار منکر مرد و دوتا اگر منکر مقدمه او را تا منشر منشر السعاده که منکر جو  
 و یکمین اور بجهنم تو ایسی و بگویند که باین هم جزو اللطوف منظر بر بآیت شوری عبارت مقام حیات  
 خاتم کی نقل کو دیتی من بداند که ششم منصف ساحه الله تعالی و قدس من رین تری بسیار تو نقل نموده و بلا سندی  
 زود و دست و دستام انتقاد آورده و تظلیه بعضی ازین قوم که متوکل بر دین باب کرده و جزو احوال  
 جرح و طعن نموده بعضی حکم معبر می کنند که ده و بعضی بعد م ثبوت و بعضی حکم بر وضع و افتران نموده و  
 بر بعضی خطره و بطلان کشفه و بحال آنکه دران میان احادیث است که در کتب معجزه مذکور است  
 و زود کرای کلام دین انقضا و مخدثرین بقبول و ائمه نقد تمسک و احتجاج دران نموده سلطان دین

نه عبارت  
 ت  
 منشر



باب طالب در ادوی حیرت و وحشت اندازد اما علم نجوم صحت بحسب اصطلاح مخدین چند انحراف  
ندارد و چه چهره پیش خانیچه در مقدمه معلوم شد و درجه اعلا است و دایره آن تنگ است جمیع احادیث که در کتب  
مذکور است صحت در این شش کتاب آنرا صحت گویند بمطابق این است بلکه قسمیه آنها بصحاح  
با اعتبار تغلیب است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن و  
و غیره بر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج با عاده ذکر آن نیست اکنون که شیخ  
نفی صحت از حدیث میکند و میگوید که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول میکند که صحیح لذاته  
است یا احتمال آنکه چند تضییق و تشدید که در شرح و صحیح کرده و ثبت باشد موافق آنچه از بعض  
درین با نقل کردیم و قولی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح نموده یعنی در حد ذات صحیح و  
بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدرجه صحت نرسیده پس بر دو قسم صحیح نموده بایان  
برد و عبارت کرده صحیح شده و بصحت نرسیده یک معنی بود بر تقدیر و صحت چند امور حیرت  
وحشت نبود اما آنکه می گویند ثابت و بی ثبوت نرسیده ظاهرش درجه دوم است که حسن لذاته  
و غیره و نفی مرتبه ضعیف نیز احتمال دارد و جمیع تقادیر تواند که مراد و نفی لفظ حدیث بود و  
حدیث باین لفظ مخصوص صحیح شده و بی ثبوت نرسیده بلکه آنچه بی ثبوت رسیده لفظ دیگر است متضا  
مخدین درین باب پیروز و دو باند که تغییری که در لفظ رد و ادراحت دیگر خواهند الی آخر  
او یکی محقق محمود بود فاصله لکنای بی چنانکه در مسایل فقهیه اختلاف است که یکی بوجوب  
و دیگری بحرقه یکی کشیده دیگری کرده پنداشته با جهل که کرده و یکی که او را دست داده  
باین نیز مثل این اختلاف راه دارد و بوقوعی آید شخصی یا جماعه حیثی را تضعیف نموده یا نسبت  
بر وضع کرده اند قوم دیگر آنرا تصحیح رسانید و اثبات نموده این بر متع و محض فرجه درین  
نیز باید دانست که از ارباب انتقاد احادیث جماعه اند که درین باب علو و افراط دارند و بر تعصب

الحجج وند ما ندك توحي وشناسه كى نسبت لوضع كند و بدان مبدا و دمايد تسلل من جن برى و اندك الما قالها لا كرا ان اها ريت از من فصل بست كه قدريه خطلان ان صما و كج  
دند و نه غافل كنه با اجماع است و مندر نسبت او را عقل نقل و دليلى نسبت بر وضع آن كه در كل همان منطق فرموده ان و اين نيز بخار و فراط و كذا در مصدر غايت -

[illegible]

چنانکہ شرم ہی پہلا نہیں یہاں یہاں حس و ادراک ایسا سلب ہو گیا کہ عقدری سر پرانکارا ہے  
 میں صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مجتہد کا معجزہ اثر قدم اور ہوا نفس نے اندازہ کر دیا کہ نہ کیا دیکھ  
 نہ خندق اسی کلمات سے کہ کائنات پر کہ اپنی پاؤں چاہے ہلاکت میں پڑیں اور دیر فقروا غرضی فیقروا  
 نبوی و جالین سنت و جماعت کا کتب احادیث و اسل احادیث پر دیکھو ہونے میں عدم منکر یہاں کافی نصیر کیا ہے  
 اور مذہب انحراف کرنا چاہتی ہیں جو یہاں انکار ہر ایک معجزہ اثر قدم کے اصل اصول اور جماعت حاکم پر وہ  
 مٹانا اور توڑنا چاہتی ہیں انفس و صدقہ فہم عن مصداق بخا دعون اللہ والذین امنوا وامنہ عن  
 انفسہم و ما یشترون ہو فارق جماعت کی لہی دیکھیں کہ حکم کی کتاب سنت و وجہ دوسرے  
 ہم بطریقہ فہم عام خواص و عوام اولی الالہام تحریر تقریر صاف و شفا سی ہو یا دی صفا و کبار کرتی ہیں تاکہ  
 حقیقت حدیث فہم منکر یہاں سب ظاہر ہو جاوے منکر صاحبین اور منقوش خاطر رکھیں اگر وہ غور سے کلام  
 شامع کو شوشین خاص کلمہ بلا سند کہنی سی ہی نظر رعایت کنندہ مابعدہ کہو کہ منکر مضمر کہنی ہیں تو  
 معجزہ بسند معتد متحقق ہی کیونکہ شرح مایہ عامل خوان تک ہی جاسکتا ہے کہ من بعض کے واسطے ہی اور  
 لکن حزن استنسا اور واسطہ فر تو ہم ماضی ماضی کے تو معقول شامع صاف ظاہر ہرگز ناظم اور سوا  
 اسکی بعض مشکل علی الخصوص یہی یہ ذکر کیا گیا ہے بلا سند ہی اور بواسطہ پسند زین کہنے میں جس سے ف  
 معنی منکرہ فر تو منکرہ دود و ما معتبر میں کیونکہ پہلی اسے نصیحت منکر خود شامع کلام صاف منکرہ  
 صد ظاہر و اسکا حکم اسلیہا اور یہ خود شامع زین کو نشان دہیہ حب صحاح تفسیر کرتی ہیں کہ یہ  
 صاف اشارہ ہی اظہار پسند کا اسلی کہ حال زین صحاح سب اسل حدیث پر کاشمیں وسط انبیا  
 روشن آشکاری کہ انہوں نے اپنی کتاب میں جو حدیث لکھی ہے اسناد صحیح لکھی ہے اور ہم انکا متل قاتل مابا  
 القہ سے روشن ہی جتنی کہ اتنی ذی اعتبار و باوقار میں ائمہ حدیث میں کہ متا مشکوٰۃ تک مشتمل ہیں  
 وغیرہ انکی کتاب ہے صراحتی اعلا و تحریر بغیر بیان سند انکی حدیث مردیقل کرتی ہیں چنانچہ

اس حدیث میں منکرہ فر تو منکرہ دود و ما معتبر میں کیونکہ پہلی اسے نصیحت منکر خود شامع کلام صاف منکرہ  
 صد ظاہر و اسکا حکم اسلیہا اور یہ خود شامع زین کو نشان دہیہ حب صحاح تفسیر کرتی ہیں کہ یہ  
 صاف اشارہ ہی اظہار پسند کا اسلی کہ حال زین صحاح سب اسل حدیث پر کاشمیں وسط انبیا  
 روشن آشکاری کہ انہوں نے اپنی کتاب میں جو حدیث لکھی ہے اسناد صحیح لکھی ہے اور ہم انکا متل قاتل مابا  
 القہ سے روشن ہی جتنی کہ اتنی ذی اعتبار و باوقار میں ائمہ حدیث میں کہ متا مشکوٰۃ تک مشتمل ہیں  
 وغیرہ انکی کتاب ہے صراحتی اعلا و تحریر بغیر بیان سند انکی حدیث مردیقل کرتی ہیں چنانچہ

اس حدیث میں منکرہ فر تو منکرہ دود و ما معتبر میں کیونکہ پہلی اسے نصیحت منکر خود شامع کلام صاف منکرہ  
 صد ظاہر و اسکا حکم اسلیہا اور یہ خود شامع زین کو نشان دہیہ حب صحاح تفسیر کرتی ہیں کہ یہ  
 صاف اشارہ ہی اظہار پسند کا اسلی کہ حال زین صحاح سب اسل حدیث پر کاشمیں وسط انبیا  
 روشن آشکاری کہ انہوں نے اپنی کتاب میں جو حدیث لکھی ہے اسناد صحیح لکھی ہے اور ہم انکا متل قاتل مابا  
 القہ سے روشن ہی جتنی کہ اتنی ذی اعتبار و باوقار میں ائمہ حدیث میں کہ متا مشکوٰۃ تک مشتمل ہیں  
 وغیرہ انکی کتاب ہے صراحتی اعلا و تحریر بغیر بیان سند انکی حدیث مردیقل کرتی ہیں چنانچہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
 وآله الطيبين الطاهرين  
 أجمعين

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
 وآله الطيبين الطاهرين  
 أجمعين

ایہم کافی سندت الی البی لا بہم قدر خواہند و اغنوا عنہ یعنی تحقیق میں جست نسبت کی حدیث طرف  
 ان نمہ حدیث کی تو گو یا منی سنا و کی طرف نبی کی اسکی کہ تحقیق فارخ ہو گئی وہ دوسرے اور بی پروا کرد  
 او ہوں نہگو دوسرے الخی اسی جگہ سے کہ تعلقات ہی مقبول مقبول مقبول ہو میں چاہی تعلیق  
 الی عبدہ میں اسمعیل بخار کہ بالاتفاق محرومہ الاعتقاد والاعتقاد ہی او میں عنہ فرمودہ النکر معلوم  
 جسکی مرید و تمام حراشیہ سترم بخار و تلامذہ بہرین تو دوسرے ہی یا دیکھ تو حقیقتہ سند و سنا و  
 طرف زین کے یا بخار و مسلم کی سلاسی ہی جسکی معنی کر کی الی اصل قایہ یونہی دیا یعنی تاہر سونے اور  
 صدیق اکبر یونہی یا او سید اخیارین طریق المتن اور دفع الحدیث الی قائلہ موجود و تحقیق کر یا کہ  
 مثلاً اگر کوئی شخص حدیث نقل کرتا ہو تعلقات بخار و غیرہ ہی تو گو یا کہت ہو او عبدہ بخار سند ہی معنی اور  
 اسطرح زین صاحب جو بیوطی نقل کی تو گو یا کہ زین صاحب بخار سند ہی یا گو یا کہ کیا  
 زین برادر الیہ ہم اسے نقل کر میں پھر یہی مقام مستندین ذکر بلا سند ظہر و غیرہ بخار سند بخار  
 گرفت کر گئی ہی انکار نہ فرمود کہ سند کر نی عبت فیسی کہانی ہی اور مشافیر رسول مقبول میں اصل  
 تھا الخی معنی لکھا ہوا نہیں مثلاً کیے قسمت الخضر مقتودہ شارح کے کرنا ظہر و غیرہ مکانی ملا و سند  
 ذکر کیا نہ کہ حقیقتہ بلا سند ہی تاہر سونے زین صاحب بخار سند بخار سند بخار سند بخار سند  
 قدر الی اور شریعہ رسالت چاہی میں ہم کا کہ فی حاشیہ و کہ فی الخضر و قول منکر دیکھ و طریق  
 قاطعہ خیر مشیرین الی آخرہ تھا کہ تیر باز گشت یہ ایک ہم اصل بخار سند بخار سند بخار سند بخار سند  
 مہرہ زین بعد ملاحظہ و طبعین خطام اوٹا کے میں علاوہ اسکی ہم لکھا و تقریری ہی بخار سند بخار سند  
 میں ہر شخص غور کر سکتا ہی تمام کتب فقہ میں ملایا اور سند صد و گھر و فقیر و غیرہ سند بخار سند  
 بہرہ میں صد احادیث و روایات کے حسب طریقہ مذکورہ منکر کرنا و منکر کرنا و منکر کرنا و منکر کرنا

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
 وآله الطيبين الطاهرين  
 أجمعين

ایہم کافی سندت الی البی لا بہم قدر خواہند و اغنوا عنہ یعنی تحقیق میں جست نسبت کی حدیث طرف  
 ان نمہ حدیث کی تو گو یا منی سنا و کی طرف نبی کی اسکی کہ تحقیق فارخ ہو گئی وہ دوسرے اور بی پروا کرد  
 او ہوں نہگو دوسرے الخی اسی جگہ سے کہ تعلقات ہی مقبول مقبول مقبول ہو میں چاہی تعلیق  
 الی عبدہ میں اسمعیل بخار کہ بالاتفاق محرومہ الاعتقاد والاعتقاد ہی او میں عنہ فرمودہ النکر معلوم  
 جسکی مرید و تمام حراشیہ سترم بخار و تلامذہ بہرین تو دوسرے ہی یا دیکھ تو حقیقتہ سند و سنا و  
 طرف زین کے یا بخار و مسلم کی سلاسی ہی جسکی معنی کر کی الی اصل قایہ یونہی دیا یعنی تاہر سونے اور  
 صدیق اکبر یونہی یا او سید اخیارین طریق المتن اور دفع الحدیث الی قائلہ موجود و تحقیق کر یا کہ  
 مثلاً اگر کوئی شخص حدیث نقل کرتا ہو تعلقات بخار و غیرہ ہی تو گو یا کہت ہو او عبدہ بخار سند ہی معنی اور  
 اسطرح زین صاحب جو بیوطی نقل کی تو گو یا کہ زین صاحب بخار سند ہی یا گو یا کہ کیا  
 زین برادر الیہ ہم اسے نقل کر میں پھر یہی مقام مستندین ذکر بلا سند ظہر و غیرہ بخار سند بخار  
 گرفت کر گئی ہی انکار نہ فرمود کہ سند کر نی عبت فیسی کہانی ہی اور مشافیر رسول مقبول میں اصل  
 تھا الخی معنی لکھا ہوا نہیں مثلاً کیے قسمت الخضر مقتودہ شارح کے کرنا ظہر و غیرہ مکانی ملا و سند  
 ذکر کیا نہ کہ حقیقتہ بلا سند ہی تاہر سونے زین صاحب بخار سند بخار سند بخار سند بخار سند  
 قدر الی اور شریعہ رسالت چاہی میں ہم کا کہ فی حاشیہ و کہ فی الخضر و قول منکر دیکھ و طریق  
 قاطعہ خیر مشیرین الی آخرہ تھا کہ تیر باز گشت یہ ایک ہم اصل بخار سند بخار سند بخار سند بخار سند  
 مہرہ زین بعد ملاحظہ و طبعین خطام اوٹا کے میں علاوہ اسکی ہم لکھا و تقریری ہی بخار سند بخار سند  
 میں ہر شخص غور کر سکتا ہی تمام کتب فقہ میں ملایا اور سند صد و گھر و فقیر و غیرہ سند بخار سند  
 بہرہ میں صد احادیث و روایات کے حسب طریقہ مذکورہ منکر کرنا و منکر کرنا و منکر کرنا و منکر کرنا

ایہم کافی

عالم اولی الامرین لرست کونہ اصل مسئلہ اسکا دی ہی یعنی پسند و بطرف ایمہ حدیث و فقہ الدین فرما  
 نہ و اغترنا غہ منکر ہوا دیکھا کہیں یا یہ اسل سچا دیکھن بہتری جگہ صرف نام نہا پسند میں ہوا اداں  
 المسایل عن الدارین من مذہب اہل سنت و اہل اہل علاوہ اسکی اصحیت بخار بعد کتب کی سند منکر ہوا  
 کو ہم پہنچانی ضرور ہو گئے و قس علیہ خصوصیت صیام سنہ کے و قس علیہ انحصار تقلید مذہب اہل بیت علیہ السلام  
 بخار شریعتین بہتری جگہ فرما دی انہی باوین کے فرما دیں سند بطریق مدعوہ کیا نسل وین کے خوشنہ فرما دی  
 و فضایل انحضرت کتب اثبات و سیر انتہا تو دیکھ پائیں گے اور زائد و اسطرح سچا دیکھن ائمہ حدیث و فقہ  
 منکر صبا سکا انکار ایک ہی دفعہ کیونکر کر دیتی اور تقلید بخار و غیرہ احادیث صدہ ایک ہی دفعہ ظلم کر دینا نہیں  
 اور ائمہ اربعہ کی لمی ایک دفعہ با شاد ہم حال و حق حال کہیں نہیں اصل کاملین حکم نسخہ بخار فرمادیتی ان  
 احوال و افعال سے تو بقول فارسی معلوم مشہور کہ مطلب سجد و دیگر است خیر منکر کو اس سبب سے بخار ضرور یا اجماع  
 کا انکار کرنا ہو کہ لین مبارک ہو یا دیکھن منکر جو مستفیضان مدینہ لعلم مقرر ان فضل و معجزہ مدینہ لعلم سجد  
 نہ کہ جعل لہ لکاک فرین علی المؤمنین سیدنا منکر فضل و معجزہ کہیں حجت غائب نہیں سکیں گے قتلوا یا وادی  
 اقسام فقہ و افی الزام افسوس ہی منکر کو سلف صالح کی طرح دیکھو و یہ اورنگ و رنگ دیکھن اصل  
 ان ہم عالم ترین شفیق المذنبین خیر المسلمین منکر کہیں ہی کہیں نہیں طریقہ بدایت و عادت کہ نہیں ہم خود ہی  
 کہیں اسی جاکر کہ ظلام صبا مشکوٰۃ ہی مستفیض ہوا حسن ظن باہم شیوخ و ائمہ حدیث اسی کی ان پر تو کیا  
 کو ستاخی کا یہی انجام ہوتا ہی جس بلا میں منکر مبتلا ہو دیکھن ان صبا مشکوٰۃ کہ باہم درجہ جامع فرمائی ہیں  
 علی اطلعت الی قولہ فیہ القصور الی لالی جناب شیخ پیر علی الخصوص جاکر اتنی شیوخ مسلمہ ائمہ حدیث  
 گذشتہ دیو ستہ معجزہ کو روئے کرین جنہیں زمین صاحب کتابہ الحدیث الیکہ اسناد الی النبی مشکوٰۃ میں  
 مصرح اور پیر دیا فضیلت رسول افضل الرسل جاکر صحت سند سے ہم لازم فرمائی شیخ انجمن احمد  
 المتولی الشافعی ان الفضائل و نحو ایستاح فیہ دون العقاید الاحکام فلا ماس فیہا کہ اتنی قتم التوا قال الامام

عالم اولی الامرین لرست کونہ اصل مسئلہ اسکا دی ہی یعنی پسند و بطرف ایمہ حدیث و فقہ الدین فرما  
 نہ و اغترنا غہ منکر ہوا دیکھا کہیں یا یہ اسل سچا دیکھن بہتری جگہ صرف نام نہا پسند میں ہوا اداں  
 المسایل عن الدارین من مذہب اہل سنت و اہل اہل علاوہ اسکی اصحیت بخار بعد کتب کی سند منکر ہوا  
 کو ہم پہنچانی ضرور ہو گئے و قس علیہ خصوصیت صیام سنہ کے و قس علیہ انحصار تقلید مذہب اہل بیت علیہ السلام  
 بخار شریعتین بہتری جگہ فرما دی انہی باوین کے فرما دیں سند بطریق مدعوہ کیا نسل وین کے خوشنہ فرما دی  
 و فضایل انحضرت کتب اثبات و سیر انتہا تو دیکھ پائیں گے اور زائد و اسطرح سچا دیکھن ائمہ حدیث و فقہ  
 منکر صبا سکا انکار ایک ہی دفعہ کیونکر کر دیتی اور تقلید بخار و غیرہ احادیث صدہ ایک ہی دفعہ ظلم کر دینا نہیں  
 اور ائمہ اربعہ کی لمی ایک دفعہ با شاد ہم حال و حق حال کہیں نہیں اصل کاملین حکم نسخہ بخار فرمادیتی ان  
 احوال و افعال سے تو بقول فارسی معلوم مشہور کہ مطلب سجد و دیگر است خیر منکر کو اس سبب سے بخار ضرور یا اجماع  
 کا انکار کرنا ہو کہ لین مبارک ہو یا دیکھن منکر جو مستفیضان مدینہ لعلم مقرر ان فضل و معجزہ مدینہ لعلم سجد  
 نہ کہ جعل لہ لکاک فرین علی المؤمنین سیدنا منکر فضل و معجزہ کہیں حجت غائب نہیں سکیں گے قتلوا یا وادی  
 اقسام فقہ و افی الزام افسوس ہی منکر کو سلف صالح کی طرح دیکھو و یہ اورنگ و رنگ دیکھن اصل  
 ان ہم عالم ترین شفیق المذنبین خیر المسلمین منکر کہیں ہی کہیں نہیں طریقہ بدایت و عادت کہ نہیں ہم خود ہی  
 کہیں اسی جاکر کہ ظلام صبا مشکوٰۃ ہی مستفیض ہوا حسن ظن باہم شیوخ و ائمہ حدیث اسی کی ان پر تو کیا  
 کو ستاخی کا یہی انجام ہوتا ہی جس بلا میں منکر مبتلا ہو دیکھن ان صبا مشکوٰۃ کہ باہم درجہ جامع فرمائی ہیں  
 علی اطلعت الی قولہ فیہ القصور الی لالی جناب شیخ پیر علی الخصوص جاکر اتنی شیوخ مسلمہ ائمہ حدیث  
 گذشتہ دیو ستہ معجزہ کو روئے کرین جنہیں زمین صاحب کتابہ الحدیث الیکہ اسناد الی النبی مشکوٰۃ میں  
 مصرح اور پیر دیا فضیلت رسول افضل الرسل جاکر صحت سند سے ہم لازم فرمائی شیخ انجمن احمد  
 المتولی الشافعی ان الفضائل و نحو ایستاح فیہ دون العقاید الاحکام فلا ماس فیہا کہ اتنی قتم التوا قال الامام







[illegible]

۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰

ذکر فی آخر کتاب علم ازین ذکر ذلک الخ بوجوب غلبه محمد و شرف و دبی اول توحیدیت تاریخی دانی  
 محمد و مظاهر با هر چه صاحب فقه المتعال محقق ذی کمال و علی بن برن الدین محمد او به تشریح محقق و محدثی که متاخر  
 صاحب تشریح شامی بین نبوت معجزه لکشی برین ذکر و ظاهر مره بعد مره بقول اصل بند آنچه به تشریح است علی الخصوص  
 علی بن برن الدین محمد لکشی برین ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰  
 کرتی برین تعجب بی منکر جو با اینهمه جو کتب فی او شیرانی او سکی سیدین سو سکی سیر هم و نین و دینی برین  
 صاحب فقه المتعال عبارت بیننا بهی و العجب ان الحافظ الشامی لم یقف علی ذکر ابن سبع و النشاپوری  
 و غیر ما من تأثیر قد الشریف فی الصغرة الی آخره قال و سکر خود کلام نکرین تعارض و تبااین اهل انصاف  
 و یکمین خود تو صاحب مواهب ابن جوزی که اول معتبر لکشی چنانچه تشریح به نبوت موجود و فتحی کا نقل دهر او ایضا  
 شیر شامی معتبر بتالی برین که سبط ترجمه بین یہا علی الدین سوطی کو شامی جامع روایات و آثار اربعین کا بتالی برین  
 او حین اثبات معجزه یا تصانیف اسکی کتاب معتبر و یکا فرمایند کما شتر الیه نقایس اگر قول متاخر شامی منکر  
 قابل اعتقاد نہا تو علی بن برن الدین صاحب فقه المتعال و غیر هم محققین ملکہ فیضی کنند برین صاحب تشریح شامی اور  
 متاخرین سے وہ یادہ ترقی الاعتبار ہو چاہیں جو تشریح یہ صاحب تشریح شامی کا مال اشجاء مقال ہی منکر تشریح  
 بلا اگر کو بہی منصف ادب نیک شیر عباد خود او سکی بخور دیکھی کیفیت مذاق اٹھا سکتی کہ وہی کس او ادب  
 سکی کتب ہی لم ازین ذکر ذلک الخ یعنی تشریح شامی کا با ادب احتیاط ہی قابل غور کہ وہ ان منکر کس  
 برین لم یقف علی اصل و لاسد و لادسی الخ ہی یعنی شامی کا با ادب احتیاط ہی قابل غور کہ وہ ان منکر کس  
 استبداد و ہر انہیں کہ باطلہ چونکہ او متوکل کوئی حد نہ دیکھی تھی تو لی شک یا بر احتیاط او انہیں کس  
 انہا عدم و قوف و عدم و رہ نظا کہ نہ انکا و استبداد با قاتل حجہ برین سعادتہ مثل منکر کیا کہ کہ  
 اثر ہی اس و وہ کا کہ صاحب ذوق سلیم متاخر اہل عدم و عدم و توشی پاسکتی کہ واقع میں اصل  
 سند ہو کر تشریح تفسیر ہو بلکہ منصف غیر متعصب و ناخشا برین صاحبین صغر میں پار منکر کی دیکھی تو دانی



[illegible]

یاد مخلص! کہی کہ کر مولا کے عجایب و غریب فیضِ انوار سے جس طرح اسرارِ مخفی ہر حکم کے تہذیب و اکمال فی سبب انوارِ اقدس سے

[illegible]

عبدالرحمن بن حنبل سے ہے کہ وہ کتاب میں حضرت عمرؓ کے قول "طلبت العلم اربعين سنة و كنت افتى بالبيان اربعين سنة" سے اللہ اور آدمی



سوال کسی شخص سے سوال کیا شیخ سے کہ ہر ایک کے لئے الی الخ  
انتہی تینیا لیسویں حافظ امام احمد بن محمد مقرئ فتح المتعالین فتاویٰ شیخ جلال الدین سیر علی  
سی لکھتی ہیں کہ کسی شخص سے سوال کیا شیخ سے کہ ہر ایک کے لئے الی الخ  
التخندق و ظہرت الصخرة و عجزت الصحابة عن كسر نزل الی الخندق و ضربها ثواب ضربات و انما لا  
له وقعت صحیح ذلک ام ضعیف جواب دیا شیخ فی کہ اما حدیث الصخرة التي ظهرت فی الخندق و عجزت  
من كسر و ضربها ثواب ضربات فکسر فانه صحیح و رد من طرق بافظا تسعة فخره البقی و ابو نعیم  
و لائل النبوة من حدیث عمر بن عوف المزنی و من حدیث سلمان الفارسی من حدیث براین عازب و اصل  
فی الصحیح من حدیث جابر قال انا يوم خندق الحديث ابو عاصم و قد تمسك عليه صاحبنا  
من صحیح و اور القصص کے لکھتے ہیں چالیسویں بابین معجزة و وارد ہم مرد از علمہ گفت کہ بود رسول خدا  
تیر برسنگ نہ می شد آن سنگ تحت قدم و ہمیں کہ حدید درو داد و پیچید لیسویں ابو بکر  
احمد بن محمد بن العباس السجی محدث تفسیران فی معانی القرآن من تحت قوله تعالى آيات بنيات مقام  
ابراہیم لکھتی ہیں و قوله تعالى ای فی البیت بیانات ای علامات و ضحیات مقام ابراہیم و جبر الصلابة  
ذات القدم الذي قام عليه ابراهيم عند بنا البيت و غفل امره اسمعيل ابن ابراهيم و حين ذی الناس الحج  
و ان هم الواهم ان الحج الصلابة تحت قدمی ابراهيم قلنا كالبحر و الطين فمادجه افضلية بحره مع ان  
على جميع البينين و المرسلين بل على تمام المخلوقات ثابتة بالاتفاق قلت ان لبنين الحجارة تحت قدم  
بل تحت ذرعه و ساعده ايضا ثابت بالادلة الباهرات و الحج القابرات كما تبه بذلك الكلام في  
نصا نفهم مثل امام الی سليمان احمد بن محمد بن ابراهيم الخطابي و محمد بن المكي و اسحاق بن ابراهيم كذا صرح حماد  
بن صالح و بن سعید بن سوید فی اعجاز النبوة ثبتت افضلية بهذا الوجه ايضا و بهذا اظهر بطلان قول  
من قال ان فی اسناد تلك المعجزة اشربة اسنادا اضعفا خلاصته فی کہ صح او مر فاما كونه نشان

سوال کسی شخص سے سوال کیا شیخ سے کہ ہر ایک کے لئے الی الخ  
انتہی تینیا لیسویں حافظ امام احمد بن محمد مقرئ فتح المتعالین فتاویٰ شیخ جلال الدین سیر علی  
سی لکھتی ہیں کہ کسی شخص سے سوال کیا شیخ سے کہ ہر ایک کے لئے الی الخ  
التخندق و ظہرت الصخرة و عجزت الصحابة عن كسر نزل الی الخندق و ضربها ثواب ضربات و انما لا  
له وقعت صحیح ذلک ام ضعیف جواب دیا شیخ فی کہ اما حدیث الصخرة التي ظهرت فی الخندق و عجزت  
من كسر و ضربها ثواب ضربات فکسر فانه صحیح و رد من طرق بافظا تسعة فخره البقی و ابو نعیم  
و لائل النبوة من حدیث عمر بن عوف المزنی و من حدیث سلمان الفارسی من حدیث براین عازب و اصل  
فی الصحیح من حدیث جابر قال انا يوم خندق الحديث ابو عاصم و قد تمسك عليه صاحبنا  
من صحیح و اور القصص کے لکھتے ہیں چالیسویں بابین معجزة و وارد ہم مرد از علمہ گفت کہ بود رسول خدا  
تیر برسنگ نہ می شد آن سنگ تحت قدم و ہمیں کہ حدید درو داد و پیچید لیسویں ابو بکر  
احمد بن محمد بن العباس السجی محدث تفسیران فی معانی القرآن من تحت قوله تعالى آيات بنيات مقام  
ابراہیم لکھتی ہیں و قوله تعالى ای فی البیت بیانات ای علامات و ضحیات مقام ابراہیم و جبر الصلابة  
ذات القدم الذي قام عليه ابراهيم عند بنا البيت و غفل امره اسمعيل ابن ابراهيم و حين ذی الناس الحج  
و ان هم الواهم ان الحج الصلابة تحت قدمی ابراهيم قلنا كالبحر و الطين فمادجه افضلية بحره مع ان  
على جميع البينين و المرسلين بل على تمام المخلوقات ثابتة بالاتفاق قلت ان لبنين الحجارة تحت قدم  
بل تحت ذرعه و ساعده ايضا ثابت بالادلة الباهرات و الحج القابرات كما تبه بذلك الكلام في  
نصا نفهم مثل امام الی سليمان احمد بن محمد بن ابراهيم الخطابي و محمد بن المكي و اسحاق بن ابراهيم كذا صرح حماد  
بن صالح و بن سعید بن سوید فی اعجاز النبوة ثبتت افضلية بهذا الوجه ايضا و بهذا اظهر بطلان قول  
من قال ان فی اسناد تلك المعجزة اشربة اسنادا اضعفا خلاصته فی کہ صح او مر فاما كونه نشان





تعلیم و تربیت کے لیے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور سچ ہی سچ ہے۔  
 ۳۹

وسط البہار روشن و اشکار کردیا سہانہ و دلپذیر روایت پہلی اور آہون اور چوہون اور ہار و  
 کسی کیسویں تک اور ستائیسویں اکتیسویں اور سترہویں اور چالیسویں اور پندرہویں اور تین  
 کہ محتوی کتنے شہادتوں تصانیف و تہنات کھلا دایمہ کے خلیا خطی کسی کس کو تین سے و تون و تو  
 سنا دہوید ای کہ دبو کا و کجات شرح شایعہ و خلاصہ ام سب لگان اور یکا نظر ہو گیا سیدی  
 منکر با و تہنات سلف اور تہنات خلف سی تہنات وین و بعد ملاحظہ اور غور و قائل کہ کام نہی تو  
 و شکوہ صحت و عدم صحت سنا و وغیرہ تہنات مرتبہ نسبت اسی باب دل میں جو حاصل کر سہے میں تہنات  
 اتکام مضامین مصرعہ صد کو منقوش خاطر رکھ کے منکر جو خیال کر لیں کہ وہ جو صفحہ اسالہ منکر و خاتم و جدید  
 موضوعیت خبر معجزہ مرقومین جناب عالی ایک مضمون اپنی دست میں بہت معقول سمجھ کر سارا راہ و عمل  
 عبارت شیخ ابن سلام نقل فرماتی ہیں محض بائد بی محل ہی بر نصف طالع شایعہ تہنات و تہنات  
 کچھ و بخود مصححات صد سے سہا تو ضیحا صاحب مولد تہنات کی پہلی روایت ہی انصرحیا افضل الحمد  
 ابو بکر احمد صاحب تہنات کے روایت اخیر ہی اس کا کہ بیفائدہ و بیکار بلکہ مبہم و مبہم لکن ہم نظر فرما  
 صفر اشکینی منکر اور تہنات قرار دیتی خاص عام بوجوہات مفصلہ الذیل ہی مردود و تہنات و تہنات  
 میں اول قوی کرنا منکر کا مضمون معیال کو نسبت بحدیث لیلہ الاسری اور لیلہ الغار پر لے سری کرنا  
 قیاس مع الفارق انھوں کو اعلان کتب خوان ہی خدا نا کوئی شخص ان مقاموں کو واقعہ مجمع عام کہہ سکتا  
 کجا امر و قوی مجمع عام کجا امر و قوی لیلہ الاسر و لیلہ الغار جہان ہمراہ حضرت سید ابراہیم کے سوا ذات  
 پاک پروردگار یا علامہ حفاظت کا یا صديق یا غار کی دوسرے کا گذر نہیں تھا ہر حدیث  
 دیکھا سو ذی را و دیکھے ہیں منکر صاحب جسے صدق متعذر و مان کہ نسبی لای جاتی اور پھر ظاہر  
 کہ اگر ایسے بزرگوار دیکھے تھے تو یہ کفار کی ہون رسول صابر رسول کو چپکا اذیت کفار کی تہنات  
 ہو جائے ظاہری کہ محبت اسی لای عمل میں آئی بلکہ حقیقت محمد اہل ایمان والا یقین اس ایک

سی ہوا و بار و سحر و جادو و غایب ہوا ایسی کئی کتابیں لکھی ہیں کہ کہ کوئی  
ہو بی اور نہ نامک ہے اور اولیٰ یہ وہ اولیٰ ہی یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی  
دعاں و تہنیتیں ہیں یا انہی کے بعد ان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو اکجب تبارک و تعالیٰ ہو گیا سبحان  
اسی مقام میں اگر کوئی شخص غیر میں کسی ہی طاعت و رویت کرنا تو اسکی تکذیب ہی کوئی ممکن نہیں  
روا کر کہہ سکتا ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے اسکا ہرگز سہو نہ ہوا ہی اور نہ ہی راوی کوئی پوچھ  
سکا یہ کہ یہ کیا نصیب نصیبی میں اس فضل کی اس روایت کی کوئی محض تشریح کی کوئی آیت یا  
اسی لازم آتا ہے جو بعض اسکی خبر دے جو اور تصدیق منوع اسکی سند بموجب ایسی ہر جو کہ طریقہ قدس  
دیکھی و دستہ افراد و اواد عدم روایت دیگران سے اسکی لیدہ انکار اس سے ہی بیان منقولہ  
کوئی کہ روایات تو درجہ عمیر روایت مصحات تصدیق و کتب کثیرہ موجود ہوا و تفاسیر  
بہرہ کثرت عثمان و حکمران کشف الاسرار و غیرہ احادیث کثیرہ موجود اور کائنات میں بسط  
روایت اسکا بہرین پہر قیاس کرنا مستحسن عیالہ و اولہ و اقربا میں ہاں کا مقام پر قیاس اولین  
ہوئی کوئی ہیقت لیجائی ہی شکر جو عقل پر نہیں معلوم کیا پردہ دیکھا ہی خدا جانتا ہے و شہد  
کو کسی مرتب کا نام جانتی ہیں یا کسی صورت کسی شکل کے چیز سمجھتے ہیں بقول اہل ہند و گھنا ٹوٹی اکبر  
بدو خدا پر نہیں کہنا کہ کوئی دیکھی گاشنی کا تو کی کہی کا بیان کوئی ادنیٰ شہرہ کیے مجمع عام مثل  
جہاں جمود و غیرہ کے روایت کی اور اور دن اس مجمع میں روایت کی اور تکذیب کے ان کو کوئی  
ہی علاج کریں اپنی دماغ کا اور استشفاع بدو و استشفاع علی بن لادین تیسرے اگر کوئی صاحب  
عقل اور ک نظر اجماع کردہ کثیر متنبین معین معجزہ و قوہ عورہ دیکھی خود اس عبارت کو مستند  
نکروان فی ہی علم تیرہ گذشت یہ کیا کہ نہ کہ جب جو نہ کہ باری تعالیٰ صاحب انکار و شہادت  
تبارک و تعالیٰ راؤ ناظر ہوا کہ شہرہ اہل انکار کہہ رہے ہیں کہ شہرہ انکار اسکی اور طوی دم جزم

بسبب عدم توقف مردم رویت ائسی شیخ عبد الدین سیوطی که متعلقند وی من کما یدل علیه قوادیس  
 باطلاع شیخ فرموده واضح ہو گیا مصححات عدد کہ شیخ فی بعد وقوف رویت سنا و صحیح صحیح جو کہ قول اول  
 توہیات ظاہری علیہ انکار صاحب قیر رقم ہو گئی اگر صاحب قیر خصائص غیر شیخ پر وقوف پائا تو  
 یہ وہی شیخ رجوع ظاہر کرنا نہ تدریج فی محلہ ان المعلوم یقف عند ارتفاع العلة تو کہی منکر خبر  
 بران الدین متفسر و سوسہی الخ من اور شہین جمع کثیر و جمع غفیر مثل ما فی مجمع جمہورین رویت احادیث  
 روایات صحیحہ کل فضل اب و یمنین بنکر جو اور شہین آوین کہ مشہد کون ہو تا ہی ادیشہ کون  
 توفیق و تطبیق مضمون متذکران اور آماجگاہ تیر باز گشت کون اور کہان اور کہی نوکر ہی اب  
 بنو قریبہ ملاحظہ فرما وین قول منقولہ شیخ ابن ہمام جو رقم فرمایا ہی کہ اذا انفرد واحد بخبر قد  
 خلق کثیر متبیین لکی ہو ید یا منکر بہا کے لکی تنبیہ یہی ہی یا وری کہ عند اہل العلم والایقان  
 زیادہ تر باعث عدم تصریح اسامی ہر ایک قایل کا بطریق غنی اور ب عدم اہل ارفع الحدیث  
 الی کل قائل علی ما طابق بتعریف الخلاصہ و حاشیہ شرح النجۃ و غیر ما نسبت بشیہ تکلیف علی الخ  
 اس قسم کی معجزات کہ یہی واضح اولیٰ صحیح کی از بسکہ یہ امور خلوت اور خلوت میں عموماً اور خصوصاً بطریق  
 خرق عادت واقع ہوتی تھی تو خاص عام بلا خلا ایک زبان را و ہو سو کثرت شہد فی تخصیص و تعین  
 روایات سنی نہیں سمجھنی کر دیا حکام شہد بہ قول صاحب الموابس ہو ہو رقی یا و حاشیہ الخ و قول صاحب  
 الخلال قد اثبتنا المحققون فی تصانیفہم من الثقات و کلم بعض الخ لای عور الخ فاضل علی عدم شہد  
 المعجزة فہو من شرط جہل و عدم مارتستہ الخ اور ہو ید ایسی ہی تمام تصریحات مرقومہ تھا سیورہ  
 و غیرہ اور ہی صحیح ایسی امور میں مجمع علیہ اہل ایمان و ایقان کما اشارت الیہ من تصریحات شیخ  
 والامام احمد فی ذیل الروایۃ الاحد و الثلاثین سویشیہ حسن کر تیان سہدین اسکی کہ معجزات  
 آیات فضائل سی ہی مشکلف نہیں ہو سوغیات مقدمہ صحیح مسلم اعنی عن ابن سیرین قال لم یکنوا

مستغفرین، اوستی بخیران، ان من منہ، بخیر بوی، بخیر بوی

[illegible]

میرزا محمد علی خان

اور یہ ضمیمہ کی جامع علامت ہے اور اندر فہرست اس کی صحابہ کی وقت کی اس آئینہ کی طرح جاری کی اور درجہ نگاران و التہ تہذیبیہ

[illegible]

**باب دوم** حج رد و ساق و شبهات منکر کی که او بمن زیادہ سابق سی ہی جل اتر  
 کو کام فرمایا ہی اولاد و ساق و ساق ازین آپ منفر دین قول و قول صاحب سیرت شامی را  
 موبیت آنچه مفسرین مانند قاضی میضا و صاحب تفسیر کبیر صاحب پور در مارک حسینی و جواهر فخره در تحت  
 آیه کریمه فیہ آیات بینات مقام ابرہیم نوشہ اند کہ اتر قدم ابرہیم علی منینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام  
 بر سنگ و عوض آن دران و بقای اتر آن تازان دراز خاصہ ابرہیم است **اقول** بوجہ  
 مخدوش مردود اول برآمد منکر ہی کہ تفسیر مرقومین نسبت بمعجزہ نقس قدم لفظ خاص  
 لا ابرہیم مرقومی سوطالبان حتی دیکہ لین کہ نسبت تفسیر میضا و تفسیر حسینی و تفسیر ابرہیم  
 ہنسا ہی کہ ہرگز انہیں یکمہ بنیانہیں حتی کہ کہ کلمہ تخریج من اقولہم ان یقولون الا کہ با  
 ہی ذی صفات نوکی لی ہی ہم سن کر تی ہتی مصراع چہ دلاوت در کہ کہ کفہ چراغ دارد لیکن  
 مدعی علم و فضل کو خصم صادر با ہندام فضایل افضل الرسل مصداق اسکا نہ دیکہ ہنسا  
 منکر ذی مصداق بنکر اسکا کہ دیا جب کاچی چاہی کہ تفسیر مرقومہ موجودین دیکہ قریب تر من نقل  
 ہر ایک سی تحت مقام موجود ہی ہی نظر بر ظہار صدق و کذب کی دیکہ تی ہن بلکہ کلمہ مرقومہ ہنسا ہی  
 تفسیر مرقومہ اتی تفسیر عین کہ ستر و اصلاً و نقلاً مقام میں نظر خاکسار ہی ہرگز نہیں کہ تفصیل  
 چاہیہ پر لکھی جاتی ہی بلکہ کتب تفسیر عین تفسیر مرقومہ میں بکمال توثیق و توضیح ثبوت معجزہ مرقومہ  
 خاص نسبت باخبار ختمی باب تفصیل و تصریح موجود و جدا ذکر خاصہ لا ابرہیم خانیہ تفصیل ردا  
 من یحی بائل کہ بحوالہ ہر ایک تفسیر ہر ایک کے عبارت نقل کی گئی ہی فیظہر ولیند کہ دوسرے تفسیر  
 کبیر غیشا پور در مارک من جو خاصہ لا ابرہیم مرقومہ تو او نہیں ہی معجزہ نقس قدم ابرہیم مقبہ ص  
 الی الکعبین کہ منکر اوسنی نوش جان در لکھی نہ مطابق عوض اتر قدم اہل دیانت و امانت واضح  
 ہو کہ علاوہ بر مفسران مرقومہ یہ خیانت بالا تر ہے جسے ایک عبارت غریبہ جو نام ہنسا ہی

کتب تفسیر کبیر صاحب پور در مارک حسینی و جواهر فخره در تحت  
 آیه کریمه فیہ آیات بینات مقام ابرہیم نوشہ اند کہ اتر قدم ابرہیم علی منینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام  
 بر سنگ و عوض آن دران و بقای اتر آن تازان دراز خاصہ ابرہیم است  
 مخدوش مردود اول برآمد منکر ہی کہ تفسیر مرقومین نسبت بمعجزہ نقس قدم لفظ خاص  
 لا ابرہیم مرقومی سوطالبان حتی دیکہ لین کہ نسبت تفسیر میضا و تفسیر حسینی و تفسیر ابرہیم  
 ہنسا ہی کہ ہرگز انہیں یکمہ بنیانہیں حتی کہ کہ کلمہ تخریج من اقولہم ان یقولون الا کہ با  
 ہی ذی صفات نوکی لی ہی ہم سن کر تی ہتی مصراع چہ دلاوت در کہ کہ کفہ چراغ دارد لیکن  
 مدعی علم و فضل کو خصم صادر با ہندام فضایل افضل الرسل مصداق اسکا نہ دیکہ ہنسا  
 منکر ذی مصداق بنکر اسکا کہ دیا جب کاچی چاہی کہ تفسیر مرقومہ موجودین دیکہ قریب تر من نقل  
 ہر ایک سی تحت مقام موجود ہی ہی نظر بر ظہار صدق و کذب کی دیکہ تی ہن بلکہ کلمہ مرقومہ ہنسا ہی  
 تفسیر مرقومہ اتی تفسیر عین کہ ستر و اصلاً و نقلاً مقام میں نظر خاکسار ہی ہرگز نہیں کہ تفصیل  
 چاہیہ پر لکھی جاتی ہی بلکہ کتب تفسیر عین تفسیر مرقومہ میں بکمال توثیق و توضیح ثبوت معجزہ مرقومہ  
 خاص نسبت باخبار ختمی باب تفصیل و تصریح موجود و جدا ذکر خاصہ لا ابرہیم خانیہ تفصیل ردا  
 من یحی بائل کہ بحوالہ ہر ایک تفسیر ہر ایک کے عبارت نقل کی گئی ہی فیظہر ولیند کہ دوسرے تفسیر  
 کبیر غیشا پور در مارک من جو خاصہ لا ابرہیم مرقومہ تو او نہیں ہی معجزہ نقس قدم ابرہیم مقبہ ص  
 الی الکعبین کہ منکر اوسنی نوش جان در لکھی نہ مطابق عوض اتر قدم اہل دیانت و امانت واضح  
 ہو کہ علاوہ بر مفسران مرقومہ یہ خیانت بالا تر ہے جسے ایک عبارت غریبہ جو نام ہنسا ہی





چندین سال با وجود کثرت اعادی از اهل علم و عدل الخ او صافی و حسین کی عبارت  
 بی قیود و اینجانب با احترام آیات مینات نشانه روشن آبی از آنها مقام ابراهیم و آن سنگ است  
 که اثر قدم خلیل الرحمن بر آن بود آن یک آیه است بلکه چهار آیه اول تا ثمر آن سنگ از قدم ابراهیم  
 دوم غرض قدم آنحضرت در تکالیف سیوم بقای آن قدم در متناهی چهارم محفوظ ماندن آن سنگ  
 با وجود کثرت اعادی و آیت دیگری من دخله هر که در آید در چخانه کان آتسا باشد این من قتل و عذاب  
 یعنی گناهکار که پناه بخانه آورده است دست لغزش از او گوناخت اما دام که در خانه باشد استی  
 الحاح تو اب بصره ادب منکر بهادر کو به عبارت تفاسیر محوله الا نکاد کله کوی پوچی حضرت است  
 بلکه خاصه لا ابراهیم فرمائی که انجمن کبابی غرض یہ اوچ حساب شیش شامی کو بی نہیں سوچی یکنی  
 بنام نامی منکر بهادر سی قسم از دل فی لکھی تھی کہ اس میں حضرت ہی منفرد ہیں وہ حضرت علیکم السلام  
 و قوت سندانی و ازین شیخ کے تازمان تخریر سیرت مرقوم منکر بهادریہ جرات عطیہ تاثیرش در کعبی  
 ان منکر بهادری صلاح اخذیہ اور روح بشیرت میر سے نہ اندیش کیا اور مورات دینی میں جمل کو  
 کام فرما ہو نعوذ باللہ من وساوس الشیطان ابرہیم چوتھی وہ جو مدارک و تفاسیر کثیر ہو کا عوام  
 سب کا نیکو دلی او حاصل اسکا حسب شہس انبی بر غم دیات اونت تحت میں لکھا ہی محض ہو کہ باز او  
 غلط اندازہ ہی عبت تکب نہیں عینا ہی مضموک لکبوسحق با باطل الا یہ اللہ تعالیٰ ہین رکھی بل  
 ابرہیم مکتب ایدیم و دلی ابرہیم مایکین افسوس بلکه صد ہزار افسوس عبارت محولہ تفسیر مدارک  
 شکر سے حاشیہ پر لکھی جاتی ہی او تحت میں اس کے نورانی اور تفسیر باطل اور تفسیر اور در املی  
 سو توطر ابرہیم مالک ادمی طالب علم بھی لکھا کہ عبارت محولہ میں ہی خاصہ لا ابرہیم اللہ یا صر  
 نقش قدم نہیں انہا کسبت علاقہ نہیں کہہ سکتا اور ہر فرد کی لئی خاصہ مرقوم نہیں بلکہ جو  
 اثر قدم فی الصحفہ او غرض الی اللعین اور الایہ بعضیے سنگ مقام دون بعض اور ابقا اور

سائر آیات الانبیاء بالجموع خاصه ابراهیم می شود و از اول علامه در خلاصه مقصود و فی الجمله  
 کیفیت یکی ظاہر علم ایسا خوب خوان تک پر بود ای او بر هر امانت و از منکر و باری تعالی نیست  
 بر هر مبدءین خیال کر سکتای که با بعضی تفسیر آیات ایدیم مرقوم عبارت کبریا که بر هر یکی یکی  
 مرد و زن که ای که این تفاسیر واضح گشت اثر قدم سنگ و بقا آن مدت طویل از مجز و مختص ابراهیم است  
 او علامه یکی که لکن لا یحافظ له خود به تحریر می باشد یعنی تفسیر سرتاسر که خود او یکبار می بیند که  
 اثر قدم ابراهیم بر سنگ در غوص آن دران و بقا اثر آن زمان از خاصه ابراهیم است او روح اله دی می بیند  
 تفسیر مرقوم را کما شئت نقل و نهنا غرض المکمل حکما تافض و تفاوت بنیل تحریر این که کما  
 احصا و شمار کری تا خبر و ابا اولی البصار بالجموع و بوجه خاصه ابراهیم کبریا که در این بی ابوجا  
 عدیده بنفید مطلوب که بنین کیونکه بالجموع ان تمام موقوف و خاصه ابراهیم لکن عین انعام محمود  
 وسطی اثر قدم کسی نمی کی کسی بر سنگ بر منافی بنین چه جا که نسبت بفضل انبیا خاتم المرسلین  
 لکن معراج مراد شفا و در روایات متکاثره مرقوم باب اولی کسی که سطح چون مجز و مرقوم  
 متحقق حتی که خود صاحب کبریا بکبریه شهادت صاحب ظاہر و باهری حکما مرقی روایه الثالثه  
 علامه یکی می بود ای یکی خود و تفسیر صاحب کبریا که خاص عبارت محو منکر که او تحت آیه ان  
 موجودی توبی که منکر و خود کستی من تفسیر فی او تفسیر کا او او است و یکبار یا سیم بنین  
 بنین مضمون آیه اقوم من قبض الکتاب و کفرون بعضی که آبا کین کبریا و یکبار منکر مباد  
 فضیله ثانی بنین که ذی الاقدار علی لا اتدو لا یطهره الا علی الانبیا و ائمتی موضع الحاقه و کبریا  
 غور کری که بنی سر خود لکن ای جس تعیم و اولی انبیا که طاری یا حیوت کسے خاصه  
 بی دو ستر با نفوذ تقدیر بنیا خاصه مجموعی نه بی مراد یا جاد و بی نفی مجز و قبول  
 محض و نامقول است کیونکه کوئی عقیل فیم لم یمنع کلام خود و حوام اهل کلام او در دوا

سوار در اطلاقات خاصه ہو گانین کہ سکت بلکہ منکرے غیث اپنی دہائی ہیکالی علم و ادب  
 کو بے لگوا یا اور عدم و تقویت علوم و فنون سے ظاہر کے ظاہر ایام طالب علمی میں جو معنی خاصہ کے علم و فن  
 میں پستی ہو یا بوجہ فی شئی و لا یوجد فی غیرہ یا یتمیز شئی و لا یوجد فی غیرہ یا ذرا من  
 وجدان عاسی جدا نہیں ہو ہر جا وہی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جاہ میں آجگ بہ  
 نہیں خیال کہ خاصہ کی قسم پر متعمل ہوتا ہی ملکہ یا غیر شا ملکیا ہی اہل ادب کس محل پر کس  
 پر اطلاق کرتی ہیں حقیقہ کسکو کہتے ہیں اضافی کسکو کہتے اگر مضامین و معارف سرہ جامی و شرح  
 تہذیب و تالیف فضول اکبری وغیرہ یا ہی حافظہ عالیہ میں ہو تو ایسی ہو کی میں پڑتی جناب فضیلت  
 کو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تفسیر خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لتفصیل کتب فہرست موجود و ان حضرت  
 کلمات کی مقرر ہوگی اور قول صاحب یہ ہے کہ لہ الاقدار ملحق میں معارف شرح و محققان یا نہیں  
 دعویٰ تحقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہو تو فہرست لفظ خاصہ یا دونوں  
 پر اختصار و مضامین الفہم العالی تجویز فہرست یا او قطع نظر اسکی یا نہیں دعویٰ فہرست و علم یہ نہیں کیا  
 کہ خاصہ معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حقہ اسی فضلہ فافہم و تدبر ہا پر فہرست اس کلام جائز  
 نظام کیفیت اوٹھا سکتا ہی و ہذا الفضل لمن خذ اللہ ثباتا بقرآن معجزات نبیہ فضل المسلمین  
 قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء تیسرے منکر ہا در کہ پہنی یہ ہی خبر کہ مقابلہ  
 کو آیات کثیرہ و قرار دینا جس میں کچھ ظاہر بعض جگہ لفظ خاصہ و نہیں دیکھنا ہی نصیب ہو خود و ہا غی میں  
 بلکہ قرآن بعض ضعیف ہے حتی کہ بعضہ قرآن میں فیہ آیہ منیہ ہی چنانچہ تفسیر کبیر میں ابن عباس و رجاء  
 وغیرہ اور تفسیر رشور میں ابن ابی اسبی ہی اور معنی میں منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کان  
 یقر ویلایہ منیہ مقام ابراہیم چنانچہ صاحب یہاں بھی تعبیر مقام آیات کثیرہ و قبل کر کے یعنی ضعیف  
 کر کے کہتے ہیں اور تفصیل فہرست پر غصہ میں بیان نہ ہی بات ظاہر لیکن یا نہیں عقل کا مل اور ہر کس میں

سوار در اطلاقات خاصہ ہو گانین کہ سکت بلکہ منکرے غیث اپنی دہائی ہیکالی علم و ادب  
 کو بے لگوا یا اور عدم و تقویت علوم و فنون سے ظاہر کے ظاہر ایام طالب علمی میں جو معنی خاصہ کے علم و فن  
 میں پستی ہو یا بوجہ فی شئی و لا یوجد فی غیرہ یا یتمیز شئی و لا یوجد فی غیرہ یا ذرا من  
 وجدان عاسی جدا نہیں ہو ہر جا وہی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جاہ میں آجگ بہ  
 نہیں خیال کہ خاصہ کی قسم پر متعمل ہوتا ہی ملکہ یا غیر شا ملکیا ہی اہل ادب کس محل پر کس  
 پر اطلاق کرتی ہیں حقیقہ کسکو کہتے ہیں اضافی کسکو کہتے اگر مضامین و معارف سرہ جامی و شرح  
 تہذیب و تالیف فضول اکبری وغیرہ یا ہی حافظہ عالیہ میں ہو تو ایسی ہو کی میں پڑتی جناب فضیلت  
 کو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تفسیر خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لتفصیل کتب فہرست موجود و ان حضرت  
 کلمات کی مقرر ہوگی اور قول صاحب یہ ہے کہ لہ الاقدار ملحق میں معارف شرح و محققان یا نہیں  
 دعویٰ تحقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہو تو فہرست لفظ خاصہ یا دونوں  
 پر اختصار و مضامین الفہم العالی تجویز فہرست یا او قطع نظر اسکی یا نہیں دعویٰ فہرست و علم یہ نہیں کیا  
 کہ خاصہ معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حقہ اسی فضلہ فافہم و تدبر ہا پر فہرست اس کلام جائز  
 نظام کیفیت اوٹھا سکتا ہی و ہذا الفضل لمن خذ اللہ ثباتا بقرآن معجزات نبیہ فضل المسلمین  
 قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء تیسرے منکر ہا در کہ پہنی یہ ہی خبر کہ مقابلہ  
 کو آیات کثیرہ و قرار دینا جس میں کچھ ظاہر بعض جگہ لفظ خاصہ و نہیں دیکھنا ہی نصیب ہو خود و ہا غی میں  
 بلکہ قرآن بعض ضعیف ہے حتی کہ بعضہ قرآن میں فیہ آیہ منیہ ہی چنانچہ تفسیر کبیر میں ابن عباس و رجاء  
 وغیرہ اور تفسیر رشور میں ابن ابی اسبی ہی اور معنی میں منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کان  
 یقر ویلایہ منیہ مقام ابراہیم چنانچہ صاحب یہاں بھی تعبیر مقام آیات کثیرہ و قبل کر کے یعنی ضعیف  
 کر کے کہتے ہیں اور تفصیل فہرست پر غصہ میں بیان نہ ہی بات ظاہر لیکن یا نہیں عقل کا مل اور ہر کس میں

تو کا تسمیہ سے وسطا انبار اس لفظ خاصہ لایم سی ہی الایہ اور اس قدم علی الاعجاز الاخری  
 دون مقام ابراہیم شرفا سے لایم دوم سائر الانبیاء غیر مستلزم ہی بلکہ استلزام اس بات کا ہی شی  
 و استکباری کہ سو مقام ابراہیم معجزہ ہمارے معجزہ جلا اور معجزہ کی لئی ہی کیونکہ کلام صاحب مفسر  
 معجزہ تفسیر کیفیت قرار دیتی اس کی کہتے ہے جسے منکر یا دیانت فی نقل اس کی شریک دیکھو کہ  
 وہ خدا کہتے ہیں و تخصیصا بمنہ الالایہ من من الصالحین یعنی مراد سابقہ آیات کی ایک ہی کہ  
 تخصیص اس تہر کے سابقہ الایہ کی تا لم و تہر و نہیں ایک ہی و قس ذامبا تفسیر جو جسے  
 مفسر کے ان تفسیر بنگ مقام ہر علامہ شکر بیا در بخش میں آویں تخصیصا ضمیر کو سوچیں اور  
 سو اس خاص تہر مقام ابراہیم کی اور اس مقام پر سے کہتی ہیں تفسیر ابراہیم باقیہ ان قدم مہر  
 ایام دوم سائر انبیاء کی ہی معنی سمجھ لیں اور بخش میں آویں کہ تفصیل اور جو جو وہ خصوص  
 بنگ مرقوم مذکور از طبعہ ہی میں بلکہ لغات معانی شریک تہر میں کہ بعد رقم قدم مہر  
 باقی را دون آیات انبیاء اسبق کی التحقہ کہ اگر موجب قول ضعیف مقام ابراہیم عطف جان آ یا  
 بیات کا خیال کیا جاوے اور خاصہ ہی خاصہ ہی شرف ابراہیم یا جو جدی سی دلاو بدو  
 لیا جات ہی الایہ پر سنگ یا اثر نقش قدم خاصہ حضرت ابراہیم ہر ممکن نہیں بجز خصوصیت سنگ خاصہ  
 مقام ابراہیم کما لا یخفی علی العاقلین الالبیہم چنانچہ ہو یہ اس کی حدیث موجودہ صحیح بخاری میں  
 کہ باہل میں کلام صاحب ابراہیم میں اول تبریک منقول ہی معنی شرف ہر کسی پہلے سے تفسیر ہر  
 علامہ اگر معاذ اللہ اگر یہ آیات شرف خاصہ ابراہیم جسے وہ منکر مراد ہوا انار و تکذیب محبت صحیح بخاری  
 اور کونکر منکر ہی قدم معاذ اصح بعدت اللہ اور ہو یہ اس کی ہے جو کہ محدث دیار مری نزد کوثر  
 کہتے ہیں کہ صاحب آدم لیسہ زینہ اثر قدم آدم سنو سنو فی الخ ویری علی ہر الجبل کل لیسہ لیسہ  
 من جبرحباب ولا بدلہ فی کل یوم من طلع یصل قدمی آدم جو کہ ہی ہم ایک اہل تفسیر کہتے ہیں

زیادہ فی ہر جگہ اور ہر جگہ و صاحب مفسر خود را من رنا انبار اس لائی کو موجودہ ۱۰۱۰



[illegible]

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]





اینکه هر دو را در یک عالم است و هر دو را در یک عالم است و هر دو را در یک عالم است

مکاتبت از راه فقر و شکوه شریفین بی خارید بن زید بن ثابت سی قال دخل لغری فی زید  
بن ثابت فقالوا له عذرا احادیث رسول الله قال كنت جاره فكان اذا نزل عليه الوحي كنت في  
فكسبه فكان اذا ذكرنا الدنيا ذكرنا معينا واذا ذكرنا الاخرة ذكرنا معينا واذا ذكرنا الطعام  
معنا فكل هذا احدكم عن رسول الله رواه الترمذي کمال التوبه که مشکوفی اذا جاء بهم الحسنه او  
ان تصبهم سببه تو یا وری کیا او را و اما اینهم سبیه اوران رد ما الا احسانا او ان تصبهم  
او و لن اصابتکم فضل و لا عین و کیا یا وری که حاج حنط شینا و غایت عک اشیا الی الی  
اشیا و کسکی که شجر فان کنت لاندی فکسب سبیه و ان کنت فی فکسب عظم محو لکرت  
حکم تیر از گشت پیدا کیا بلکه صاحبان حق فن بلا حاصل من تیر از گشت بهی زیاده تر کیفیت جرات  
شکر و شاکسته من اب کوئی پوچی منکر پیدا وری که بسیار جوید دخول ان یعنی درایه و عدم ایته هر دو  
حکما و اولا و قومی حقیقت من بهی کمال دلائل شکر او عین اثر معجزه هی که شعر نبی بن قلم درایه شمر  
و نه نکلی که خصم کا بال بکا بنوا و در خود طاعت محال که حق من تیر زهر آید اده بود جا و فایده و تیر  
و قس مل بذار باب صغیر کان تجریر لیس امثال اداکی کار بند تو من شرح ماته عامل خواک یک بهی  
جانکسکی محض نورانی او در هو بازی او سکیم ترمذی پر بری جو تعلیل اجماله اولی و اودی بازی  
جله نایک و محاذ به فکسب کستی من خود اظهار لی بصیرت او جیل با تجمل به او سوره اولی بی اجنا  
و صا صحاح گو سنده ایله شکوه روح با برین کتب بلا و معا پر سوید ای که بحث با شرح فایده و قس  
سی بنین بالفرض اگر جمله اولی غیر صحیح بی هو تا تو بی جمله نایه بیان و غیر صحیح بنین پر سکا کیو که بیان  
او دو تا من بن فالحکم بغاده فاسد و من و غیره الا اطلاع فلیجر الی الحسامی سوا سکی ادر جو من  
منتقم عنهما امورا که انی من عقیل فیم مفرات صدر جوابانی بر ایک کا خیال کر سکتی او  
بهری کلمات اخر ای شکر او اده عدم و من و ثبوت از تفاسیر هر قوه القدر سوره منثور این

اینکه هر دو را در یک عالم است و هر دو را در یک عالم است و هر دو را در یک عالم است

اینکه هر دو را در یک عالم است و هر دو را در یک عالم است و هر دو را در یک عالم است

سحر زان الطوائف ابی حمیرا زوم و جوب عظم اور احاطه برکت خاص نقش قدم مبارک واقعه سیر  
 شریلی کو مختصر الکتبا ہی کہ ہر مومن کمان کلید کوئی سول ممان پر عظیم و تبرک ضرور لازم ہی اور  
 تو میں باعث بلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلیا و محمد فریق مورخین و غیر جم کی کتب معتبرہ و جوب  
 ان قسم شریف یکہ شیوع و تو اسر بونہی سی اور محمد شرف علیا سلف و خلف زیارت کو جابا اور عظیم کرنے  
 ہی و ذہن القدر کاف المسلم الموقن بلکہ تو میں انکار موجب قبول ناری پرتو پرتو سی کتب معتبرہ ہی بطریق  
 نمونہ از خروا حقیر بر سر کار لایابی اولی قطعات حسامی کتب معتبرہ حسرت بادل میں عجا  
 فروری السان نقل گئی یا و کرنی چاہی کہ ذکر بدر سلطان فیروز شاہ میں بعد حال فتح خانگی مرقوم  
 کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبر وی در ہمارہ رست و بالا قبر وی نقش قدم عظیم آن سرور  
 دوسر کتب جلیل القدر کرامات الاولیا مایف نظام الدین احمد بن محمد صالح بن عبد الحسینی میں ہم احوال  
 خواجہ محمد باقی باقی کہ ہی کہ مرقد بنور ایشان دہلی نزدیکی قدم رسول واقع است تیسری حضرت  
 علی مقامات حضرت مجدد الف ثانی میں تصنیف مولینا بدر الدین خلیفہ حضرت مدوح کا شفقہ اخیر  
 مرقوم کی وقت بر آمدن ملی بزیارت قدم مبارک رسالت پناہ شرف گشت آبی کہ مجاور او قدم مظل  
 می اندازند بہرین دیبا شد و گریہ دست داد و از انجا بمشرف حضرت گشت چو شہی زبدہ المقامات  
 والبرکات الاحمیتہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواجہ شمسی احوال حضرت خواجہ باقی  
 میں کہ بتقریری بایاران بآن موضع رسیدہ انجا را خوش کردہ خوشا و گمانہ گذاردہ بود و خاک  
 از آن موضع پاک بدامن ایشان چسپیدہ بود و بزبان شریف رانند کہ خاک این موضع دانگی باشد  
 لاجرم ران مکان کہ مد گاہ حضرت رسالت است و نزدیکی شاہ راہ انشا علیہم ارشاد را کنج و ارسیر  
 پاچوین ختج لشکول میں ہم حال حضرت باقی باقی ہی قبر و در ملی متصل قدم شریف چہی مرآۃ انشا  
 میں حال خواجہ باقی باقی میں ہی در شاہی و وفات نمودہ متصل قدم شریف دفن شد نہ ساق تو میں کہنجا

سحر زان الطوائف ابی حمیرا زوم و جوب عظم اور احاطه برکت خاص نقش قدم مبارک واقعه سیر  
 شریلی کو مختصر الکتبا ہی کہ ہر مومن کمان کلید کوئی سول ممان پر عظیم و تبرک ضرور لازم ہی اور  
 تو میں باعث بلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلیا و محمد فریق مورخین و غیر جم کی کتب معتبرہ و جوب  
 ان قسم شریف یکہ شیوع و تو اسر بونہی سی اور محمد شرف علیا سلف و خلف زیارت کو جابا اور عظیم کرنے  
 ہی و ذہن القدر کاف المسلم الموقن بلکہ تو میں انکار موجب قبول ناری پرتو پرتو سی کتب معتبرہ ہی بطریق  
 نمونہ از خروا حقیر بر سر کار لایابی اولی قطعات حسامی کتب معتبرہ حسرت بادل میں عجا  
 فروری السان نقل گئی یا و کرنی چاہی کہ ذکر بدر سلطان فیروز شاہ میں بعد حال فتح خانگی مرقوم  
 کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبر وی در ہمارہ رست و بالا قبر وی نقش قدم عظیم آن سرور  
 دوسر کتب جلیل القدر کرامات الاولیا مایف نظام الدین احمد بن محمد صالح بن عبد الحسینی میں ہم احوال  
 خواجہ محمد باقی باقی کہ ہی کہ مرقد بنور ایشان دہلی نزدیکی قدم رسول واقع است تیسری حضرت  
 علی مقامات حضرت مجدد الف ثانی میں تصنیف مولینا بدر الدین خلیفہ حضرت مدوح کا شفقہ اخیر  
 مرقوم کی وقت بر آمدن ملی بزیارت قدم مبارک رسالت پناہ شرف گشت آبی کہ مجاور او قدم مظل  
 می اندازند بہرین دیبا شد و گریہ دست داد و از انجا بمشرف حضرت گشت چو شہی زبدہ المقامات  
 والبرکات الاحمیتہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواجہ شمسی احوال حضرت خواجہ باقی  
 میں کہ بتقریری بایاران بآن موضع رسیدہ انجا را خوش کردہ خوشا و گمانہ گذاردہ بود و خاک  
 از آن موضع پاک بدامن ایشان چسپیدہ بود و بزبان شریف رانند کہ خاک این موضع دانگی باشد  
 لاجرم ران مکان کہ مد گاہ حضرت رسالت است و نزدیکی شاہ راہ انشا علیہم ارشاد را کنج و ارسیر  
 پاچوین ختج لشکول میں ہم حال حضرت باقی باقی ہی قبر و در ملی متصل قدم شریف چہی مرآۃ انشا  
 میں حال خواجہ باقی باقی میں ہی در شاہی و وفات نمودہ متصل قدم شریف دفن شد نہ ساق تو میں کہنجا

سحر زان الطوائف ابی حمیرا زوم و جوب عظم اور احاطه برکت خاص نقش قدم مبارک واقعه سیر  
 شریلی کو مختصر الکتبا ہی کہ ہر مومن کمان کلید کوئی سول ممان پر عظیم و تبرک ضرور لازم ہی اور  
 تو میں باعث بلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلیا و محمد فریق مورخین و غیر جم کی کتب معتبرہ و جوب  
 ان قسم شریف یکہ شیوع و تو اسر بونہی سی اور محمد شرف علیا سلف و خلف زیارت کو جابا اور عظیم کرنے  
 ہی و ذہن القدر کاف المسلم الموقن بلکہ تو میں انکار موجب قبول ناری پرتو پرتو سی کتب معتبرہ ہی بطریق  
 نمونہ از خروا حقیر بر سر کار لایابی اولی قطعات حسامی کتب معتبرہ حسرت بادل میں عجا  
 فروری السان نقل گئی یا و کرنی چاہی کہ ذکر بدر سلطان فیروز شاہ میں بعد حال فتح خانگی مرقوم  
 کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبر وی در ہمارہ رست و بالا قبر وی نقش قدم عظیم آن سرور  
 دوسر کتب جلیل القدر کرامات الاولیا مایف نظام الدین احمد بن محمد صالح بن عبد الحسینی میں ہم احوال  
 خواجہ محمد باقی باقی کہ ہی کہ مرقد بنور ایشان دہلی نزدیکی قدم رسول واقع است تیسری حضرت  
 علی مقامات حضرت مجدد الف ثانی میں تصنیف مولینا بدر الدین خلیفہ حضرت مدوح کا شفقہ اخیر  
 مرقوم کی وقت بر آمدن ملی بزیارت قدم مبارک رسالت پناہ شرف گشت آبی کہ مجاور او قدم مظل  
 می اندازند بہرین دیبا شد و گریہ دست داد و از انجا بمشرف حضرت گشت چو شہی زبدہ المقامات  
 والبرکات الاحمیتہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواجہ شمسی احوال حضرت خواجہ باقی  
 میں کہ بتقریری بایاران بآن موضع رسیدہ انجا را خوش کردہ خوشا و گمانہ گذاردہ بود و خاک  
 از آن موضع پاک بدامن ایشان چسپیدہ بود و بزبان شریف رانند کہ خاک این موضع دانگی باشد  
 لاجرم ران مکان کہ مد گاہ حضرت رسالت است و نزدیکی شاہ راہ انشا علیہم ارشاد را کنج و ارسیر  
 پاچوین ختج لشکول میں ہم حال حضرت باقی باقی ہی قبر و در ملی متصل قدم شریف چہی مرآۃ انشا  
 میں حال خواجہ باقی باقی میں ہی در شاہی و وفات نمودہ متصل قدم شریف دفن شد نہ ساق تو میں کہنجا

Handwritten marginal notes at the top of the page, likely in Persian or Urdu, providing additional context or commentary on the main text.

حسامیه بن کمال بسط و صیل می رخ حال فتنه عالمی و فتنه راجع بین می وقتیکه سلطان  
باز بست محمد و هم الملکین دقن خورشید بود فتح خان در میان او سلطان عهد قدیم مبارک حضرت سرکار  
بود که پیش از یکدیگر بیابان بقاشاید آن نشان و الا نشان سپید او که از فتح خان کور کور  
و اوقه با حضرت محمد و هم نامان و صحت یافتن نشان بدعا حضرت قطب المکرین پیر بابا و اسواته  
بسویانی پست شتافت و بوقت شام در آنجا رسید پیر بابا و خاقان و عرش اشتباه غریب محمد و هم الملکین  
که آهسته آهسته از رفت حضرت محمد و هم و آن حجره مشغول بود و محمد و فتح زینا که از خلفا خاص حضرت  
بود و علقه حجره در درگاه ایستاده بسایه لیل می چید فتح خان پیر سیده دلیرانه در وین حجره رفت  
خوبست حضرت محمد و هم فتح زینا گفت ای پیکر کجایم و نمیخواهی که سلامت باز آئی گفت سلامم  
و سلامت باز می آیم آنجناب فرمود که اگر سلامت بیایی پیر امن من پاره کنی و الا من پیر امن  
پاره کنم فتح خان چون خوانان پیران اول بود دلیرانه در وین حجره رفت و دید که حضرت محمد و هم الملکین  
در استراحت اند فتح خان پیش پیران ایستاد و بین آنکه کسی آنحضرت را خبر از ساز و از زبان مبارک حضرت  
آید که بر او فتح خان شاد شد زمین بوس نموده آمد و پیران محمد و هم فتح زینا را مست ایستاده بیدار  
داشتند چو که سلام بر آدم فرمود ای پیکر شیر سینه رسید زینا خود قضا کرده آمدی اما تا دلی خود سلامت  
نیستوان رسید فتح خان گفت یا حضرت از درون دل جان من است بجهت من همین تقاضا  
آمده بودم الحمد لله و الله که کریم شارت یافتن پس بغایت شگفتگی و تازه روی از آنجا برگشته  
روان گشت چون نزدیک بی رسید زیر رختی و از آمد خواهری گرفت و جادو بر سر او کشید و جان من  
تسلیم کرد چون این خبر سلطان رسید و عید و خود بجا آورد و فتح خان مبارک حضرت رسالت بنا  
مصطفی بر سینه او گذاشت آهویین تنه عید منی دهلوی محدث اینی بیایکو بطریق و عطا نصیحت و  
صلی زارت او در تبرک شهر لاف مدح جو نکستی من بیت نصیحت طویل نظم من می چند ابیات او سیر

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the narrative or providing commentary.

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, likely in Persian or Urdu, providing additional context or commentary on the main text.

او سین کی لکھی جاتی ہیں کہ کردہ زرتوق پای نامسر آئی سوئی تقدیم کیسے بوسی قدم تقدیم  
 اور انالی رخ خود بجا کہ آن پا خلقش کہ عیب شکی رند زان اہل صفات فیض یابند آن  
 کو جو قدم دلی است زان کچھ خود نام دلی است نوین اخبار الاخبار میں ج حال و سیرت  
 کی کو ان فون میں لکھی ہیں این دو سیدہ را در حرم رسول قدم تریف حضرت عالم پناہ دفن  
 ان دو سوتین کرہ العلماء تالیف حضرت شاہ محمد اکرم قدس سرہ احوال حضرت خواجہ بابا قدس سرہ  
 حضرت خواجہ باقی بابت معجزہ پیشہ وقت شب در گاہ قدم تریف حاضری شدند و تم تاشبہ قدس سرہ  
 مبارک آن سرور مراد فیض نور نا آنکہ کمال ظاہر و معنوی حاصل حضرت یہ حوالہ توفیق و اہل ملک  
 کا ذکر بقصر انصاری لکھی گئی جس کی یہ نصیر منظور ہو گیا تو ان میں معتبرہ مرقہ غیر میں مکی اور علا  
 علی سمیع نقباء علماء کمال خاص عالم اہل اسلام خلفاء عن سلف بالاجماع فیض یابرات اور متبعی کینہ  
 خاص سر قدم مبارک کی زمینی حتی کہ عہد بادشاہ دین پناہ اولی الامر مانی حضرت محمد اورنگ زیب  
 عالمگیر بادشاہ میں واسطی تالیف قناد عالمگیر کی جو مجسم ہو سب فیض اندوز خاک قدم اکبر صبر  
 ہی کینی انکار پر سکی لب بلایا عرف از بر ظاہر کی قدیا اور حدیثا اگلی پہلو میں شب خاص عالم بالائے  
 غلطی خواجہ پیر جوی میں سیمار نامہ قریب ایک قدوہ المحققین شیخ عبدالحی ثوث و بلوی در مولیانہ  
 عبدالعزیز سعد والد ماجد اور جمیع برادران جلیل القدر ان کی میر میران سو کو اسمعیل صاحب ہی جو  
 مولوی اسمعیل ان کی میر جیسے منکر نہیں ہو بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک میں مبارک کی لب  
 حاضر اور گویا رجوع ہی سو کو اسمعیل کہ لیس با یونین قشید و بیت نام زمین اولی تقوی  
 زان وغیرہ موجود ہیں بہ تصد صاحب ایمان دیکھ سکتا ہی کہ کہیں انکار اس سجزہ کا یا خاص میں  
 اور ان کا مواء یا خصوصاً پنا و یکا بلکہ سب لوگ دان حاضر ہو اور دہرستی ہی اسی ہزار لوگ دیگر  
 زندہ ہیں نہایت لینا شاہ عبدالعزیز صاحب راہ جاحضرت استاد اس حشر اوسن یا نگاہ دیر

[illegible]

چنانچه در روای پیوسته است که حضرت مولینا فی بعد حصول زیارت و تبرک پیوسته است  
 این آینه نگاه مبارک خادش رضوان شد چه عجب روح الامین هم بردش در باشد و قس  
 جناب یونان رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اس قدس نگاه من سر فروری سوتو  
 خاندان جو درس فرا جو بجز تعلیم و تکریم این بنیاد الیه و عطا نصیب اگر که  
 اسوای بدعت آیات کی کرتی ہی آورد دوده و غیره که سیم این آیین کی کو شمع کرتی ہی  
 اسوای شک نہیں کہ ہر عالم دہر کو یہ بات ضرور سوچ ہی امور ات  
 تقدیرین بلکہ متغیر فیم پر ظاہری کہ یہ منعم سوتو سعل دودہ و غیرہ کہ سیم خوف ہم مبارک  
 تعظیم و توق خاص م مبارک ہی اکمال کہ حقیقت اجتماع جمیع علم اسکی عظمت تبرک  
 اسکی منظر و انکار پر قدم او شانہ صراط مستقیم اجتماع و حقیقت اتبہ او شانہ ہی یادہ  
 قال اشبح ابن عامر فی ہر حکم تیر بازگشت پیدا کیا و قس مذ او تقریر ان شطحیات اس حکم  
 وہ سب عیان مشورہ جو تینہ منکر کی جو نسبت تحریر پیشتر ادگی فتح با سلطان فی  
 عوام کے حقیر کہ طرف کی ہی کذب بیتان جیسے بیتان صاحبان نقاشی حسرتی جو اہل  
 سواب پر ہتا اہم انقدر وادھم او رہ جو ہو کا اختلاف تواریخ اور مجاہدیت سارا سافزار  
 سفر و اسطی بیگانی عوام کے منکر کی دیاسی اور عیاں ہوا ہوں طویل محض تسبیح کا فخر و ذکر  
 کام فرمایا ہی حزالطوائہ اتالیب کے کہ بیا جو عوام میاں کو جتنا جا میں ہر کالین محض  
 انہی باتوں اپنی نصیحت ظاہر کرتی ہیں اتنا نہیں کہتی کہ اختلاف سنی و شیعہ کی کہیں اصل شری  
 تدویر کیا سکتی ہی جس جو خلکو جو تاریخ رو انکی تجد قدم سرہ و پنہی وہ اسنے روح اگر ایسے خلاف  
 ایسی جو برد کار لاتی ہیں توکل کو اختلاف تواریخ و فوات آنحضرت اصل ذات حق پر  
 ہو جاوے گی یا اور جو مہ امور میں اختلاف تواریخ ہی سبب کا ضرور ہو گا اگر ادکی سنی و شیعہ

التي انظر الىها



مقصد من مدح کا قصد ہے امداد اولیٰ انبیاء میں با امانت عدم تبرک معادہ لیس جو کہ پوچھا گیا  
 یہ دور ہی کہ جس کی پہلی ہر کہ حضرت کا ہوتا، و اما انما لک کا ہوا ہے محمد کا وہی جامع الخیرات میں ہے  
 میں روی ان ابیہر اخذ شریعت میں بحیثہ النبوی و فیہ فی مہتہ تبرک کا فہم ابیہر کہ میں بہتہ صلی اللہ علیہ  
 با حسن الاصوات و طلب القاری لم یجد احد اقصیٰ الی موضع اشعر من شمس القرآن عندہا فیما  
 الی البی خاخر وہ کہ قال یا ابیہر اما علمت ان الملائکہ یخیمون علی شعری یتقرون القرآن عندہ  
 قاضی عیاض شغایر کہ میں قال سنن ابن ابیہر فیہ ما لم یزل یحسان من حج المذربہ المذنبہ و فیہ  
 الی اتصالہ فی مسجد رسول اللہ و التبرک بردیہ روضہ و منبر و قبر و مجلسہ طاس مدینہ مولا کی قد  
 و العود الذی کان سیدہ الیہم شیخی قاضی عیاض میں کہ کان بن عمر یضع یدہ علی المنبر الذی علیہ  
 رسول اللہ فی خطبہ تم یضع علی وجہہ کا مصلکہ عبد ابن عمر حضرت کی منبر پر ہاتھ پڑھتی ہیں وہ  
 کہ میں نبی جس منبر پر حضرت تھبتے قدم کہتی تھی عبد بن عمر ترگا اس پر ہاتھ پڑھ کر اپنی ہونہ پر ہاتھ پڑھتے  
 تھی صاحب عینی شامی صحیح بخاری حدیث کان قد شرب فیہ النبی الحدیث لکھتے ہیں فیہ دلیل ان الشرا  
 من قبلہ و ایستہ من باب التبرک الی مصلکہ تعظیم تبرک ابیہر جس پر کاجسکو کوئی حضور حضرت کا لگا ہو  
 یا حضرت کا کوئی باطن از روایان موجب تبرک صحابی و فیہ ایضاً روایات صحیحہ و ایضاً  
 صحیحہ انہی محل پر بطریق حدیث ثابت و تحقیق ہی حضرت کی تبرکات سے حصول برکات مآثورہ و مآثور  
 او فیہا الخفا رہا ہی اور کتب صحاح ہو یا دیگر ذرا حضرت کی کہ علیکم لیستہ و سنہ خلفائی  
 تو تبرک ایسی تبرکات سے سنت صحابہ پر اور موریہ اور منکران باتو کا اور کانت کنندہ و موطرہ  
 ہی حتی کہ اگر کوئی شخص خاک مریدہ منورہ کو رو کہوی تو قابل درسی لگائی کی ہی قال القاضی فی  
 قد اقصیٰ الکافی من قال تریہ المذنبہ و فیہ بضر با تلامین درہ و امیر بحیثہ تحقیق متوہا المام  
 حج حق اوست شخص کے کہ کہا اوستی خاک مریدہ کی رو ہی ہی ساتھ ہی تریں و ان اور حکم کی تہد او کے

(Marginalia in Urdu script, likely commentary or additional notes related to the main text.)



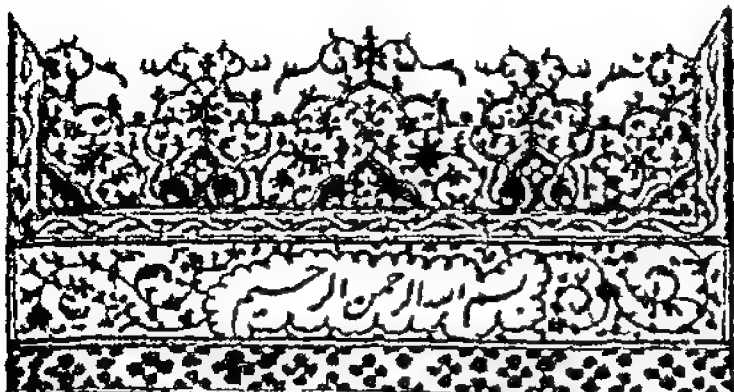


بیان تو ائمہ اور راویوں کی اولیٰ جو تفصیل لکھتی ہیں لازم ہے کہ منکر جو دیکھیں یہ مختصر مقصود  
الاختصار کی نشانی ہے یا تفصیل کے نہیں رکھتا مگر مختصر آسان اشارہ کافی ہے دیکھیں سو اس میں موجود  
کچھ مختصر شائع ہے مگر رسول انبیاء کی اس آیت اور کئی معانی اور ہر شیطانی اور جہل سے  
بیت اقبال نظم و شعر شریف کا اہمیت کی طرح مثال میں نقل کی ایک جگہ یہی یا شیعہ المصلح  
روحی القادری قاضی عیاض وغیرہ محققین و حالات مثال میں شائع ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
کی پاس پر ہر انکی بہن ام کلثوم کی پاس یا محمد بن جعفر شریف کی پاس تھی جو لکھتی ہیں منکر کی بغیر دیکھی ہی  
فریز مثال میں نقل کے تعظیم و تبرک سے عبرت پر خاص نقل قدم اور نقش قدم جو کہ اور جہل و غیرہ محققین  
بطبیعی دیا گیا تو مطابق ہے یا یا اور کس شخص کی صفو لایا اور کسی کی صفو کی تعظیم و تبرک مرعی  
ہاں خاصہ خاصہ پر نقل قدم تو میں یا عدم تعظیم یا دیکھ کر جس سے اس فطرت پونہ کی تفسیر اور  
بائی منکر کی حدت میں اس کی بابت یا یا لازم ہے کہ باطلہ اور راجح کتب وغیرہ مصرعہ صدیقی  
کافی سی وجہ کریں اسکا مصداق نہیں علماء و مجتہدین میں یہ بات جو نہیں بلکہ علی الاطلاق سیما  
الجلال الدین سیوطی خاص سی ماہین اور حال جناب الامام اعظم وغیرہ ائمہ و مجتہدین عظام صد جہا قابل تبرک  
باز نہیں ہر سبب اور ہر نگار محض حقیقت جاہلیت اور کوئی خیال تھا کہ کسی تفسیر اور مواضع وغیرہ کتب میں  
غیرہ نہیں ہو تھا کثیر ہوتا تھا فکر اور خاص اور غیرہ کتب معتبرہ سی دیکھ لیا لازم ہے کہ جہل و غیرہ  
نام و زوایں کیونکہ قطع نظر تھا انکی افواج کے ہزار نام خاص و خاصہ و بلاد و صلا میں ہر میں ایک  
ن تری کل کو نشان ہو اسی میں مدعو و مختصر یا سی چاہی کہ سا منکر کی نقلی کو جہل نام و زوایں تو بہ  
اور زوایں کو نام مبارک کو انکوئی ٹھکانہ وین آئے نقش قدم ہر سبب کی اپنی ہر سبب ہر سبب کی ہر سبب  
ہر ایک کو تبرک سمجھیں ورنہ ہر ذریعہ قیامت کو یا لیتی محنت تر با کتب یا کتب میں نہیں نکالا و علیہ السلام  
رکلا ساد و خوانا الحمد للہ ارحم الراحمین علی جائزہ قدر میں الحی الی کاتہ تو والی العظیم قد جہا الخ

جار الحق و زهد البطل  
ان الباطل كان زهوقا

السنه  
التيكر الموسوم بجمدة الحرام  
في اخبار بلد الحرام الملقبة بشري  
للمؤمنين في ما خراج للمؤمنين  
١٢٠٦٨

ورطيع سلطان في حسب الحكم خاقاني  
واقع قلد مبارک مطبوع سنة  
١٢٠٦٨



حیدر و شاد و سادات پاک پروردگار احد صمد لا اله الا هو  
و ادب جلوه نمائی با نقاب کولای که خسته کشته گان اوی ضلالت و تشنگان  
سراجا د هلاکت کین میان به ایات و آیات و تشریح بر ترحات بیایات این  
کی راه ضلالت می بیا نیکو انیار کلاه و رسل به ایت تمام فرما و در درو  
سلام به بخیر او کس به اینیا و برگزیده اصفیا گدازنده اسرار خست و رسانند  
اخبار لاریب نو با و هچمن گایات فبرست مجوعه مکونات سلطان و بهیم  
اجتبا کار روان تخت اصفیا راه روی خورشید سیمای و الفتحی گیسوی شگفت  
غالی سائی غیر اسائی و الیل اذ ایچی محبوب الدربا بخت آزمائی ما و دحاک یک  
و قلی بادشاه صاحب لولای و لا اخره خیر یک من الاولی مسرور و معطای حضرت  
رب الاصل و مسوق و بطیک یک قرضی در قسیم گران بهای الم حیدر که میانای  
نیم قسیم ما و ای بهندی و وجهک صفا لایندی در دلش تو نگرنای و وجهک  
علایا فاعنی لطیف فرایح روح اقوای قانا الیهیم قلا نقهر شریف و واج

ضعیف بخشا و اما السائل فلا تنہر لیل با نغمہ شکوہم فواخذ لیلیب باز فرمہ  
 ذکر خوش برائی و اما بنعمۃ ربک فحدث شمع محراب نبوت و امامت محرم  
 خلوت خانہ قرب و کرامت صاحب قاب قوسین او ادنیٰ شہنشاہ مرینا  
 تخت گاہ لی مع اسد مشرف بتشریف لیغفر لک امہ اعنی حضرت محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتی مدتی مقدسی قرشی ہمدی ہاشمی پر کر جبکو او حضرت  
 دایم العطا یا جمیع انبیاء و رسل بل سایر مخلوقات سی افضل و اعلیٰ کیا اور  
 ہزار ہا ہزار ازکیات و تحت تحیات آل طاہرہ و ازواج مطہرہ و اصحاب  
 اذین و مہدیین پر کر جہنوں نے اول قدم ہمت طوبیٰ جاہ پر افادہ شرف  
 غر حضرت رسول مقبول رب ذی المنن مین رکھا اور رست و غایت جہو  
 حضرت خالق لیل و نہار کی او ن علما رکھا اور بادشاہان وی اللہ زیہ و  
 الاقدار پر کر جہنوں نے بد اعتقادوں اور اعدا سرور انبیاء و اولیا کو بزدل  
 سیاست و شکوک خسروانی و جہاد سانی سے مغلوب و جلا وطن شہر و ن  
 اسلام کیا تا مجدیکہ اونکے بہیم و نصیر و بذیر کو بھی نقش قدم سے وجود  
 کا عدم کیا پیچھے تھمید او صفت حضرت ذی الجلال احدیت متصف کمال پند  
 و نفعت خواجگانات منقب سید السادات علیہ الف الف التحیات کے  
 کہتا ہی بندہ مسکین خادم شرع متین محمد فرید الدین عفی عنہ کہ ان ایام سحادت  
 ایام نوید انجام مین حکم محکم حضرت کرامت آیات عالیجاہ کیوان بارگاہ

سر بر آرائی سلطنت و پادشاهی باعث زریب از یک خردانی و کادائی ملکیت  
 انجم قدم سکند جنت همیشه دولت رعیت پرور عدالت کتر حای بن بسین سید نام  
 اسحق کفر و ضلال و ظلام ظل آئین نایب جناب حضرت رسالت پناهی بادشاہ ظلم  
 و بیای زخار جود و نجا حسن کرد از چشمه فیوض و مطا بہ بط انوار کبریا جاتم دوران  
 رشک بدل فرشیروان سلطان این السلطان الخاقان ابن الخاقان الخاقان  
 بن اسحاق حضرت ابو ظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ نظم جهاندار و دجا بگر و جہا  
 بخش فلک تخت و فلک قدم و فلک رخسار مد و حلقہ در کوشش و کابیش  
 یکی از تیزہ داران اقبالش سبحان امہ کیا ذات حمید و صفات ہی کہ سابقہ  
 نام نامی اور اسم گرامی او سکے کے منیا و مجلہ دل عقیدت کیشان اور نورانی  
 سپہ بہرینجند صداقت اندیشان بسان صبح وصال شاہ مقصد و فر  
 جوی بی نام باو سے سرزازی و سراج الدین بہادر شاہ غازی و آئین  
 اختر کشورستانی و بہی طالع بعرجا و دانی و رونق افزائی خاندان کوہ  
 خلد امہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسان مع مکاتیب حضرت  
 حبیب پاشا اور محقر علماء و مفتیان حرم شریف مکہ معظمہ زود اسے شرف  
 محتوی اخراج چند جنالی و غسل فرقد و با بیہ تجدیہ کہ جناب حاجی الحرمین  
 الشریفین خلاصہ و دمان گور کانی مرزا حسین بخش مقبول سبحانی بخشن  
 حضرت جہان بیاد کے پیشتر کہے از انجا کہ نظر فیض اثر و خاطر دریا معاقل

بنا بر اجرائی قواعد شریعت غدا و استحکام ضوابط ملت بمصانفا ضاکن ہر وقت  
 رہی ہی لہذا واسطے ترجمہ اور ترتیب ایک رسالہ کے محض نظر بر آگئی اور ہر سال  
 خلق اللہ اس خادم شریعت پر مطلق اور مطلق ہوا سو بموجب حکم قصدا تو ام فیصل  
 او سکی بجل آگئی حال مفصلا بعد ملاحظہ تمام مضامین ہدایت آگین ہر ملاحظہ  
 طالب پر ہوید او متکشف ہو گا و اللہ ولی التوفیق و بیدہ از مہ تحقیق اور نام  
 اس رسالہ کا عمدۃ المرام فی اخبار بلدہ الحرام اور لقب اسکا بشری للمؤمنین فی الخراج  
 الودع بین رکعہا اور اسکو ایک مقدمہ اور ایک بابے خاتمہ پر مرتب کیا مقدمہ  
 جانا چاہی کہ سبب محضر کے آئینا جناب حضرت سلطان بن و دیگر قوطا سکا یہ ہے  
 کہ مولوی محمد مراد و شیخ عبد اللطیف کھنوی و شیخ محمد دہلوی و شیخ عبد الرحمن شامی  
 اور محمود علی بریلوی نے کہ احوال اسکا دیگر قوطا سکا ہے جیکہ شیخ عبد الوہاب نجدی  
 کے مذہب کو کہ معظمہ میں رواج و شہرہ دیا اور شفاعت ادبیار کرام و سر در انبیا  
 علیہ الصلوٰۃ و علیہم السلام اور الصلوٰۃ و اسلام علیک رسول اللہ نزدیک قرار دیں  
 حضرت رسول مقبول عالی مقام اور طعام نذر و نیاز فاتحہ درود دہم و چہلم و برسی  
 و مجلس مولود سے انکار کیا مشائیر علماء و مفتیان ارض منزلہ مردہ و صفائے  
 انبار وین تاریخ جمادی الاخری ۱۲۶۵ھ ہجری کو کہ مطبوعہ سے پانچ فقرہ کورین کو  
 بچھہ شرعیہ نکالا اگرچہ اول حضرت حبیب ہاشم کے کہ جسکو عجمی لوگ صوبہ کہتی ہیں  
 اور زبان ترکی میں ہاشما مشورہ ہیں آیا تھا کہ اس گروہ شقاوت پر وہ کو حکم شرع

قتل واجبہ ہی بگڑے بنا بر دفع ایام پہلاہ مذاک کا اعتقاد پایا تہ انہوں کے

صدیقت و اذعانیت کا کہتی ہے قتل سے وہ گنہگار اخراج نہ کیا گیا اور یہ

خبر صریح افزا تمام مالک عرب و عجم میں در میان مسلمانین کے مشہور ہوئی بنا بر

اسکے شعبان کی بارہویں تاریخ تمام احوال اس گروہ فتنہ انگیز کا معمرہ منی میں

بانی مجمع الاخبار کے اہتمام سے چھپوایا گیا اور اکثر اعلیٰ و اطراف ملک عجم میں

پہلا جعتی بعضی لوگ اس نمرہ کے ہندوستان میں کہ جو شہر ذریعہ قلید علی الخضر

جو گردنواچی مسجد جامع شہر دہلی میں اس خبر جانکاہ کو سنکر مہوت ہوئے اور اسکا

جنس کو مظلومین سمجھ کر ایک اخبار رسمی و حیدۃ الاخبار بارہویں رمضان المبارک

۱۲۸۰ شمسی ہجری شمس پر یہ اجیت و مہاجرت بطرف ہندوستان برادران ہم شہر

بمقتضای اذامیش الافسان ظال سادہ واسطے معتقدوں اپنوں کے اور حکم علما

کبار اور حکام نامہ احرار میں شہر یضین پر کہ جو مدوح حضرت سرور کائنات ہیں بسبب

شقادت اصلی اور عدم جنبہ بید اعتقادی و پدر داری اپنی کے کفر و ارتدادی

دیکھو مطیع فرامی میں چھپو کر تقسیم کر دیا چنانچہ وہ بکثرت یہاں نقل ہوتا ہی خیر

باز آملن ہاجرین کہ معطل بطرف ہندوستان و محروم ماندن بسیاری مسلمانان

از حج بیت اللہ بسبب حسد و شقادت مفسدین دشمنان بن خدایم اللہ تعالیٰ یوم

الہین باید دانست کہ در وقت گذشتہ شہرہ از حال آباد آمدن حاجی الحوین مفتی سید

محمد مراد از طرف کہ معطل بجانب ہندوستان بسبب شقادت و کفر تخی چند از کانوران



بیدین و مشرکان لعین نکاشته بودم مگر در حیرت افتاده بودم که معاملت  
 دشمن اسلام و اسلامیان کیست اکنون معلوم شد که طایفه از متعصبان لعین  
 مباحثه برخواستند و چون بحجت بر نیامد فقرات و تمهید و در دادند و صورت مسئله  
 تبدیل نمودند و بزرگی دیگر ظاهر نمودند و خواستند که حاجی مفتی سید محمد مراد که عالم  
 با عمل و محدث است در مکه معظمه طرح اقامت افکنند و طاهر است که مثل این بزرگ  
 کسی در وسیع و اتقا کمر در ممالک هند وستان خواهد بود فی الواقع اسلام از د  
 قایم است و اوست که ترک خدمت اهل کتاب گفت و هجرت فرمود مگر منافقین  
 ناپاک دست از دامنش برداشتند و قصیده در عربی و هندی که محض بهمل و  
 بی وزن و بی معنی است در تنائیش گفتند و الحاد و زندقه دارند و خویشان را  
 در تمام عالم ظاهر ساختند و مسئله شرعی است هر که مار اکان فرگوید لاجرم او را قمر  
 لقتن می توانم پس گفته غلام محمد که از نامش بوی شرک می آید کی لایق شنیدن  
 و پذیرفتن است و تحریر عبید العفوری و امام الدین که دشمن دین حضرت خاتم  
 المرسلین اند از پای اعتبار ساقط و عبد الفتاح عرف اشرف علی گلشن آبادی که  
 قاتل مانده است و مولایش ملک خزان است نه ملک گلشن آباد از راه خباثت  
 فطری رسال بنام تحفه محمدیه تالیف کردن می خواهد افشار الله جل جلاله آن  
 این منافق از بی داده خواهد شد و هر که رساله او را بر غیبت دل خواهد دید عمل  
 خواهد کرد بی ریب و گمان شرک و کفر بروی خواهد شد گفت زبان در حق دین لازم است  
 بزرگان

جایز اسلام را مستحب بود بابت و معتز را و اسماعیلی نمودن و بستم نمودن  
و آنچه گفتن بطریقه مرتبه ان و زنده یقین و کافران و مشرکان و مبتدعان است تقویت  
الایمان مولانا محمد اسماعیل دهلوی علیه الرحمه در رد انحرار که بدعات نهایت خوب است  
و اهل اسلام را مرغوب کافران شقی آنرا تضعیف الایمان همیگویند نه با بر گشت  
فرقه کلیه ای که میتوان نمود و دست بردست بستن در نماز سنت است پیش از آنکه  
ثمة خلاف بکنین که ارسال را سنت گویند پیش است بستم پیش قبر شریف  
استاده شده و صلوٰه و سلام بر رسول مقبول علیه السلام گفتن از افعال اصحاب  
کرام و اهل بیت مطهر و تابعین و تبع تابعین ثابت باید کرد و درین باب  
اقوال متقدمین باید دید و قضاوی عالمگیریه و دیگر قضاوی معتبر خفیه و شافعی بر خلاف  
قول ملا علی قاری است پس قول ملا علی قاری قاضی عیاض بدون ماخذ صحیح  
درین باب نرا و از حجت نیست اگر صحابه دست بستم پیش قبر شریف استاده  
صلوٰه خوانده اند سلمنا ورنه عدم جواز آن صحیح از قضاوی و متون و شروح  
ایمه اربعه ثابت حضرت عمر که نعم البدعه گفته در صحیح بخاری موجود پس ملا علی قاری  
و قاضی عیاض مثل حضرت عمر نمیند که قول اینان سنت سنیه باشد و در و دناور  
خواندن مستحب است و ثواب بسیار و آنچه از دل تو شیده اند خواندن آن باعث  
ثواب بسیار نخواهد بود و در دلایل الخیرات کمر و بجای ماثوره نوشته است  
و بذهب اربعه را بگفتن کار اهل بدعت است زنها را حاجی مضی سید محمد راد

کسی را به گفته است و نخواهد گفت این اقراست قبیح که برداشتن بسته آن  
و تقلید آن را بعد از فرض است نه واجب پس کتاب الله قول حضرت عمر است البته  
عوام را استحباب است تقلید علما از زمانه در مذہب اهل سنت و طائفه بر عامه واجب  
و اندوخته گاه تقلید اصحاب کرام واجب نیست پس از تقلید دیگری چه گفته آید و درین باب  
رسایل بسیار از تصانیف علما معتبرین است بچشم انصاف باید دید که بر سر حکمت  
و بر سر باطل که امین پس اگر علما متقدمین بلکه متاخرین که قایل کسی نمیدانند  
از حال دیگران چه باید گفت و درود و سلام که مؤذنان بیا نگویند قبل از اذان بمسجد  
سارهای مسجد که عظمه میدهند از افعال پیغمبر و اصحاب است یا از طرف خویشان ائمه  
آن کرده اند پس در کتب متدوله باید دید که چه نوشته اند از علما متقدمین منع  
جی کنند و انکار از شفاعت پیغمبر آخر الزمانی کس نکرده است این محض تهمت زید الشیخ  
بی حیاست و مرده را ثواب میرسد بدادن صدقه و بر این است اتفاق امت محمدیه  
مگر سومی که اهل هند وستان بینمایند در فائحه و نیاز مردگان مثل گل اندودن  
را و پیش طعام استادن و دست برافراشتن تا وقتی که فائحه نشود آن طعام را بخورند  
و دیگر بدعات که بینمایند البته منع و شرک است و خوردن نیاز او بیار است  
در فحاح حرام کرده است و در قنای عالمگیر هم بر آن اشعار است زنهار حقیر سید  
محمد مراد و مولانا محمد اسماعیل مرحوم حرام گفته اند مگر مولانا محمد اسحق مرحوم در آنست  
الرسایل حرام گفته پس این خطا بر صاحب در فحاح و مصنفان قنای عالمگیر و مولانا

محمد اسحاق دہلوی ثابت میشود پس نسبت کفر این بزرگان باید نمود نفوذ باشد  
کس حقارت و توہین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نکرده است هنوز تقویۃ الایمان  
موجود است نشان باید داد تا الزام بختم عاید شود و شرح تقویۃ الایمان باب دیگر  
که ہر مسئلہ دہر قول اور از کتاب و سنت و اقوال علماء متقدمین متاخرین ثابت  
کرده و مرکبان روم ریش می تراشند و جرس این عمل می نازند و ندیدیم علماء کہ را  
کہ بر این عمل بضاری کس احد زده باشند یا ملامت کرده پس عین کہ و مدیتہ اتراک  
ریش تراش میگردد و در کعبہ می آیند بلکہ اگر کسی منع از تراشیدن ریش کند چہا  
القتل شود و بعد نماز عصر بر در سرائی شریف کہ دہل و تاشہ می نوازند و خانہ شریف  
کہ متصل بیت اللہ است پس ندیدیم علماء کہ کہ ملامت کنند و حد زنند دہل و تاشہ  
نوازند و ملامت کنند شریف کہ را و این دو حرکت اتراک و شریف کہ اگر بہت  
ضالہ نسبت بہیت دین زدیم فاہل کہ و مدیتہ کہ در وقت نکاح حایل میوہ ہی  
مکھوئی عروس اندازند و آنرا در غیر موسم بہ و بست دینا ذبلکہ زیادہ خریدہ می نمایند  
و نکاح منعقد نمی شود بہ و آن داین بہ عقی است کہ در وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ  
وسلم و اصحاب کرام و اہلبیت عظام نبود پس بموجب بدعات حد زنند و بر سایل خلایق  
حد زنند و کافر کشتن از تعصب نسبت انشا اللہ تعالیٰ نفییدہ در عربی و ہندی گفتہ  
تخذہ بگزارم و خاطر منافقین بے ایمان را شاہ گنم انشا اللہ تعالیٰ انتہی و اور مرزا  
صاحبہ کور کہ جبکہ اتفاقی دہلی سے رہا چھ مہنت اللہ زاد اور شرفا ہوا و نامک علماء

عظام عالی مقام سے احوال اخراج ان اہل شرم و حیا کا دریافت کیا انہوں  
 نے سب اذکار ایمانی و مقتضائی عمل بر قول حضرت سجانی **وَلَا تَكْمُلُوا**  
**الْحَقَّ وَانْتَهَ تَعْلَمُونَ** حقیقت سب گزری ہوئی پیش عاجی مرزا فروریان  
 کردی بلکہ ایک مختصر مع مواء میر فضلار بکہ دیگر قسط مشتمل براخراج و با بیان  
 لکھکر حوالی کر دیے مرزا مسطور نے اونکو پنج خواب حضرت خلیفہ رحمانی ظل سبحانی  
 محمد ابو طغیہ بہادر شاہ مقبول نیردانی کے پیش کیے پس اس مختصر دیگر قسط سے  
 صاف معلوم ہوتا ہے کہ اخبار و حیدہ الاخبار مر قوم بالا میں جو پنجہائی نالیستہ  
 پنج حق اہل کعبہ کے و آخر ایات نالایقہ او نہر باندہی ہیں محض جہوٹ ہی بیشک  
 بہہ لوگ منکر شفاعت رسول کرام و منکر تقلید ائمہ عظام ہیں کہ جو واسطے انکو  
 کعبہ سے نکالنا نہ مخفی مت ہو جو باوچر دیندارون اور پیروان نبی فخر صلعم کے  
 کہ اخبار مذکور میں مع قطع نظر عبارت ریکہ او سکی کے بوجہ عیدہ سے نظر  
 را عراض ہی اول یہ کہ علماء و صلحا مکرزاد اہل شرک جو مدوح پیغمبر صلعم  
 کے ہیں اور شبانہ روز عبادت حق تعالیٰ میں مشغول اور حمارنے مخالفان  
 نہر لست غرا و بد اعتقاد و کسر و رانیہ او اولیا پرستہ رہتی ہیں کافر و زندقہ  
 اور لعین اور منافق بغیر حجت شرعیہ کے او کو کہنا خود کافر و زندقہ و لعین  
 و منافق ہوتا ہی مقام خوف و عبرت کا ہی دیکھا جائیے کہ جن بزرگوار و ستے  
 دین و اسلام کا شمار نے وسط الہار روشن و آشکارا ہوا اونکی اس قدر

فضیلت و خواری اور اپنی ہم مشرب مذہب منکر شفاعت کے لئے اخبار مردم  
 بالاین صفحہ دوسری سطر بارہ دین اور تیرہ دین کے استقدر تا کہ ایک تیرہ تو قری  
 نگاہی کہ گفت زبان در حق بزرگان دین لازم است بالفرض و التقدير اگر وہی  
 لوگ ساکنان حرمین شیرینین معتقدین شفاعت مواذہ نقلی کفر کفر نباشد کافر  
 ہو جاوینگے تو بقول اہل فارس مصرع جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانان  
 ان منکرین شفاعت کی مسلمان کیوں کر برقرار ہوگی یا ان بزرگواران دین  
 جدید منکر حق بنے کوئی اور کعبہ مانند شاہ ابرہہ کے اپنی زمین تجو بڑ کیا ہوگا  
 کہ وہانکے یہ نئی مسلم و مصلی منسوب ہو با بیت و باب کرہ کے کہ متصل جامع  
 مسجد ہی اور مسلمہ الکتبہ بیت پیدا ہو اسے تعالیٰ حفظ و امان میں رکھی ہر  
 صاحب ایمان کو اس دورہ اولی سے کہ ساکنان حرمین شیرینین زاد اسے کرا  
 توبہ توبہ کا ذہ اور پیرا بنوا سے بیت اسے کہ جو مصداق بقول اہل فارس  
 بیت خرمیے اگر بکرو د + چون بیاید ہنوز خرابہ حقیقت منقلب  
 ہوئی بقول اہل فارس مصرع برعکس نہند نام زلفی کا فورہ سید  
 سادی مسلمان کیا خوب کہا ہی گیتی شعر یہ زمانی نے رنگ پٹا ہی +  
 ڈاڑھی سید ہی عقیدہ اولٹا ہی + سبجان اسے چوٹا مونہہ بڑی بات  
 بیشوا ایمان دین کے حق میں ابا اجدادی ایسی ہی کلمات کہ ان کی حکم خبر صدق  
 کل شیء یرجع الی آحادہ تعلیم اپنی ہوگی لیکن یاد رکھو کہ اگر اہل کہ کوہ روگ

اس جہت سے کار فرما ہوتے ہیں کہ ان کے اپنا حصہ ہم پالہ وہم نوالہ محمد مراد و غیرہ  
 کو کہ جو جاہل محض و تحصیل علم سے نامراد اور قوم سے شیخ کہ جسکو بڑی دعوے  
 لن زانی سے سید و ناحی مفتی اخبار مذکور بالا میں کر کے لکھا ہی کعبہ سے نکالا  
 سو یہ محض بے حمیت اور جاہلیت ہی کہ جسکو وہان کے فضلاء ہی بابت <sup>حنا</sup> صحت  
 اسلام و حکام عالی مقام بگواہی گواہان دلائل بی زیادتی و کمی کے کہیں کہ جبکہ  
 پانچ نفرو پانچ مذکورین نے انکار شفاعت و توہین رسول اللہ صلعم و کرامات  
 اویا کر پر کرنا بند ہی اور فتنہ و فساد اور شور و شغب برپا کیا لہذا واسطے انتظام  
 و بند بست ملک عرب حفاظت اعتقاد جہلا حضرت حبیب پاشا والی حیدر  
 دام اقبالہ بسند توہین و ذلت آشکارا حکم انکہ قطعہ درختی کہ اکنون  
 گرفتہ پائی بہ نیروی مردی برآید زجائی بہ و گزہ چنان روزگاری ملی  
 بگردنش ازینچہ بیکسلی بہ کعبہ معظمہ سے بسبب خفت و شامت اعمال مع  
 ذریات و لواحق اس فریق عصیان غریبی کو عین مصلحت سمجھ کر بطرف ہندوستان  
 کے کہ دارا اسلام اپنائی جس ان کے کا ہی اخراج کیا اور یہ خبر تمام ممالک عجم  
 میں منتشر و مشہور ہوئی پس جبکہ یہ لوگ معمرہ منی میں تو اکثر صاحبان  
 اسلام بسبب حمیت اسلامی و تقاضائی ایمانی سے ان اہل شرم و حیا کے  
 الی ساتھ اس شخصہ بی غایات کے خدمت گزار ہوئے و غریبی کے از در گزشتہ گرفتہ

بہر در کہ شد ہر عزت یافت \* ایسی ہی سی مستنون اور صاحبان دیر جدید  
 منکرین شفاعت مقہورین خدا معلومین اہل کعبہ کے لئے قہر سدی  
 شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا طیت بقہر خدا چون کہے اوقات \*  
 ہمہ عالمش باپی بر سر نہند \* اب ہی عبرت نہو تو بسا تعجب ہی حق ہی  
 مصرع لکھا ہوا تین ٹنا کسی کی قیمت کا \* آدمی کو لا زیم ہی اگر ہوا  
 یا عہد ایسی ویسی بات ہو جاو تو عند التنبہ تنبیہ ہو کے منفعل ہووے  
 لیکن بقول اہل فارس مصرع سالی کہ گوشت از بہارش پست \* اور قول  
 اہل ہند ہوں ہار برو کے چکنے چکنے پات یہ مادہ اس گروہ اہل شرم و  
 حیا کا وہ نہیں کہ منفعل معلوم ہووے بقول اہل ہند کہ چکنے گہر و نکو اثر لکھا  
 بلکہ برادران ہم مذہب کشیش کا سنکر جواب سی مایوس تو نہیں ہوتے  
 کیونکہ دعویٰ اقترائی بے بنیاد کے پا تو کہاں بعد ازاں ارشاد صداقت  
 بنیاد شیخ علیہ الرحمہ چون بحجت بر نیاد جنگ بر خاست ہتھائی سب شتم  
 واقرائی اہل کعبہ عام یہ ہو پڑی افسوس صد ہزار افسوس یہ نہیں دیکھتی  
 کہ چھوٹی بات بنائی اور غصہ میں آکر یہ کہنا علامت کن لوگوں کی ہی کلام  
 اذا حدث کذب اذا سخط ثلب کن صاحب مقاموں کے لئی ہی ایسی جگہ سی  
 ہی کن بان فی الحضور فقہائے عینی جو شخص کہ میاں کو کرے ہر خدمت کے  
 پس تحقیق آئناہ کار ہوا الحاصل کہ مقولہ مرقوم کشیش مرحوم ایسے قائلین



نبی نجوی طابق النعل بالنعل خود واجب و منطبق کہا جاوے تو نہایت  
 مطابق واقع اور درست و زیبا ہی ہم ایک اور تفسیر کرے دیتی ہیں اس فقرہ  
 بخدیہ کو کہ منکرین شفاعت بالوجاہت والہجۃ حضرت سرور انبیا و اولیائے کیا  
 وصلیہ نامدار کی مداحی میں اخبار و مقرران شفاعت و فضل و توقیر حضرت رسول  
 اکرم المقبرین و محبوب العالمین کے حق میں کلمات کفر آمیز چھوئے باوجود اُن کا  
 علمی و دعویٰ اسلامی کے عین چال و دے علمی و عین منظر المرور یقیناً علی نفسہ  
 و نسل ایمانی کا ہی یاد رکھیں کہ مستفیضانِ نیتہ العلم مقرران شفاعت و فضل  
 و توقیر حضرت سرور انبیا و اولیاء پر بند آید لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ  
 عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ہرگز ہرگز منکرین شفاعت بالوجاہت و محبت  
 و کرامات اولیائی عظام کہی حجت میں غالب نہ آویگی اور نہیں جاہلے کہ  
 دیکھیں فاضل چلپی اور شفاء قاضی عیاض کو کہ ایسی نبی صفا توں اور نہ  
 کردار و منکرین تعظیم و توقیر و شفاعت بغیر خدا صلعم کے لئے لکھتے ہیں کہ  
 انه قد اجتمعت الامة على ان استخفاف نبيا عليه السلام و باقی نبی کا نام من الایہ  
 کفر سوار قبیلہ فاعل ذلک استخلا لام فہم معتقد الحزبہ لیس بین العلماء  
 خلاف فی ذلک یعنی بلاشبہ اجماع کیا ہی امت نے اس پر کہ سبک و ہٹکا جائے  
 ہمارے نبی علیہ السلام کا اور کسی نبی کا انبیاء میں سے کفر ہی برابر ہی کہ کری

اوسکو کرنا والا اوسکا حلال جانکر یا کرے اوسحالمین کہ معتقد ہو حرمات و بزرگی  
 نبی صلعم کا نہیں ہی اسین درمیان عسکاً خلاف اور کہا صاحب شہانے کہ حکم  
 ان یقتل ولا یقبل توبۃ و ہذا کل اجماع بین العلماء و ائمۃ التقوی من لدن  
 الصحابۃ رضی الی الان و ہم جبرائیلی تمام وہ لوگ کہ عیب کرین نبی علیہ السلام  
 کو یا لگاؤین حضرت کو نقصان حکم اوسکا یہ ہی کہ قتل کیا جاوے اور نہ قبول کیا جاوے  
 توبہ اوسکی اور اسیر اجماع ہی علما اور فتوی دہا اما مونی کا صحابہ کرام رضہ سی بیکر  
 اب تک اور ظاہر ہی انکار شفاعت اور امانت حضرت محبوب رب العالمین عیب  
 اور نقصان لگانے سے خالی نہیں اور جو کوئی کہ عیب لگاوے یا تصغیر  
 شان حضرت رسول مقبول علیہ السلام کرے بیشک کافر ہی کہ سب تمام امت محمدیہ کہ  
 اتفاق ہی اور جو کوئی شک کرے ایسی شخص کے حقین وہ بھی کافر ہی چنانچہ  
 قاضی جلی نے تصحیح کر دی ہی کہ من شک فی کفرہ فقد کفر یعنی جو شخص کہ  
 ایسے شخص کے حق میں شک کرے جان لو کہ وہ بھی کافر ہی اب منکرین انہیں  
 کہدین اور دیکھین کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل کی کہ جب کو اند  
 صحیفہ منزل آسمانی کے یہ منکر شاعر سمجھتے ہین مالا مال انکار شفاعت  
 و توسل و بے عزتی دبی تو قیری و بے تعظیمی حضرت محبوب رب العالمین  
 سرور انبیاء دیگر انبیاء و اولیاء عظام سے بہری ہوئی بڑھی حضرت  
 موصوف نے احادیث رسول رحمانی و آیات قرآنی میں ایسا جمل و

انفر کو کام فرمایا ہی کہ کوئی عامی و بازاری ہی ایسی جرات کم کرنا ہوگا  
 اور نہ کسینی سنا ہوگا چشم بنی آدم کی تو کہاں طاقت چشم فلک نے ہی  
 نہ کہا ہوگا لہذا اگر کوئی بسبب شہرت حدیث و تفسیر دانی جناب عالی  
 کے پوچھتا آتا تھا کہ مَنْ ذَا الَّذِي يَزِيدُنِي الْقُرْآنَ وَالْأَحَادِيثَ تو اکثر  
 صاحبان ایمان حضرت مزبور ہی کو انگشت نما کرتے تھے کہ ہذا الذی  
 يَزِيدُ الْغُرُضَ بِهَذَا مَرَّاسٍ بِكَلِمَاتٍ مُفْتَرِيَاتٍ كَذَائِي قِصَامٍ رُوزِ اَزَلٍ  
 نے اوہیں کے حصہ میں رکھا تھا کہ ظہور میں آیا مثل ایسے ذی صفوں  
 اور ایسی صلاحوں کے لئی ہی قول خدا تَعَالٰی كَاَمْثَلُ الَّذِيْنَ حُمِلُوا  
 التَّوْبَةُ قَدْ لَمْ يَخْلُوهَا كَمْثَلُ الْجَمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا حضرت  
 بحق کتاب مذکور میں فرماتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء ذرہ ناچرسی ہی  
 کمتر ہیں اور تعظیم اونکے بڑی بہائی جیسے کرنی چاہیے کہ وہ بڑے ہمارے  
 بہائی تھے اور ہر مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی اس کی شان کے آگے چڑھی  
 چار سے ہی زیادہ دلیل ہی اور پیغمبر صلعم فرماتے ہیں کہ ایک دن  
 میں مرا مٹی ہوئی والا ہوں اور اوس شہنشاہ عالیجاہ کی توہین  
 ہی کہ آئین ایک حکم کن سے چاہی تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور  
 فرشتے جبریل و محمد کے برابر پیدا کر ڈالے اور انبیاء اور اولیا کو تھاری  
 سمجھنا گو کہ اس کا بندہ اور مخلوق ہی کبھی سو ابو جہل اور وہ شرک میں

برابر ہی جسکو چاہیگا اپنی حکم سے اسکا تفسیع بنا دیگا یہ حاجت ہی اسکی  
 اختیار پر چھوڑ دیجی جسکو وہ چاہی ہمارا تفسیع کر دینے کی یہ کیسی حمایت پر  
 ہر وسایگیسی اور ہی کہنا ہی انکار وسیلہ بنایا اور اولیاء میں جب کوئی ایک  
 بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنی ہر کام کا علاقہ اوسے رکھتا ہی دوسرا بادشاہ  
 سی نہیں رکھتا اور کسی چوڑی چار کا تو کیا ذکر ہی اور روشنی کرنی قبر و ن پرور  
 سو یہ جہل رکھنا اور غلام نبی عبداللہ بنی محمد بخش سیتا بخش گنگا بخش اور شاہ  
 عبدالحق کا توشہ کرنا اور زندہ رو نیاز کرنا اور اینیاد اویس کے بعد مرے کے ادا کی قبر و  
 پر جانا سفر کر اور اونی کہنا کر یا حضرت اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کرو ہمارا  
 واسطے یہ شہر کہ ہی سو جواب تمام باندہ منو باندہ ہی ہو خرافات جناب  
 منکر موصوف و دیگر اختراعات منقریات و دھوکا باز یونٹکا کہ جو بیچ ایضاً  
 الحق وغیرہ ہی ہر ایک علما و ربانی مقبولان سبحانی تمام بسط و تفصیل سے  
 دیکر بوجہ احسن دود و محمد و شکیا ہی کہ اعادہ کرنا اسکا اس محاسبہ مقصود  
 الا حصار میں محض تفسیع اوقات و مورث تطویل ہی لیکن تھوڑا سا ہم  
 صفا اسکنی اس گروہ شقاوت پر وہ کے قریب ہی بیان کر دیں گے انشا اللہ  
 انہیں لازم بلکہ واجب کہ اوسی چشم الضافہ مع قطع نظر رد و رعایت  
 دیکھیں کہ چھوٹا کون ہی اور بچا کون کیونکہ چھوٹ سے ذریعہ دنیا میں نرد  
 رونی اور سونہہ کا لایا ہی سچ سی ہمیشہ بول بالا ہی کلمہ الحق سے اگر کوئی

برامانے برا کہوے تو خود مصداق مضمونِ جہلیت اعمالہم ہی اہل عقل و فضل  
 کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی مصیبت دینی اور نہ امت دنیاوی ہوگی حق  
 گوئی سی اگر کوئی پہنچتہ یہ کری بد کہوے تو اپنی اعمال آجیٹ کر داتا ہی ہو  
 یہ کہ اخبارِ مرقوم بالا میں لکھا ہے کہ ہاتھ باندہ کر پیش قبرِ پیغمبرِ اعلیٰ علیہ  
 وسلم الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا کہنا ناجائز ہے کسی اقوال  
 متقدمین سے ثابت نہیں ہی سو جواب اسکا یہ ہے کہ درود اور سلام کا پڑھنا  
 اور بھیجا واسطے جنابِ رسول اللہ صلعم کے برابر ہی کہ کوئی نزدیک قبرِ اقدس  
 کے پڑھ کر بھیجی یا دور سے سو مضمونِ عجازِ مشحون **رَبَّنَا اِنَّكَ اللهُ وَمَا شَكَّكَ**  
**يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا**  
**تَسْلِيمًا** طس ثابت ہی مکر اسکا بیشک کافی اگر کوئی شخص سب ہو  
 نفسانی و اغواشی شیطانی سی اس تحفہ فی غایات کے پہنچنی سے محروم رہا  
 تو نقصانِ تہِ نبوی صلعم میں نہ آویگا بلکہ جہل و نادانی اور شخص کی ہے  
 کہ ایسی دولتِ عظمیٰ سے محروم رہا اور عاقبت اپنی بربادی کی لہذا کیا حوجہ  
 کہا ہی کسی بزرگ نے **فرو** اندر کمال احمد مسل جہ کم شود و بوجہل  
 مگر جہل نگوید درود او و لیکن ہاتھ باندہ کر پیش قبرِ حضرت رسولِ مقبول  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے السلام علیک یا رسول اللہ کا کہنا سوا اقوال  
 متقدمین اور کتبِ معتبرہ حنفیہ سی ثابت ہی چنانچہ فتاویٰ عالمگیری

بین کہ جس سے اس گروہ فتنہ انگیز محملین حرام تھے واسطے کہلانے قوم  
 حضرت شیخ عبد الوہاب نجدی کے گوشت بوم کو حلال کیا تھا تا مام بسط و تفصیل  
 سی لکھا ہی کہ عبارت او کی اس طرح سی ہی **ثُمَّ تَنْهَضُ وَتُوجَّهُ إِلَى قَبْرِ صَلَاحٍ لِقَبْرِ**  
**نَحْوِ يَقِيقُ فِي الصَّلَاةِ وَبِشَلْ صَوْرَتِهِ الْكَرِيمَةِ ثُمَّ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ**  
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ یعنی پھر کھڑا ہو کر زیارت کر نیوالا قبر نبی صلعم کا اور توجہ  
 ہو طرف قبر نبی صلعم کے اور ٹہیری جیسا کہ ٹہیرنا ہی پنج نماز کے یعنی ہاتھ  
 باندھ کر ٹہیرا ہو اور خیال کرے صوت مبرا کہ او کی کا پھر کہوی السلام  
 یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت شیخ عبدالحی محمد ث دہلوی رح نے  
 یہ بند بے القلوب الی دیار المحبوب کے صاف تصریح کر دی ہے کہ جو وقت زیارت  
 کر نیوالا قبر شریف پیغمبر خدا صلعم کے پاس کھڑا ہو کر تودست بستہ کھڑا ہو کر  
 چنانچہ عبارت کتاب مذکور کی اس طرح سے ہی و در وقت سلام بر آنحضرت  
 دو قوف در انجیاب با عظمت دست راست بردست چپ بند چنانچہ  
 در حالت نماز کہ مانی کہ از علای حقیقہ است تصریح باین کردہ انتہی آور  
 ایسا ہی اور محدثین نے بھی تصریح کر دی ہے پھر انکار و استہد او کرنا اقوال  
 متقدمین حنفیہ راسخ الاعتقاد سی محض بے حمیت و جہالت و غناد حضرت  
 رسول اکرم صلعم سے ہی تیسرے یہ کہ صفحہ تیسری اخبار مرقوم الصدق  
 بڑی دعوی ایمانی و صداقت و دیانت داری و عدم خوف روز قیامت

صدق بیانی ہم نہ بیوں منکرین تقلید نکالے ہوئے مکہ مطہرہ کی خلافت  
 مضمون اعجاز مشحون وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ طابا  
 کی ہی کہ مذہب ائمہ را بد گفتن کار اہل بدعت است ز بہار حاجی مفتی مسیح  
 مراد کسی را بد نگفتہ است و نحو اہد گفت اور بعد دو چار سطر کے صفحہ مذکورہ  
 قایل ہو ہیں ساتھ مقولہ ہسانی کے کہ علماء متقدمین و متاخرین قایل  
 تقلید کسی نمیز سو منکرین تقلید ہوں گئی اگر مقلدین و مقلدین تقلید ائمہ اربعہ  
 کو جماعت مشرکین یہ شعار میں مثل پیشوائی دین جدید اپنی مولوی اسماعیل  
 صاحب کے لکھو سیتے تو کون موہ نہ پکڑتا تھا کہ اون حضرت نے تقلید کو  
 بسبب ادعای ایمانی و شور و شعب طعنائی سی بدرجہ شرک جعلی و افتراقی  
 کے پہنچا یا ہی کہ عبارت جناب موصوف کی بیچ تنویر العین فی اثبات  
 رزق الیدین کے اسطر حصے ہی وَ تَعَصُّوا فِی الْتِرَامِ تَقْلِیدِ شَخْصٍ مُّعِینٍ فَا لَمْ  
 یُتْرَکْ قَوْلُ اَبَائِهِمْ فَفِیْہِ شَائِبَةٌ مِّنَ الشِّرْکِ یعنی تعصب کیا فقہانے بیچ الترام  
 کرنے تقلید شخص معین کے پس اگر پھوڑیگا قول امام اپنی کا پس بیچ آؤ  
 بوئی شرک سی ہی اب منکرین تقلید انہیں کہو لین اور ہوش میں آؤین  
 اور دیکھیں کہ جناب مولوی صاحب مدوح الصدر اہل بدعت کے ہوئے یا  
 مقرران تقلید حق ہی کہ آسمان کا تہو کا موہ نہ بر آتا ہی طایبان حق پر  
 ہویدا ہوگا کہ دروغ گور اخافظ فلفظا شد ایک طرف ماجرا یہ ہی کہ یہہ

صاحبان اخبار زبور بالامین کہتے ہیں کہ تقلید واجب ہی اور نہ زمین  
 اور سب اسباقہ موسومہ شخصیت نامہ اعمال اپنی ہیں کہ جسکو موسوی کریم اللہ  
 صاحب محدث دہلوی نے بوجہ احسن مردود و مخدوش کیا ہی کہتے ہیں کہ  
 جمہور کے نزدیک تقلید ائمہ اربعہ کی واجب ہی اور اجماع اسپر چاروں  
 مذاہب کے عالمو نگاہی اور فی الواقع تقلید سی کون نکل سکتا ہی انتہی سکتا  
 متارض معلوم ہوتا ہی نہیں معلوم کہ یہ صاحب لوگ منکرین دوران کو  
 مذہب جدید اختراع کیا چاہتی ہیں سو نہ کہول کہ صاف کیوں نہیں  
 اجلاس کامل میں مذاہب ائمہ اربعہ کے لئے بارشاد ہم رجال دشمن حال  
 حکم نسخ جاری فرمادیتی تاکہ یہ جاری عوام تو نہ ہیکین لیکن مادر کہین کہ  
 جاہ کند در اچاہ در پیش جتنی ضرورت دینی کا ان منکرین تقلید و  
 شفاعت کو انکار کرنا ہی کر لین مبارک ہو ایک دن ان اقوال پر وبال  
 ہرگز ای ابدی در سوائی معشری بحکم مضمون رفت مشون قل و قل  
 الْعَذَابُ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ اور بقول اہل فارس گردانی  
 خویش آمدنی پیش عاید حال ہوگی تو اسوقت یا لیتینی گنت برگاہ  
 اور لو ان لنا که قستیر فمنهم گما بقوا مینا کہنا ہی کام نہ  
 آویگا فاموا و تہ بروا ماعینا الا ابلاغ بنیہ لطیف ان منکرین کہ  
 بارشاد رفت بنیاد الدین فضیحت شافع یوم میعاد کے کہ دیتی ہیں



کہ تقلید امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالکی اور حنبلی رح پر تمام علماء  
 اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہوا ہی اور منکرین تقلید نے ہی بایہندہ  
 شور و غیب انکار و استبداد خود بخود بظہوری مضمون فضیلت مشہور  
 يَقُولُونَ يَا فَوَاحِشُ مَا لَكُم مِّنَ الْإِسْنِ فِي قُلُوبِكُمْ حِجْرًا بَنُونَ کے اقرار  
 تقلید کا کیا کہ اجماع اسپر چاروں مذہب کے عالمو نگاہی اور جہس ہمارے  
 آنحضرت صلعم کے علماء امت کا اجماع و اتفاق ہوا ہو وہی حق ہی  
 اور باتہ خدا تعالیٰ کا جماعت پر ہی اور جو جماعت سی باہر تکلای شک  
 بیج اور خکے پڑا۔ مشکوٰۃ شریف کے باب الاعتصام میں حضرت  
 ابن عمرؓ سے روایت ہی قال قال رسول الله صلعم اَتَّبِعُوا السُّوَّ  
 الْأَعْظَمَ فَإِنَّ مَن شَدَّ شَدَّ فِي النَّارِ یعنی ابن عمرؓ نے کہا فرمایا رسول  
 اللہ صلعم نے کہ پیروی کرو بڑی گروہ کی یعنی حبشہ اکثر علماء دین  
 ہون او کی تابعداری کرو پس تحقیق جو شخص کہ دور ہو اجماعت سے  
 اور تکلای اجماع سے جاوے گا جہنم کی آگ میں۔ پس پھر اجماع کے خلاف  
 ہونا اور تقلید سے انکار کرنا کہ نہ فرض ہی نہ واجب اور اپنا عیب علماء  
 متقدمین و متفرقین تقلید کو لگانا کہ متقدمین و متاخرین قایل تقلید کے  
 نہ تہی سو محض حماقت و جہالت اور آتش دوزخ کو اختیار کرنا ہی پس  
 واجب ہی اسلام اور حکام عالی مقام پر کہ جو شخص ان و عیونین

میں سے انکار تقلید و شفاعت و جہالت و محبت کا کرے اپنی جائی  
 حکومت سی نکالے اور ہرگز ہرگز ان سے ملاقات نہ کرے کہ دین کی بڑائی  
 ہی جیسک توبہ و استغفار دین جدید اپنی سے نکون جیسا کہ بنا  
 مستطاب حامی دین بین رسالت مآب نواب سراج الامرا عظیم جاہ  
 بہادر شہر در اس نے دیکھے علمائے اہل سنت و جماعت سی فتویٰ  
 لیکران و بیون مسکین تقلید و شفاعت کو انواع انوائے اہل سنت دیکر  
 شہر در اس سے نکالے اور باقی سے توبہ کروائی چنانچہ بطریق اختصار  
 ہم تحفہ محمدیہ سے اس احوال کو نقل کرتے ہیں کہ درین ولادہ کتاب  
 یہاں موجود ہی تحفہ محمدیہ کے آئینہ تیسویں باب چوتھی میں لکھا ہی  
 کہ جب ان مکاروں نے آپس میں ایسا اتفاق سو گئے و عہد و بیان سے  
 کیا کہ ان چاروں مذہب کو باطل کر ڈالنا اور ایک نیا طریقہ محمدیہ نکالنا  
 تب ہر ایک شہر میں ایک و مرید خلیفہ و رہبر بنوائی اور وعظ و نصیحت کا  
 بازار گرم کیا اور بے تیری جاہل غریب مسلمانوں کی ایمان میں خلل ڈالا جب  
 تمام لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہابی فرقہ کے لوگ چاروں مذہب کو بدعت  
 کہتی ہیں اور فاتحہ نیاز و درود وغیرہ اکثر قوائے کاموں کو منع کرتے  
 ہیں تب توبہ ہی اون کے در پی ہوئی اور ہر ایک جگہ خصوصاً مسجدوں  
 میں فتنہ و فساد ہونے لگا علمائے اہل سنت و جماعت ہی و عظیم

اور بالمعروف اور نہی عن المنکر بیان کرتے اور بدعت کے فعل کو منع کرتے  
 الغرض آخر مولوی سلیمان اور مولوی محمد علی کو بکرا اور توبہ و استغفار پڑایا سطح  
 حیدر آباد کن مین اس فرقی والوں نے بڑا فساد کیا آخر مولوی سلیم جو انکا  
 سرگروہ تھا قید میں ڈالا گیا دوسرے دن سب و بانی و مانک بہاگ آئی اس سطح  
 کئی سال ٹھونک مین بڑا فساد ہوا اکثر اس مذہب کے مولویوں کو وہاں ہی ہے  
 نکال دیا اگر سب شہر و نکا انکا ایسا ہی احوال بکری تو ایک دفتر چاہیے  
 الغرض محمد علی رام پوری جسکی بات تو کئی رو میں مولوی تراب علی لکھنوی نے  
 جو چار برس پہلے بیان حج کے ارادہ سے تشریف لائی ایک رسالہ  
 بنام سبیل النجاح لمحقصیل الفلاح لکھا ہی جب وہ رامپوری میں اس مین  
 کتاب ایک مسجد مین سکونت اختیار کی تو عیض و تدیس مین مشغول ہوا  
 جب کوئی شخص بنی علیہ السلام کا نام مبارک مجلس مین لیوے اور درود  
 پڑھے بلکہ سب سنی پڑھنے والے درود پڑھنا لازم ہی تب وہ مولوی کہی کہ  
 بہاؤ ان مین اسد جل جلالہ کا نام سنئے ہو تو کچھ نہیں کرتے ہو اور  
 جب محمد رسول کا نام سنئے ہو تو کیوں درود پڑھتی ہو تاہم انکھوں پر  
 کیوں رکھتی ہو تم نے تو رسول اسد کو اسد ہی پڑھ کر مقرر کیا جب اسکو  
 جواب دین کہ ایسا ہی حدیث شریف مین آیا ہی تب وہ اپنا مونہ ہٹا کر  
 کوکے چپ ہو کر بعد چند روز کے کہنی لگا یا رسول اسد یا علی بدو یا

دستگیر باشیخ عبدالقادر جیلانی شیشامہ بایسیہ حبیبگیر کھنڈر کی ہی  
جیب رفتہ رفتہ اسکا پرچاؤ انکے عالموں نے سنا اور سکوپڑا تپاؤنی  
تقویۃ الایمان کی کتاب دکھلائی آخر کو توبہ کی پہری پی دوبارہ فساد اٹھایا  
حاصل کلام نوابصاحب کے حضور میں سب وہاں کی عالموں نے تقویت الایمان  
براعتقاد رکھتی والوں کی کفر کا فتویٰ لکھا چنانچہ جیسے اسکی نقل مع ترجمہ  
بندی یہاں داخل ہوتی ہی اور یہ قوی اصلہ را اسکا چہا پہا ہی اور  
در اس کے ایک بڑی عالم وہاں کے رئیس نے اس فقیر حقیر کے لیٹی بھیجا ہی خدا  
اور کو اجر عظیم دیوی اور دین محمدی کے مددگار و نیکو خدا بول بالا کری

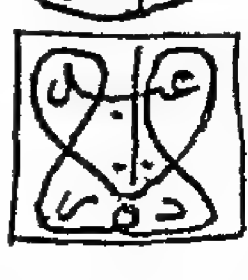
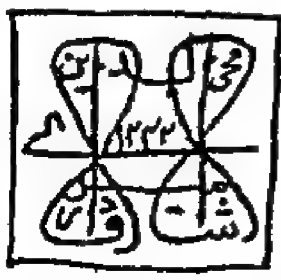
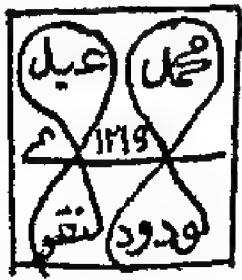
شہر در اس کے علما و نیکو فتویٰ اشتہار بنا مر سراج الامام عظیم  
بہادر حامدا و معیاد مسلمان برقیع ان شریعت نبوی کو پروان دین <sup>مصطفوی</sup>  
مخفی و محتجب نمائے کہ چون کتاب تقویت الایمان مولوی اسماعیل دہلوی  
در سایل ولایت علی عظیم آبادی و خرم علی وغیرہ خلفائے سید احمد زین  
بندی مشتمل بر تفصیل شان سرور عالم و انکار توسل و شفاعت و صلعم  
و انکار بودن عزتی یا تنجیب سوای رسالت و ابائت دیگر انبیاء و ادب  
از چند عرصہ درین ملک واج باقتد و خلفا و مریدان و مدد گام ان مولوی  
محمد علی رامپوری خلیفہ سید مذکور کہ بظاہر حال شان صلاح می نمود ہمیں بہت  
مقدود و مطرودہ راعوۃ الوثقی دانستہ بدان اشتغال و در زیر مذکرات

شنبه آنرا نقل بر مجلس ساختند و با هر کس در آن کس میباشند در آمدند لهذا  
 علمای مدراس بر ابطال این کتب اتفاق کرده بکفر متعقدین  
 آن قوی دادند بحضور فیض معمر و جاب استطاب حامی دین متین رشت  
 پناه نواب سراج الامر اعظم جابه بهادر دام اقبال و نوال و زاد عمره و  
 اجلاله حاضر شده از خلیفه مسطور مستدعی شدند که یک وثیقه در تصحیح  
 تقویة الایمان و امثال آن نوشته بهر خود و خلفا بر آن ثبت کرده در  
 جماعت مسلمین علانیه خوانند تا زبان خاص عام از تقوه این بامثال  
 کلمات ناشایسته و مضامین نابایسته بر بسته گردد و ثبت تعلیم و عیب  
 از شمار تفع شود ایشان با جابت آن بر مضامین و عیب پرداخته بتاریخ  
 هفتم ماه ذیقعه <sup>۱۵۱</sup> سنه ۱۲۰۵ هجریه بنویسند و پنجشنبه بحضور نواب علی القاب  
 و جماعت علماء و شیعہ متضمن باینکه هر کس که بر مضامین کتاب تقویة  
 الایمان و امثال آن که متضمن بتقصیض انبیاء و اولیاء مخالف عقاید  
 اهل سنت و جماعت است معتقد شود کافر گردد و از دایره اسلام بیرون  
 گردد و کسیکه توقع رستگاری از عذاب الهی دارد و او را لازم است  
 که کتاب مذکور و امثال آن را از خود دور اندازد و از متابعت لایمه  
 اربعه اذ عقاید و فقه بیرون نرود نوشته بهر خود ثبت کرده مواهب خلائق  
 خود و مواهب گواهی علماء بر آن ثبت کنند و چون حسب مذهب خود

آن بعد نماز جمیع در مسجد جامع والا جای پرستار استاده قوطی سن کور را  
 در دست گرفته بحضور حاکم مسلمین کلمہ کی گفتند کہ بمضمون ثیقہ مطابقت  
 نہ اشتد بلکہ سبب اشباع کلمات موجبہ کہ مسجد آن ترویج و توصیف مولوی  
 اسماعیل و تمثیل خود بابا جم حسن کو باوالی شام صلح برای امن خلائق کردند  
 و اعتراف بر علما کہ چرا تاویل در افراط و تفریط تقویۃ الایمان مکرر حکم  
 تکفیر متعسف نمودند و در سوخ عقیدہ شان بر مضامین این کتب دستہ شد  
 اینها بکاف و موثرین اعلام داده میشود کہ ایمان خود را از دست برد این فریبکاران  
 دارند باز در دام ارادت ایشان نہ آید و عاقبت خود را تباہ ن سازند و ما  
 علیہا الا ابلغان ترجمہ تا بعلان شریعت نبوی اور پروان دین مصطفوی پر  
 پوشیدہ نہ ہی جبکہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی کی اور  
 رسالی ولایت علی عظیم آبادی و خرم علی وغیرہ خلفای سید احمد کے زبان  
 ہندی سے جو مشتمل نقصان پریشان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انجیل  
 وسیلہ اور شفاعت اس جناب کے اور ہونے پر کچھ عزت کے نہیں حضرت کو  
 سوائے سالت کے اور امانت برائیا اور اولیاء کے ہیں کئی ایک فرسی اس  
 ملک میں رواج پائی اور خلفا اور مریدان اور مددگار ان مولوی محمد علی  
 رام پوری خلیفہ سیدند کو کہ جو ظاہر حال سے انکی صلاحیت دکھائی تھی  
 تھی اور نہیں بدلتا ہوئی کے تین دستاویز مضبوط جانکے شغل رکھتی اور بد

بانوں کے تین اکی مشغلہ ہر مجلس کا بنادیا اور ہر لایق اور نالایق میں جھگڑا  
 انہیں کا ہوتا رہا اسلئے علمائے مدارسے باطل ہو کر یہودہ یا شین ان  
 کتابوں کی اتفاق کر کے کفر پر ان بانوں کے معتقد و نکی فتویٰ دیا اور حضور فیض  
 معہر جناب ستطاب طبعی دین متین رسالت کا ب نواب سراج الامرا عظیم جا  
 بہادر دام اقبالہ و نوالہ ذرا د عمرہ و اجلالہ میں حاضر ہوئے محمد علی رام پوری  
 مذکور سی جاہی کے ایک دستاویز جو بیان میں ہو برائی تقویۃ الایمان کے اور جو  
 فائدہ اسکے ہو لکھ کر میرا اپنی اور اپنی خلفا کی اسپر چکا کر مسلمانوں کی عفت  
 میں علانیہ پڑھیں تا زبان خاص عام کی ایسی بد باتوں سے ان کتابوں کی پائید  
 چاہی اور نعمت تعلیم اور تربیت کی مسے دور ہو پس انہوں نے اپنی رضا و  
 رغبت سے ساتویں ذیقعدہ روز پنجشنبہ ۱۲۰۵ھ ہجری میں سچ حضور نواب  
 علی القاب کے مدبر و جماعت علما کی ایک دستاویز اس مضمون کی لکھ دی کہ  
 جو شخص کہ مضامین تقویۃ الایمان اور مضامین فائدہ ان کتابوں کی کہ حسین  
 نقصان شان انبیاء اولیاء اور مخالف اہل سنت و جماعت کے ہو اعتقاد رکھی  
 میگ کافر ہی اور دایرہ اسلام سے باہر اور جو کوئی کہ امید چھوٹنی کی عذاب  
 الہی سے رکھی اوپر لازم ہی کہ کتاب مذکور اور جو فائدہ اس کی اپنی سے  
 دور رکھی اور ثابت سی چاروں اماموں کی عقاید اور فقہ میں باہر بخا  
 پس انہوں نے اسی مضمون کی دستاویز لکھ کے میرا اپنی کر کے اور میرا اپنی

خلفا کی کردار اور گواہی علماء کی دلوا کے دیدیا اور جب موافق وعدہ اپنی  
کے دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد مسجد جامع والا جاہی میں منبر پر کھڑا ہو کے دستاویز  
نکھوڑ کو ہاتھ میں بکھرے رو برو تمام مسلمانوں کے ایسی باتیں کہیں کہ مضمون  
سی اس ستاویز کے خلاف تھیں بلکہ سننے سے وحشی باتیں انکی کہ جسین لکھتے  
اسماعیل دہلوی کی اور تمیل اپنی حضرت امام حسن سے جو والی شام سے صلح  
واسطے اسن خلافت کے کیا تھا کی اور اغراض علماء براستور کے کہ انہوں نے تاویل  
کم و زیادتی میں تقویۃ الایمان کی نکر کے حکم تکفیر کا مستحق بن چکے کیوں کیا  
یہ معلوم ہو اگر خوب عقیدہ الیحا ان کتابوں پر ہی اسلیجا ب مومن کو ستایا  
جاتا ہی کہ اپنی ایمان کو ہاتھ سے اس فرقہ کے بچاویں اور دام برید میں انکی  
نہ نہیں اور عاقبت اپنی خواب نگرین نہیں ہی ہمارے واسطے مگر اپنی جانا یعنی





|                                  |                            |  |                                     |
|----------------------------------|----------------------------|--|-------------------------------------|
|                                  | <p>۴۸<br/>محمد حسن علی</p> | <p>۱۹<br/>محمد علی کلیمی</p>               | <p>۲۲<br/>محمد سعید</p>             |
| <p>شاه فضل اسد<br/>سید قادری</p> | <p>۱۲۲۶<br/>محمد یعقوب</p> | <p>القادر المثلثان<br/>سید شاه اسماعیل</p> | <p>جنگ قادری<br/>بهادر میر نواز</p> |
| <p>سید محمود</p>                 | <p>حکیم عبدالقادر</p>      | <p>عبدالقادر<br/>سید قادر</p>              | <p>محمد یوسف<br/>سنة ۱۲۰۵</p>       |
| <p>سید فضل</p>                   | <p>عبد الحمید</p>          | <p>عبد الوهاب</p>                          | <p>سید احمد</p>                     |

جمال الدین احمد  
عفا الله عنه

مین بنی اسر ایک عبارت  
اسطرحے ہی معلوم باد کہ چون پیش از شش سال محمد علی رام پوری  
سید احمد بریلوی وارد راس گردیدہ عقیدہ فاسدہ خویش مضمر داشتہ  
بجربانی و طلاق لسانی طریقہ و عطا آغاز نمود اکثر عوام و بعضی خواص  
کہ از عقیدہ فاسدہ طریقہ اشنا و آفت بودند نظر بمواعظ و لطایف  
ملحہ در دام ارادتش واقع گشتند و بعد از ان کہ چند اعتقادات یا طلائین  
فرقہ بشیوع رسید علمای مدراس استنقادین باب آردہ اجوبہ آن  
ارقام نمودند تا لہذا رام پوری مسطورہ خط بگیرند درین اشارہ انگلی نامیردہ  
ازینجا صورت بیت چونکہ دایرہ کلام وسیع بود در اجوبہ فرمودہ مناقشات لفظیہ

مواہیر مسطور

بین العلماء واقع گشت و در دفع بجا بنین تحریر پذیرفت و فرض بعد بنده  
 عقاید خاصه این فرق که بتقصیس نشان بر در عالم میسر است و سلم و دیگر انیار  
 کرام و ادیان عظام دلالت میدارد مطبوع شده در رسید همه علماء نامدار و فقهائ  
 عالمه و آران کتب را ملاحظه کرده حکم بطلان این عقیده و فساد چنین طریق  
 نموده هرگاه بار ثانی رام پوری مسطور در ادواخواه رمضان ۱۲۸۵ هجری  
 بمکه رسید بعضی اهل ارادت او تصور نمایندش این عقیده باطله را آشکارا  
 کردند و با هر کس ناکس گفتگو آغاز نمودند و زبان بر صیقل حقیقت آن کتب  
 در از اسفند آخر شب که هشتم ماه شوال آرسند ای بود مولوی حبیب الدین احمد  
 صاحب کیرکی از علمای نامدار مداح آن اتفاق میباشد رام پوری مسطور  
 بختان اش افتاد که از آن میل دی بران کتب باطله یافت شد پس علمای مداح  
 رام پوری مذکور را برای میباشد و مناظره طلبیده تا فساد کتب مذکور بر وی  
 واضح و لایح گردد و مولوی الطاف میباشد و خود نیافته است و مل میگرد  
 آخر الامر مولوی حبیب موصوف بخود عقیده ارسال مسد بعد نماز جمعه در کعبه  
 جامع و الا جای قرآن شریف بدست گرفته بر سر منبر علی روس الا شهاد  
 حقیقت بطلان مطالب کتاب مذکور و صورت میباشد مذکور و اعلان  
 فرمودند بعضی برید ان رام پوری که از عقیده باطله باطله آتش او آفت  
 باستماع این ماجرای آریستش انحراف و زریه و سرانقیاد از متابعتش

در کشیدند و رام پوری بخوف انحراف دیگر بریدان خود برات نامه موکد تحلیف نوشتند  
 بحضور علماء و ضکود چون اکثر از ایشان آنرا مکلفی نداشتند وثیقه دیگر طلبیدند  
 خواهش آنها وثیقه داد آخر بر این قیام نورزید و آنچه در دل بود بی اختیار بر زبان  
 رسید چنانچه تفصیلش از ذیل این قرطاس مبرهن میشود بگایدانست که رام پوری  
 مسطور در وقت ترقیم وثیقه اقرار کرده بود که برات نامه را بخدمت علماء خواهم  
 سپرد لیکن آنرا رسانیده همراه خود برد و بران برات نامه موا میرود و دستخط  
 خلفا و بعضی بریدان او ثبت و نیز هر دستخط بدرالدوله مفتی و شرف اسلک بخشی  
 سرکار نواب صاحب بطور شهادت بران ثابت چنانچه از ملاحظه نقل التقل برات  
 که در ذیل ملحق است تفصیل اسامی آنها و واضح میشود پس اگر موا میرود دستخط  
 دیگران دران ثبت باشد آنرا از علماء مدرکس نباید شناخت و بخیر این برات  
 اگر مخفی ساخته نزد خود داشته باشد آنرا قابل اعتبار نباید انگاشت ترجمه  
 معلوم بود که چه بر سر آگه محمد علی رامپوری سید احمد بریلوی خلیفه مدرکسین  
 دارد هوا و را پشی فاسد عقیده کودملین چپا که چوب زبانی اور فصاحت ظاهر  
 سی و غلط کا طریقه شروع کیا اکثر عوام اور بعضی خواص لوگ ہی جو ادسکی  
 به اعتقادی سی ناواقف تھی اسکی مرید کی دام میں آگئی جب اسکی کتنی ایک  
 باطل اعتقاد کی باتیں لوگوں میں ظاہر ہوئیں تب دارالعلم مدرکس علماء و  
 ان باتوں کا استغناء بنا کر اسکے جواب لکھی تا اس مولوی رام پوری سی ہی



صاحب موصوف قرآن شریف اپنی ماتہ میں لیکر جامع مسجد والا جا ہی میں  
 سب جماعت سلیمین کے حضور منبر پر چڑھ کے اس کتاب کے باطل ہونا اور مولوی  
 رام پوری کا مباحثہ کے واسطے بلانا اور اسکا ناماسب ظاہر کر دیا اس رام پوری  
 مولوی کے بعضے مرید جو اسکی بد اعتقادینہی واقف تھے یہ حال دیکھ کر اسکی مرید  
 سی پگئے اور اسکی تابعدار یہی منحرف ہو گئی جب مولوی رام پوری نے جانا کہ میرے  
 باقی مرید اور یہی پیر جاؤنگی تب ایک برات نامہ قسم اور سو گند کا لکھ کر علماء کے  
 خدمت میں بھیج دیا اکثر علماء و ناسخ و تواتر کو کافی بجا کر اس کے وثیقہ نامہ طلب  
 کیا تب اس کے دوسرا وثیقہ نامہ بھی لکھ کر بھیجا آخر وہ اس پر بھی قائم نہ ہوا اور جب  
 اس کے دل میں تہابی اختیار زبان پر آگیا چنانچہ دوسری دستاویز دینی معلوم ہو گیا  
 دوسرے جانا چاہئے کہ رام پوری مذکور نے وثیقہ لکھنے کے وقت اقرار کیا تھا کہ میں  
 برات نامہ علماء و فقیہ خدمت میں بھیجوں گا لیکن وہ نہ بھیجا اور اپنی ہمراہ لیگیا اس  
 برات نامہ پر اس کے بعضے خلفاء اور مرید و فقیہ ہزاروں دستخط ہی اور جناب مفتی  
 برالد و صاحب اور جناب شرف الملک بہادر بخشی سرکار نواب صاحب مہرین  
 بطور شہادت اس پر تین چنانچہ برات نامہ کی نقل اتقل آگے لکھی ہے اس کے  
 دیکھنے سے اس کے نام معلوم ہو جاوینگے اور دوسرے کی مہرین اور دستخط اس پر ہوں  
 تو انکو مذکور اس کے علماء و ناسخ میں سی بجا نا چاہی اور اگر اس برات نامہ کے سوا  
 کچھ مخضر بنا کر اپنی پاس رکھ لیا ہو اس پر بھی اعتبار نہ کیا چاہی **نقل**

النقل برات نامہ ہو کہ کلفت بہ اسمہ الرحمن الرحیم رَبَّنَا  
لَا تَنْفَخْ فَاکُنْ بَنَانًا اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ  
اَنْتَ الْوَهَّابُ وصل علی حبیب الشقیع للحباب محمد المبعوث بفصل الخطاب  
علی آرد و حبیب خیر آل و اصحاب ابابعد بر علماء محط طغویہ و فضلاء شیخیت نبویہ مخفی و محجب  
نامہ کہ عقیدہ این فقیر سید محمد علی رام پوری حضرت سید احمد صاحب مرشد فقیر موافق  
عقاید جمہور اہل سنت و جماعت و مطابق مرشدان مرشد حضرت شاہ ولی اسمہ و  
مولانا شاہ عبدالغفریز قدس سرہماہت پس باید کہ جمیع خلفا و مریدان من برین عقاید  
حقہ ثابت قدم باشند و کفی باید شہیدا کہ این فقیر معتقد مطالب الفاظ تقویہ  
الایمان و غیرہ کہ خلاف عقاید جمہور اہل سنت و جماعت و مشعر متقصیشان  
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باشند نیست پس ہر کسی کہ از خلفا و مریدان این فقیر  
بران اعتقاد در رد وصال و فصل است این چند کلمہ بطریق برات نامہ بحکم تقویہ  
میں مواضع التہم نوشتہ ہو و دستخط خود بران ثبت کردہ مواہر خلفای خود  
بران ثبت کنائیم نام دفع مظنہ گردد و زبان شنیع احدی در از نشود و تحریر  
فی التاریخ پنجم ماہ ذیقعدہ ۱۰۸۵ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ آرد و اصحابہ سلم

|                             |            |                         |                                   |                    |
|-----------------------------|------------|-------------------------|-----------------------------------|--------------------|
| محمد علی<br>میرزا علی الدین | بدر الدولہ | شیر گت<br>الہ مالک سادہ | محمد حسین خان<br>مولوی حلال الدین | زور آور علی<br>خان |
|-----------------------------|------------|-------------------------|-----------------------------------|--------------------|

بر کلمہ حق سبحانہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ  
و سلم کی ثناء کے بعد علماء دیندار اور فضلاء شیخیت احمد غمار بر مخفی اور

پوشیدہ نہ ہوئی کہ اس فقیر سید محمد علی رام پوری کا اور میر مرشد سید احمد صاحب کا  
 عقاید اہل سنت و جماعت کے موافق اور اپنی مرشدان مرشد شاہ ولی اللہ صاحب  
 مولانا شاہ عبدالغریب صاحب کے اعتقاد کے موافق ہی میر سب خلفا اور مرید و کوجا  
 کہ اس عقاید حق پر ثابت قدم رہیں کفری بائیسہ اوردین جو بائیں کہ تقویۃ الایمان  
 وغیرہ میں جمہور اہل سنت و جماعت کے عقاید خلاف اور سرور عالم صلعم کی تنقیض  
 شائین ہیں اسکا قایل اور معتقد نہیں جو کوئی میری خلفا اور مرید و نمین کے اعتقاد  
 رکھے وہ خود گمراہ اور دوسرے کو گمراہ کرے والا ہی یہ چند کلمہ لطیفی برات نامہ بحکم حدیث  
 نبوی صلعم کہ چھو مفاہون تمہون سے لکھ کر ہر دو خط اپنی اوپر اسکی ثابت کر کرادو  
 موابیر خلفا اور مرید و کن کروای تو گمان دفع ہوو اور کسی بدگویی کی زبان  
 بنووی تحریر پانچون تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ۱۱۸۰ ہجریہ مقدسہ نقل و ثبوت محمد علی رام پوری  
 یعنی انجھار نامہ ہوا الحق المبین بسم اللہ الرحمن الرحیم احمد سربراہ العالین الصلوۃ والسلام  
 علی رسولہ محمد سید المرسلین و آل الطاہرین وصحبہ الطیبین الملوحدین مستحان شریعت  
 غرا و پیروان سنت بیضا مخفی و مخفی نہایت کہ فقیر سید محمد علی رام پوری و زینو لا کتاب  
 تقویۃ الایمان الملاحظہ کرد ہر گاہ بعض مضامین و عبارت آنرا مخالف مذہب اہل حق  
 و اہل سنت و جماعت دید دریافت متیقن گشت کہ ہر کس بران مسائل کتاب کہ متضمن  
 بتنقیض شان انبیاء و اولیاء و مخالف عقاید حق اہل سنت است متعقد شود بیشک کانکر  
 و از ایراد اسلام بیرون و دو کسیکہ توقع رستگاری از خداوند آفریدار و راضی و رست

کران کتاب الی انما از خود در اندازند و از سبابت ایما رتبه در عقاید و فقیر فی  
 نزد بلند انقیر بر قسط اش بر خود مع خلفا ثبت کرد اہل علم در سر آئینہ ہر ہای گواہی  
 خود با بران ثبت کردند بنا بر عملی ہذا برای اطلاع جمیع ساکنان این اطراف و حایط  
 مسجد غیرہ اشتہار داده بشود زیادہ و اسلام علی من اتبع الہدی العلوۃ و السلام

علی رسول اللہ المصطفی و آلہ اصحاب اہل المجد العلی تحریر فی انارکینہ مفتی و بقیہ  
 شریف محمد علی  
 شریف سید محمد علی  
 شریف محمد علی  
 شریف محمد علی  
 شریف محمد علی

محمد حسین علی  
 نور اور علی  
 جنگ فادر حسین خان  
 بھادر امیر نواز  
 محمد حسین خان  
 شرف الممالک  
 عالم خان  
 محمد علی  
 عالم خان

محمد صبیحہ امہ  
 عمدۃ العلماء عبداللہ لکھو  
 عظیم جنگ نواز خان بھادر  
 مفتی شریف غرا

موجہ بہ تعریف ثابت ہی ہو کہ وہ پروردگار ہی سب عالم کا اور درود و سلام  
 او کی رسول محمد علیہ السلام پر جو سزا دین میں ہے پیغمبر و مکی اور انکی سب آل طاہرین اور  
 اصحاب طہیین پر جو جو اما بعد شریعت غرا کہ تا بعد از او سنت بیضا کی پروردی کرنا ان  
 پر بخشی اور پوشیدہ نہ رہی اس فقیر سید محمد علی راچوڑی اندو نہیں تقویۃ الایمان کی  
 کتاب کی اسکی بعضی مضمون اور عبارت اہل سنت و جماعت کے ہیں مخالف  
 نظر آئی یقین ہوا کہ جو کوئی مسلمان اس کتاب کے مضمون پر جو انیاد او کے نقض ان  
 شان اور سچی اہل سنت و جماعت کے عقاید کے خلاف میں ہی اعتقاد کرے گا تو بیشک

محمد حسین علی  
 نور اور علی  
 جنگ فادر حسین خان  
 بھادر امیر نواز  
 محمد حسین خان  
 شرف الممالک  
 عالم خان  
 محمد علی  
 عالم خان



ہو گا اور اسلام کے دائرہ سے ہر نکل جا گیا اب جو کوئی آخرت کی عذاب سے نجات  
 پانسی امید رکھتا ہو اس کو لازم ہے کتاب مذکور کو اور اس کی مانند اور کتابوں کو  
 اپنی پاس سے دور رکھے اور عقاید اور عقیدہ میں ایمہ اور بے متابعت سے باہر نجاوے اگر  
 فقیر نے اپنی ہر اور اپنی خلفاء و کئی مہر اس کا غنہ پر لگائی اور اس کے عالموں نے بھی  
 اپنی ہرین بطریق گواہی کے یہاں لگائیں اس لیے یہاں کے اطراف کے سب لوگوں کو  
 اطلاع کی واسطے مسجد جامع میں یہ اشتہار دیا جاتا ہی اور سلام ہو و اس پر جو  
 تابعداری کے دین اسلام کی اور درود اور سلام ہو جو اوپر رسول اس کے کے  
 کہ برگزیدہ ہی اور اوپر آل و اصحاب اس کے کے صاحب بزرگی کے اور بزرگی  
 ہیں ساتویں تاریخ ذیقعدہ کی ۱۰۸۰ ہجریہ مقدسہ میں کہا گیا **قتل**  
 اس کے علماء متضمن حکم کفر متقدمین مضامین و عبارات تقویۃ الایمان  
 وغیرہ کہ اصلش نزد مفتی سرکار است علماء مدراس مجبور نواب عظیم جاہ پنا  
 مظلوم اس کے عا میکنے کہ نقل اظہار نامہ مولوی سید محمد علی رام پوری مورخہ  
 امر و زیا حکم حضور متضمن ایک کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل و سایل  
 مولوی ولایت علی وغیرہ کہ درین ملک انتشار یافتہ اند و کلماتی کہ مردمان  
 بآن تقویہ می کنند و آن ہمہ شعرو موہم تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 اند چہور علمائے دین ہمہ باطل اند و معتقدان کا فرد و زخمی است جا بجا شہر  
 شود و مردم مفتہم ذیقعدہ ۱۰۸۰ ہجری مقدسہ محمد ارضا عفی عنہ

محمد عبدالودود النقی محمد حسن علی مفتی احمد علی کلینی محمد شہاب الدین  
 جمال الدین احمد مفتی احمد علی الفقیر الی احمد صبیحہ احمد بدرالدولہ کان  
 لہ قاضی سید عبداللہ عبدالوہاب مفتی احمد علی دستخط نواب عظیم جاہ مسودہ  
 حکم از سرکار نو لند ترجمہ در اس کے علماء نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ اعلیٰ  
 کے حضور میں استعدا کرتے ہیں کہ آبکی تاریخ مولوی رام پوری کے اخبار  
 کی نقل حضور کے حکم کے ساتھ اشتہار پاؤ اس بات میں کہ تقویۃ الایمان مولوی  
 اسماعیل کی اور سالی مولوی ولایت علی وغیرہ کے جو اس ملک میں منتشر ہوئے  
 ہیں اور جو باتیں لوگوں کی افواہ میں پڑی ہیں اور وہ کسب و عالم مسلمہ  
 علیہ وسلم کی نقصان شان میں ہیں سب علماء دین کے اجماع سے باطل ہیں  
 اور اولیٰ کا معتقد کافر اور تو زنی ہی اور یہ حکم جایا مشہور کر دیں تاریخ  
 ساتوین ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجریہ مقدسیہ پنجی چارون ہستادین کا مطلب  
 اس کے جیسا تھا اس لئے اس کا ترجمہ علیحدہ نہیں کیا مسودہ اور ذکر  
 تاریخ ہفتم شہر ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجریہ است از بیگناہ حضور نواب عظیم جاہ  
 بہادر بکا فہل اسلام متعلقہ حکومت مدرسہ غیرہ اعلام دادہ میشود کہ  
 کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل و رسائل مولوی ولایت علی وغیرہ کہ  
 درین ملک انتشار یافتہ اند و کلمی یک مردمان بآن تقویہ میکنند و آن ہمہ مشہور  
 موہم نقیض نشان سر و عالم مسلمہ اند یا جماع جمہور علماء دین ہند

باطل هستند و معتقد آن کافرو و دوزخی است و نقل اظهار نامه مولوی سید محمد علی  
 رام پوری نیز بآن ملحق است دستخط نواب عظیم جابه بهادر باید که مفتی بذر الد و عده  
 العلماء بیست و مختلفه حکم مذکوره الصدر ابا الحاق نقول اظهار نامه مسطورہ و در جواب  
 نامہ علماء مورخہ امروز جماعت مساجد در اسر دیگر محاکم اشتہار دہندہ <sup>علما</sup> محمد علی  
 المشہور با قواہ عظیم جابہ ذیقعدہ <sup>۱۱</sup> سنہ ہجریہ مقدسہ بعد اشتہار احکام مذکور  
 فقط در مسجد جامع والا جاہی رام پوری مذکور با وجود نوشتن پرانت نامہ مذکور  
 و وثیقہ مسطورہ بعد نماز جمعہ ہستم ذیقعدہ <sup>۱۲</sup> سنہ ہجریہ بخلاف اظهار و اقوال خود  
 در مسجد جامع کہ در آن نواب عظیم جابہ بہادر ہم حاضر بودند بر سر منبر بیان کرد  
 بچنانکہ در اشتہار نامہ مشہورہ بت و دوم ماہ ذیقعدہ سنہ مذکورہ متذریع  
 لہذا حکمائہ ذیل از سرکار اجرا یافت ہوا لاحد و احکم الحاکمین حکمائہ  
 بت و ہستم ذیقعدہ <sup>۱۳</sup> سنہ ہجریہ نظر بحکم علماء بکفیر معتقد کتاب اسماعیل و امثال  
 آن مورخہ ماہ حال کہ نزد مفتی سرکار است حکم صادر شد کہ سانیکہ از زبان و  
 دوستان محمد علی رام پوری در ملازمی سرکار اند بر طرف و ممنوع ایواب سرکار شوند  
 مگر اینکہ توبہ صحیحہ از بیعت و محبتش کہ نماید آن کس کتب مذکورہ با وجود نوشتہ  
 دادن او ببرد دستخط خود ہفتم ماہ حال عقیدہ خویش موافق عقیدہ علماء موصوفین  
 امروز علانیہ در مسجد جامع ثابت شدہ نمایند دستخط چاکر شرع محمدی غلام محمد علی  
 المشہور با قواہ عظیم جابہ بدین معلوم ہوو کہ بعد اس فتوی کے بعضے

پنجالی مولویوں نے غیر واجبی سمجھ کر ہر ایک کاغذ کلکتہ میں اسمضمون کا بنایا  
 تھا کہ تقویۃ الامان کی کتاب موافق اہل سنت و جماعت کے ہی پرچہ کاغذ درکار  
 میں پختہ تب اسکے لئے ایک سالہ خیر الزاد کیونکر کہا گیا اور اوس میں بچہ پانچ مقام  
 کی عبارت تقویۃ الامان کی جو بنی اہل سنت و جماعت کے اعتقاد کے ہی اصل  
 ہوئی اور دلائل قوی سے مردود کی گئیے اور وہ رسالہ جہاں پایا گیا اور کلکتہ کو بھیجا  
 تب وہاں سب عالموں کو ان لوگوں کا خیال - ذریعہ اور جعل سازی معلوم ہو گئی اور اس  
 رسالہ کا خلاصہ سراج الہدایت میں موجود ہی پس اس کا منہ کو لازم ہی کہ فرقہ  
 اسماعیلیہ کے دین جدید سے اجتناب کریں اور ہرگز ہرگز مضامین تقویۃ الامان  
 وغیرہ پر اعتماد نہ کریں کہ بیشک ماونہیں انکار شفاعت رسول اللہ معلوم وغیرہ کا  
 پایا جاتا ہی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور آگے اختیار ہی و ما علینا  
 الا ابلاغ ہر شیاء کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت رکافی ہونہ اداں کو دفتر  
 نہ رسالہ اور اب باب میں بیان ہوتا ہی رسالہ اظہار الحق کا کہ حسین  
 حضرت سید محمد حبیب پاشا والی رابست جہہ دایم اقبال کا شقہ خاص مع  
 ہندی ترجمہ اور جمیع علمای کرام اور مدرسین اور چارون مذہب کے مفتیوں کی  
 مہر و دستخط سی مزین و بابیہ برعنی کے اخراج پانچکے باب میں ایک محضر  
 ہی تاریخ ۲۵ رمضان ۱۲۶۷ھ ہجریہ مقدسہ کو معصورہ منبری میں مفتی سید  
 عبدالفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی نے بانی مجمع الاخبار کے اہتمام

چھوٹا ہی کہ مرزا نہ کوراسکو ہی ساتھ لیتی آئی ہیں اور شروع رسالہ مذکورہ کا  
 اس طرح سے ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم قورتلے وَقُلْ جَاءَ الْكَفَىٰ وَذَهَقَ  
 الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا الحمد للہ رب العالمین واصلوۃ  
 والسلام علی رسول محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد و صلوة کے یہ مومنان  
 دیندار اور پیروان حضرت نبی مختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاہلہ واصحابہ الا  
 برطابہر ہو کہ جو کچھ ۹۰؎ ۱۰۰؎ ہجری کے شعبان کی بارہویں تاریخ کے جمعہ <sup>خارج</sup>  
 مبینی میں چھاپا گیا تھا کہ اٹھارویں تاریخ جمادی الاخریٰ ۱۰۰؎ ہجری کو پانچ نفر  
 و بایونگی پیشوا سرائی سخت پاکر مکہ معظمہ سے اخراج باجی اور یہہ تغیر و اخراج  
 موافق احکام شرع متین کے ہوا تھا لیکن بعضے کسزمرہ کے لوگ ہندوستان میں  
 مخصوص اس شہر میں انکو مظلوم سمجھتی تھے اور کمی کے علما اور حکام برطعن کرتی  
 تھے کہ یہی تھے کہ انکو بی حجت شرعی اخراج کیا ہی اور اس طرح ہر اس میں ہی ان  
 لوگوں نے بہت سراوٹھایا تھا تاکہ وہ ان کے فواید تطاب اعظم جاہ بہادر  
 دام اقبال نے سب علمائی دیندار کے اتفاق سے اس فرقہ کے لوگوں کو اہل  
 سنت و جماعت کی مسجد و مین آنے اور مسلمانوں کے مقبروں میں ان کے  
 مردی و فون کر کے لٹی منع کر دیا تھا اور جب جناب قاضی املاک صہبہ آ  
 صاحب سال گذشتہ کو حرمین الشریفین کی زیارت کو گئی تھے تب حضرت  
 حبیب باپشا حاکم مکہ معظمہ کے دارالقضا کے دفتر خانی سے ان پانچوں

مخبرین کے اخراج کی حقیقت حضور باشا سی طلب کی تہی خانچہ یہ سب احوال  
 جادی لاؤ کی چیسوین تاریخ ۶۶ سنہ ۱۱۸۷ کے چپی ہوئی مجمع الاخبار میں  
 داخلی دستاویزوں کے ساتھ مندرج ہی بلکہ جلد سابع مجمع الاخبار میں  
 اور تحفہ محمدیہ کے ایک سو ستون صفحہ پر تمام اونہین کی حقیقت اور  
 دستاویز اور علمائے ہند و عرب کے فتویٰ لکھی ہیں اور محمود علی بریلوی نے  
 جو ان مخبرین میں بانچوان شخص تھا اور بعد محاکمہ کے گرفتار ہوا تھا ایک  
 جوٹا محض اس ملک کے لوگوں کو ہنگامی کے لئے بنایا تھا اور اس کی ساتھ  
 ب۔ جواب و سوال و شہود و حکام کے باب میں ہمارے ساتھ ہوئے اس کے  
 سب مجمع الاخبار سے ظاہر ہیں اور اس نقل مختصر میں چار شخصوں کے  
 نام آسوا سٹے لکھی ہیں کہ اس وقت محاکمہ کی مجلس میں چار ہی شخص  
 گرفتار ہوئے اور محمود علی بریلوی ان کے بعد مبتلا ہوا چنانچہ حضرت  
 حبیب باشا کے رقعہ میں پانچ فقرہ کورہین اور مولوی رحیب علی لکھنوی  
 بہتم سابق سلطان الاخبار کے انکار اور زبان درازی تو لکھا جواب  
 شافی بتوضیح تمام مجمع الاخبار کے جلد سابع میں مذکور ہو چکے ہیں لیکن  
 ان دونوں میں تجداد واسطے دفع اوام مفسدین کے جن سے دیندار لوگوں  
 کو نین حلیان باقی رہ گیا ہی ایک فرمان واجب الاطاعت والاذان  
 جو حضرت حبیب باشا نے اپنی مہر فاضل سے جناب قاضی املاک صنیعہ

صاحب مفتی سرکار نواب صاحب کرنا تک کے نام سے موزعہ پند ہون  
 شوال ۱۲۶۶ ہجریہ کو پہنچا تھا اور اس کے ساتھ ایک مختصر نقل و قریح خاص  
 شریف مکہ معظمہ مشعل بہر جمیع علما و عظامی مکہ معظمہ اور چارون تہذیبوں  
 کے مفتیوں اور مدرسوں کی مہروں کے ساتھ فرین ہو اہتمامیہ دوف  
 دستا ویز مقبر اصل صحیح مہر و مکی جناب حاجی الحرمین الشریفین مزا  
 حسین بخش شہزادہ دہلی تاریخ ۱۶ شعبان ۱۲۶۶ ہجریہ مقدسہ کو مکہ معظمہ  
 سی اس مہرہ منیٰ میں لاکے اور جناب حضرت شریعت پناہ فضیلت  
 و سنگاہ حامی دین سید المرسلین حضرت قاضی شہاب الدین صاحب  
 مہری کے حسن سعی سے وہ اصل مختصرہ نقل یہاں کے سب علما می نذر  
 کی نظر سے گزرا چنانچہ یہاں کے علما اور طلباء نے اسی دیکر ہر اس نقل  
 کی صحت پر اپنی مہرین اور دستخط کر دی اور جناب حضرت شیخ صالح  
 میرداد نے کہ جس کے فرزند عبد اللہ بن شیخ صالح میرداد شیخ الحنفیہ اور  
 حنفی نزدیک بڑی مفتی مکہ میں ہیں اور کے اول اصل مختصرہ میں تہن  
 کی مہر ہی انہوں نے ہی اپنی مہر و دستخط اس نقل مطابق اصل پر کر دی ہیں  
 چنانچہ اصل مختصرہ پندرہ مہرین اور دستخط مکہ کے علما و ن کے ہیں اور اس  
 نقل مطابق اصل پر ہی یہاں کے گیارہ علما اور طلباء نے اصل کے ساتھ متقا  
 کر کے اپنی مہر و دستخط کر دی ہیں اب ہمتی اپنی سعادت دارین سمجھ کے

اوسکو ہیوادینی اور ہماری مجمع الاخبار کے ساتھ رہنا نہ کہو مندو  
 و کہن وغیرہ کے ہیوادینی تا فایده عام ہووے اور جس کے دلیمن کچھ شک  
 شبہ باقی ہو سو یہی رفع ہو جاوے و تاوفیق الہی باسد نقل مطابق

اصل الی حضرت فخر العمار العالمین و عہدہ اہل الاحادیث و  
 المفسرین الشیخ صنفہ اللہ مفتی مدرس سلمہ اللہ علیہ اہل بیتہ السلام لا ینفک  
 ان جنابکم سالتونا عن سہایہ تفسیر و نفی الخیال انصار العلماء البہود  
 من مکہ المکرمة فالسبب فی ذلک الامور المخالفة الی الشیخ المظہر  
 المحمدی و مخالفہ الی احادیث الشیخہ النبویہ و اثباتہ ذلک علیہم بحضور  
 کافة العلماء و المخالفات بکذا المشرقة و من حیث ان جنابکم علی الاسباب  
 الموجبة فالقادم کلم اعلام بامار من طرف جمہور العلماء بکذا المکرمة  
 و حضور بامار ہم اطلا علیہ کفایت و منہ تبصیر کلم کامل بامار ہم  
 و واجب الحال الی تقسیم و تفسیر ہم کیوں معلوم و و تم تجیزہ اسلام  
 فی سوال شہدہ الی ریاست جہدہ (السید محمد)  
 قد قول یا مصلہ نقل

خادم العلماء  
 شهاب الدین قاسم

صحیح کتبہ خادم الطلبة القاضی شہاب الدین انہری عنہ  
 بسم اللہ و الحمد و الصلوۃ و السلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین و بعد  
 فانقل المصدر مطابق لاصلہ و من قابلہ و وجہہ مطابق لفظا بلفظ  
 حرفا بحرف خیریم الطلاب محمد بولس الحافظ عنہ و عن والدہ العالیہ



آمین یا رب الارباب الحافظ محمد یونس ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ شیخ۔

بیل قاضی الصدر عفی عنہ ما قد تقابل بالاصل و ہذا النقل مطابق لاصل

و اما الاقل ابراہیم البغدادی اسلام علی ابراہیم حامد او مصلیٰ و مسلما

ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطالب سید عبد الفتاح الحسینی القادری

المذہب اشرف علی کل شئ آبادی عفی اسعد عنہ وعن والدیہ الراغبی الی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لہ اظہر الحق و ابطل الباطل والصلوٰۃ والسلام علی سولہ مفتی عبد الفتاح القادری

محمد وآلہ و صحبہ اجمعین ہذا النقل وجوہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطالب سید

القادر حبیب عفی اسعد عنہ وعن والدیہ آمین الحمد لہ والصلوٰۃ والسلام علیہ

وآلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد فقد قابلت ہذا النقل مع اصلہ فوجدتہ۔

مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطالب عبد الراغبی الی رحمۃ ربہ العفی محمد علی الی حفظہ

عفی اسعد عنہ وعن والدیہ آمین حضرت حبیب پاشا کے

رقعہ کا ترجمہ حضرت فخر العلماء العالمین و عمدہ اہل الاحادیث و

المفسرین الشیخ صفۃ اسعد مفتی مدراس لہ امہ علی آمین بعد سلام کے ظاہر ہوئے

کہ آپ نے مکہ معظمہ سے پانچ ہفت روزہ کی علمی و فنی اخراج کرنے اور کمال دینی کا

سبب ہم سے پوچھا تھا سو یونکر ہی کہ اوپر تمام علما کی اور خصوص چاروں

مذہبوں کے مفتیوں کے حضور میں ثابت ہو چکا کہ وہی شریعت مطہرہ محمدیہ

پر گئی ہیں اور اکثر احادیث شریفہ نبویہ کے مخالفت کرتے ہیں اور جبکہ انکو

اوتنے نکال دینی کا سبب دریافت کرنا منظور ہی اسلئے یہ محضر جو  
 آپ کے پاس آتا ہی کہ جس پر مکہ معظمہ کے جمہور علما کی دستخط اور ہرین ہن  
 اوس سے جو کچھ احوال اوتنے رو برو گذرا ہی سو کتاب الگ پور و سن  
 اور اوس سے آپ کے دلکی نشانی ہو جائیگی اور جو جو حرکتیں اوتنے ظہور میں  
 آئیں دین سو سبکی سب ایکو کا اعلان ہو جائیگی والسلام خیر ختام تاریخ  
 پندرہ مین شوال سنہ ۱۲۶۶ ہجریہ السید محمد الی زیاست جدہ **نقل**  
**مطابق اصل** بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد المن جمل العلماء لائل  
 الضلالة قامہیں و طہر البلد المکرمة منہم بیعادت صدر الوزر ارکان  
 و صلوة و سلاما علی من وضع الشریعة والطریقة القاتل اہل البیعة و شرک  
 و الخلیفة و بعد فہذہ مضبطة مرقیة محررة مرغیہ مضمونہا انہ لما کان یوم الثلاثاء  
 المبارک فی شہر جادی الاولی سنہ ۱۲۶۵ المعد محل مشکلات و کشف المغضلات  
 اذ ہم ذلک المولی تعالی و تبارک بمجلس سعادت حضرت وزیر المعظم و الشیر  
 المفتی شیخ الحرم المحترم والی جدہ العامرة و آیاتہا افتدنا الحاج السید محمد  
 حبیب باشا بلقہ اللہ تعالیٰ من انخراٹ ماشا امین بجاہ سیدہ المسلمین صلی اللہ  
 علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین و بحضرة العلماء النفاہم ذوی المجد و الاحرام  
 الواضیعین اسماہم و اختاہم فیہ فقب ان احتفل المجلس بن ذکر لسانہ  
 امیر من الدعاء فی ذلک الیوم علی ما اقتضت ارادة الوزير المشار

فيما سطر لا جل انبعاثا راعدا والالتصاف واذا ازال الحجر والاعتصاف  
 حضر الشيخ عبدالقادر الهندي النقشبندی واهتدى الى سادات التورير <sup>المشار</sup>  
 اليه بان يكثر المشرفة جماعته من الهند ومن راسوا العلم وتعليمه على مدعى الايام  
 وتصدروا في المسجد الحرام ووطنوا بينهم تعلقوا بعد السجود وهم الشيخ محمد  
 مفتي بقالة سابقا و الشيخ عبداللطيف، الملكسوى و الشيخ محمد ديلوى <sup>الشيخ</sup>  
 عبدالرحمن البارسى وليسوفى الحنفية على شئ من العلم النافع حيث  
 انهم ضلوا واضلوا واصلوا الى طريق الخذلان الشايع فن ضلوا بهم و  
 اضلوا بهم انهم يكررون صحة الاربعة المذاهب ويحذرون العامة على عدم <sup>تقليد</sup>  
 احد منهم ويزدو بهم الى طريق المشايخ ويكررون شفاعته النبى صلى الله  
 عليه وسلم والتوسل به ويكررون ايضا كرامات الاولياء ويمنعون العامة عن  
 القراءة والنظر في كتب علماء المذاهب الاربعة حتى ان الميعة عن المذکورين  
 تركت كتب المذاهب ونصوا انفسهم لقراءة الحديث في مسجد الحرام الشريف  
 مع جهلهم بالاصول ومصطلح الحديث ولم يزلوا يحنون في اللفظ و  
 يصرفون المعنى الى مقتضى اراهم الفاسدة ويدعهم الكاسدة فاقعوا  
 كثير من العامة في هذا الضلال وتكثرت البدع في نفوسهم من غير شك  
 ولا مجال لفتي الانباء المذکورين حضرة الميعة عن المذکورين يا من <sup>السادات</sup>  
 المشير المشار اليه وفوض امرهم لحاكم شرع الشريعة والعلماء الكماة

بالمجلس الطيف فطلب المحاكم الشرعي من المهني المذكور إعادة ما أنهار  
 بمحضتهم وتصدر رسواه عليهم على طبق الوجبة الشرعي المرفعي فبعد ايراد  
 و اتفاق العلماء المذكورين على قبولها وتوجيهها على المبتدعين المخالفين  
 فنقل منهم اجواب فحين علموا ان القول قد حق عليهم وليس لهم منه فرار  
 فنادوهم سوى الا انكار فبالتحارب طلبت من المهني المدعي المذكور  
 فاحضر المكرمين السيد حسن الهندى النقشبندى والشيخ عبد الرحمن الكشميري  
 ولما يد مولانا الحارث بالله تعالى والهداى عليه الشيخ محمد جان النقشبندى فشهد  
 عليهم كل واحد منهم بمفرده طبق الدعوى المذكورة مع اعتبار ما يجب  
 امتياريه ثم ذكر الشاهدان وعدلا وظهر اهل المجلس صيانتها وتمسكها بطريق  
 اهل اسد وانها ليا من اهل الاعراض دلائل ما خدعهم الحجة الجاهلية بوزن  
 الفتوى الشريفة بتعزير المبتدعين المذكورين بما يليق بهم الزاجر لهم ولا  
 شالهم عن ارتكاب مثل حالهم وراوان مصيبتهم ثم نصيحتهم عن بلاد ادعى  
 لازالة هذا الفساد وراحة العباد خصوصاً في حرم اسد اشرف بلاد وحكم  
 المحاكم الشرعي عليهم بذلك ونقذه مولانا الوزير المشار اليه بعده ان  
 ايده العلماء المخالفون انهم كدرون ودر نصيحتهم حيث كان موافقا للوجبة  
 الشرعي وطريق المرفعي وقد حاربوا في نظر سعادت اخذنا المشار اليه  
 قلوبهم سياسته منه حيث انهم سعوا في الارض بالفساد ولا شك ان فساد

الدين اعظم من فاد الدنيا لا سيما وقد كثر هذا الامر من بعضهم مرارا  
 ووصلوا الى حضرة السعادة امير مكة المشرق والى حضرت القاضي في  
 المحكمة في اثنين الماضية واكثر واوثبت ذلك عليهم واستأبهم حضرة  
 سادات الامير والقاضي لما رفع ذلك اليها وانا بولاجل ان لا ياقبوا  
 ولم يرجعوا في الحقيقة عن شيء مما هم عليه من هذا الضلال والضللال لكن  
 حضرة السعادة افتدنا المثار اليه صرف نظره عن قتلهم للسلاطين متعلوهم  
 انهم على حق وانهم ثبتوا عليه حتى قتلوا مشايخهم على الدين الحق كما ثبت  
 التاميمون رضي الله عنهم في زمن السابق فحجبهم مدة ثم نفاهم الى ديارهم  
 بحلول هذه العقوبة بمن ذكر الطغاة نار الفتنة وخذت بيد الخانات  
 في هذه البلدة المظهرة قد انتشرت والحمد لله على كل حال ونحو ذلك من  
 احوال اهل الضلال وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله واصحابه اجمعين  
 شيخ الخطباء والائمة عبد الله بن محمد صالح يرداد <sup>عبد الله بن محمد صالح</sup> الفقير الى الله  
 وب العباد محمد بن يحيى الخبيلي مفتي الخطابة بكة <sup>الواعظ الامام</sup> الفقير الى الله  
 تاج احدين محمد الميلاط مفتي الشافعية بكة <sup>الشيخ</sup> الوائيق  
 برب المال صديق ابن عبد الرحمن كمال الخفيف الكرمي <sup>الشيخ</sup> الفقير الى الله  
 الحاضر في المجلس المذكور الشيخ الحسن الكرمي <sup>الشيخ</sup> الفقير الى الله  
 الكاشاني النقشبدي <sup>الحسين</sup> الوائيق بحيل الله الفتى بن عبد الرحمن

١٢٥٥  
 تاريخ  
 ١٢٥٥  
 تاريخ  
 ١٢٥٥  
 تاريخ

ابن ابوبكر عبد الفتى المدرس بالحكم الشريف الكلى <sup>عبد الرحمن بن ابي بكر عبد الله</sup> عبد بن المجيد  
 ابراهيم بن محمد عبد <sup>عبد الرحمن بن محمد</sup> الجيد اراهم قد حضر مجلسه المرقوم شيخ المدرسين بالمعهد  
 الاحكام حيان ابن عبد الله شيخ عراكى <sup>عبد الرحمن بن محمد</sup> سر جمال ابن ابراهيم الحاضره المجلس المذكور على  
 بن عبيد الله نائب الحكم الشريف <sup>عبد الله بن محمد</sup> صادق بافية محل جبر طاهر بن المنصور  
 الحاضره المجلس المذكور الواقف بحبل ابد السيد محمد بن الحسين الخفى الكلى <sup>ظاهر بن محمد</sup>  
 حرم شريفه <sup>حسن</sup> الواقف بحبل ابد المدرس بالحكم الشريف على بن  
 محمد من علماء الخفى <sup>مسكوى</sup> عبد رب المجيد سعيد بن حسين قاضى زاده من  
 علماء الشافعية <sup>عبد الله</sup> الحاضره المجلس المذكور المدرس بالحكم الشريف  
 من علماء الاحناف <sup>السيد محمد بن</sup> الامام رضى الله عنه لقد طابنا هذا النقل المصداق باصله  
 فوجدناه مطابقا لا فكتبتنا اسماها شاهدين على صحت هذا النقل ومطابقه  
 للاصل وكفى بامه شهيدا حرره السابغ والعشرين شهر شعبان المنظم  
 سنة ١٢٧٤ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة والتحية تحريره  
 بكتبه قابلت هذا باصله وانا خادم الطلبة القاضى شهاب الدين  
 المهرى عفى الله عنه <sup>خادم العلماني</sup> هذا النقل مطابق لا اصله كته خادم  
 الطلبة شيخ على قيسل قاضى الصدر عفى الله عنه هذا النقل مطابق لا اصله  
 كته خادم الطلاب مولوى محمد اكبر كشميرى عفى الله عنه <sup>رضوان بن</sup> احمد بن  
 شانه النقل مطابق للاصل من غير شك والا فراقا لبقه وكته لبقه

محمد صالح بن سلیمان میرداد عفی الله عنهما والمسلمین آمین  
 احمد سرعشانه وجدناه مقابلا ومطابقا لاصل کتبه غلام محمد بن  
 المصنف نجر العباد

الهند وستانه **غلام محی الدین** عفی الله عنه بسم الله والحمد لله الصلوة والسلام علی

سیدنا محمد وآل وصحبه اجمعین وبعد قی النقل المصدرا بصله ووجهه  
 مطابقا لغویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی الله عنه وعن والديه الوباب

آمین یا رب الارباب **الحافظ محمد** الحمد لله والصلوة والسلام علی رسول  
 محمد وآله واصحابه اجمعین اما بعد فقد قابلت هذا النقل مع اصله فوجدته

مطابقا لکتبه خادم الطلبة العبد الراجی الی رحمته الله الفیض محمد علی الحافظ

عفی الله عنه وعن والديه آمین و الحمد لله المهر الحقی والبطل الباطل والصلوة

والسلام علی رسول محمد وآل وصحبه اجمعین هذا النقل وجدته مطابقا لاصله

کتبه خادم الطلاب عبد القادر جتیکر عفی الله عنه وعن والديه و هذا النقل

مطابق لاصل کتبه خادم العلماء ابراهیم البغدادی القادر **ابراہیم علی**

هذا النقل طبق اصله المنقول عنه کتبه الحقیر عبد اللطیف بن ابراهیم

عبد اللطیف بن ابراهیم عبد الزانی حامدا ومصليا وسلاما هذا النقل مطابق لاصل کتبه

خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف

کلشن آبادی عفی الله عنه وعن والديه **الراجی الی رحمته الله الحقیر** محمد علی  
 سید عبد الفتاح الحسینی القادری

هندي خلاصه ترجمه بعد حمد و صلوة بے یہ محضر ہی اس بات کا

مطابق

کہ مشکل کے دن ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مقدسیہ میں جو مقدس  
 فیصلہ کر نیکی کے لئے مقرر تھا اوس دن حضرت وزیر معظم شیخ الحرم المحترم  
 جد کی ریاست کے حاکم افندیہ حاجی سید محمد حبیب پاشا مدظلہ العالی کی  
 مجلس بڑے بڑے علما کھنور میں کہ جس کے نام اور بہرین اس محضر کے  
 دامن میں مرقوم ہیں منعقد ہوئی تھی تاکہ وزیر معظم الیہ کی خواہش اور ارادہ  
 موجب جو جو قضی اوس دن وارد ہوں سوا اظہار عدل و انصاف اور دفع  
 جور و اجساد فلسفہ کے لئے سنے جاوے اور فیصلہ پاوے غرض جب ایسی مجلس  
 جمی تب شیخ عبد القادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت میں آکر عرض  
 کی کہ مغلہ میں ہندوستان پوٹھی ایک جماعت ہی کہ جنہوں نے علم و تعلیم  
 کے جاری کرنے کا شیوہ اختیار کیا ہی اور مسجد حرام میں اگر صدر نشین  
 بنے ہیں اور اونکا گمان تو یہ ہے ہی کہ ہنسنے طریق حق کو پکڑ لیا ہی اس کے نام پر  
 ابن محمد راجہ سبانی میں بنگالے کا مفتی تھا اور عبد اللطیف لکھنوی  
 اور شیخ محمد دہلوی اور عبد الرحمن بناری اور حالانکہ حقیقت میں انہیں  
 کسی کو ایسا علم نہیں کہ جس سے مسلمانوں کو فیض حاصل ہو جو کہ وہ آپ ہی  
 گمراہ ہیں اور انہوں نے کئی اور دنگوہی پیراہ کو دیا ہی سوائی گمراہوں  
 ایک تو یہ ہی کہ وہی اہل سنت و جماعت کے چاروں مذہب کی صحت کا  
 انکار کرتے ہیں اور دعوائ کو رغبت دیتی ہیں کہ ان چاروں میں کسی کی



تقلید کریں بلکہ جو لوگ اون مذہبون پر ہیں اذکم پیسیر کر۔ براد کر دیتی ہیں  
 اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اور اوتے وسیلہ پکڑنیکا  
 انکار کرتے ہیں اور او یار امد قدس سرہم الخیر کی کرامات کا بھی انکار  
 کرتے ہیں اور چاروں مذہب کے علما کی کتابیں پڑھنی اور دیکھنے سے  
 عوام کو منع کرتے ہیں یہاں تک کہ ان بدعتیوں نے چاروں مذہب کی کتابیں  
 چھوڑ دیں اور مسجد حرام میں اپنی واسطے علم حدیث پڑھنی کا منصب  
 اختیار کر لیا باوجود اسکے اصول اور اصطلاحات حدیث سی با یکساں ہیں  
 ہیں اور ہمیشہ حدیث کے لفظ اور معنی کو اپنی اغراض واسدہ بموجب  
 پھرا لیتے ہیں اور اس سبب بہت سے عوام کو اس گمراہی کے دام میں گرفتار  
 کر دیا ہے اور یہ عقاید فاسدہ ان کے دلوں میں نہایت مضبوط پڑ گئی  
 ہیں جب شیخ عبدالقادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت میں یہ  
 گزارش کی کہ اب انکی امر عالی بموجب اون بدعتیوں کو حاضر کیا اور انکا  
 مقدمہ حاکم شرع شریف اور علما حاضرین مجلس لطیف کی طرف سونپا  
 تب حاکم شرعی نے دعویٰ نہ کور کو حکم کیا کہ اپنی دعویٰ کو ان بدعتیوں کے  
 حضور پر بھی جانچو وہی دعویٰ شرع شریف کے موافق اور نہ پر ہو گیا  
 غرض جب دعویٰ پورا ہوا اور سب علمائے حاضرین کے اتفاق سے ثابت  
 ہوا کہ یہ دعویٰ شرعاً قبول ہی اور ان حاضر بدعتیوں پر متوجہ ہونا ہی

تب اوتسی جواب مانگا گیا جب ان بدعتیوں نے دیکھا کہ اب تو ہمیں خودی  
 آئی ہے کہ حسین پہاگ نخلی کو رستہ نہیں تب سوئی انکار کے انکو کوئی  
 راہ نہ سوچی تب بعد انکے انکار کے مذکور سے گواہ مانگے گئے تب اپنے  
 سید حسن نقشبندی اور عبدالرحمن کشمیری جو عارف باہر تھے مولانا  
 شیخ محمد جان نقشبندی کے مرید ہیں انکو حاضر کیا اور انہیں سے ہر ایک  
 جمیع شرائط شرعیہ کی رعایت کر کے مطابق دعویٰ مذکورہ کے گواہی دی  
 اوس سے چھپے اون دونوں کو اہو کو تزکیہ کر کے انکی عدالت ثابت کی گئی  
 اور اہل مجلس پر ظاہر ہوا کہ یہ دونوں پر ہیز گار آدمی ہیں اور نیک لوگوں کی  
 طریقہ پر قائم ہیں اور اس بات میں انکو کوئی غرض دنیوی نہیں ہی اور کمال  
 کوئی کینہ عداوت نہیں تب علمائے حاضرین کے اتفاق سے یون فتویٰ  
 صادر ہوا کہ انپر ایسی تعزیر جاری کیا جائے کہ جو ان بدعتیوں کے لائق ہو  
 اور اوس سے انکو اور انکے ہم مذہب کے لوگوں کو اتنی عبرت ہو کہ ہر انکی  
 چال زچلین تب اون علمائے مذکور کو یون نظر آیا کہ انکو ایک تہ تک  
 قید رکھ کے اس بلاد کمرہ سے نکال دینا اس فساد کی دفع کرنے کے لیے اور  
 اس کے بند و کو انکے دام غریب سے چڑانے کے لیے خصوصاً حرم محترم میں  
 بہت مناسب ہی تب اوسی موجب حکم شرع نے انپر حکم کیا اور جب  
 علماء حاضرین نے دیکھا کہ وہ شرع شریف کے مطابق ہی تب اوسکو سزا

اوس بعد مولانا وزیر معظم المیزے اوسکو قایم اور بحال رکھنے کے جاری فرمایا بلکہ  
 پہلے تو وزیر معظم الیہ کی نظر قضی اثر میں یوں آیا تھا کہ انکو سیاتہ قتل کیا جائے  
 انکے ہونیسے دنیا میں فساد برپا ہی اور بیشک فساد دینی فساد نبوی سے  
 براہی خصوصاً ان بدعتیوں سے بعضوں نے کہی بار آگے ہی ایسی حرکتیں  
 کی تھیں اور جناب امیر مکہ مشرف کی مجلس اور حضرت قاضی شریعت عزا کے  
 محکمہ میں گزری ہو برسون میں بار بار آچکے تھے اور انکے انکار کے بعد کو  
 سی یہ باتیں ان پر ثابت ہو چکی تھیں اور جناب امیر اور قاضی نے یہ باتیں  
 سنکر انسی توبہ لی لی تھی ان بدعتیوں نے اپنی تین تغیر شرعی سے بچا سکی  
 لیو ظاہر توبہ کی تھی اور حقیقت میں تو اپنی عقاید فاسدہ کے کچھ ہی  
 رجوع کیا تھا تو جیہ وزیر معظم الیہ نے انکے قتل کرنے سے درگزر کیا تاکہ انکی  
 پیروی کریں والے یوں نہ گمان کریں کہ وہی حق پر تھے اور ایسے ثابت قدم  
 رہی کہ بزرگمان تابعین کے جیسے اپنی جان تک بھی دین نہ کیا اس لئے وزیر  
 معظم الیہ نے انکو مدت تک قید رکھا اور پھر انکو اخراج کر کے انکے ملک کو  
 بھیجا اور اس سبب سے جو آتش فتنہ و فساد کی اس  
 بلکہ مٹا دیا میں بھرک گئی تھی سو بالکل بچہ گئی و احمد علی کل حال و نفوذ  
 باس من احوال اہل الضلال و صلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد علی آلہ وصحبا  
 خیر صوبہ آل خاتمہ جانا چاہی کہ خاتمہ میں ذکر ہی انون خطوط کا

کہ فضلائی کہ معتقد نے بعد اخراج اس شخص کو دایہ کے اپنی اپنی یاروں اور شاگردوں  
 بطریق مبارکبادی کوشتہار کے بھیجے سو وہ یہاں پہلا خط خاص کے مشرف  
 کے یا شا کے دیوان محمد جعفر ترکی کے ہاتھ کا لکھا ہوا مورخہ ۹ اجمادی ۱۰۸۰  
 سنہ ۱۲ ہجری ۱۲۰۰ کے واسطے اشتہار کے معمودہ منشی بن بیچو ایاتہا کر  
 عبارت نقل اس کے کی بحیثیہ بیان لکھی جاتی ہی پہلا فقرہ و ترجمہ ان کبار اولیاء  
 افندیہ حبیبہم و خیرہم من الملکۃ بصیر معلوم کہ - دوسرا فقرہ و ترجمہ مخصوص  
 الودایات الذی عرفناکم اعلاہ لانہ ابنا حبیبہم و خیرہم من الحرمین  
 الشریفین فانتہم سودا واجد و رزق بصیر طبعہ فی چاہہ خانہ حق المنی و یكون  
 فی الاوراق اہمہم المخیرین من ارض الحجاز مولوی عبداللطیف لکھنوی  
 مولوی عبدالرحمن بنارسی مولوی محمد بہار بنوری و مفتی بکمال محمد رادو  
 مولوی محمود علی بریلوی خیرہم مع عیالہم اولادہم طبعوہ فی اثاب ارسلوہ  
 فی الہند لاجل عبرۃ و دایات حق الہند کما مولیٰ جملہ علماء ربان اہل الملکۃ  
 و کبار الحکامان و افندیہ اکبر و الصغیر لازم لازم علیکم اجراء الامر ہذا  
 علی العجلۃ لاجل اشتہارہ فی الہند و اطراف الیہ بحر یکم خیر الخبار و طول  
 عمرکم و السلام - خلاصہ ترجمہ ہم تمکو و مایوں کے احوال میں یوں  
 لکھتے ہیں کہ ہمارے پاشا نے لوگوں کو غیبیہ کی قید ڈالا اور حرمین شریفین سے  
 شہر بدر کیا اب تمکو لازم ہی کہ ایک ورق پر انکا احوال لکھو اگر منشی

چہاں خانہ میں چہو داد و اور جن لوگوں کو اس حجاز کے ملک سی نکال دیا ہی ان کے  
 نام یہ ہیں مولوی عبد اللطیف لکھنوی مولوی عبد الرحمن نیاسی مولوی محمد  
 ہارن پوری مفتی بنگالہ محمد مراد محمود علی بریلوی ان سبھوں کو انکی اولاد  
 نکال دیا ہی اسلئے تم چہو اکر وہ اشتہار ہندوستان میں بچو آؤ تا ہند کے  
 دہائیوں کو عبرت اور خوف پیدا ہو اور اہل مکہ سب علماء اور حاکم اور  
 ہاری ٹری پاشا اور چوٹے پاشا کو تم سے ہی امید ہی اور تم پر یہ کام بجالانا  
 لازم ہی جلدی اسکا اشتہار ہند میں اور اوسکی اطراف میں بچو داد و  
 اسے تمام کو بڑا ثواب دیو اور تمہاری عمر کو دراز کر دی السلام ط خط  
 دوسرا فارسی منشی عبد الغفور کا لکھا ہوا کہ جو سرکار شریف پاشا ادام آ  
 تعالیٰ دولت کے خاص متبرجم ہیں مورخہ ۲۵ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۵  
 ہجری مقبوسہ منہ مقام کہ مشرف اور یہ خط جناب حاجی شیخ عبد القادر صاحب  
 کہ جو رئیس معمورہ منیٰ میں ہیں نام پر ہی عبادت اوسکی اسطر حسی ہے  
 حالات این جوار بدینگو نہ کہ افغانان مجاورہ کہ مشرف معظمہ بر بعضی اعداد  
 دین و مخالفان دین متین کہ عبارت لزد و بایان است دعوی لیرکار والی  
 الحرمین الشریفین یعنی حسین پاشا نمودند چنانچہ مولوی عبد اللطیف و مولوی  
 محمود علی و مولوی محمد یک چشم و مفتی مراد و مولوی عبد الرحمن نیاسی را  
 تا عرضہ کیا کہ در زندان انداختند و کتابہائی اوشانرا خانہ تلاشی نموده متبل



خواندن و دست بستن را در روضه مقدسه و سلام عرض کردن را  
 به عت کفتن نذهب ایشان اینست و بر قولشان شاید آن گشتند آن  
 پنج کسان این هستند مفتی مراد بنگالی حافظ عبد اللطیف مولوی محمود علی  
 مولوی محمد کبیر چشم مولوی عبد الرحمن باری پس این پنج کسان هنوز  
 تا وقت رد انگلی از جده محبوس می آیند مانند در محبس جده اطلاعی نوشته  
 باید که این خبر را چه به کتایتبه دهند از اولاد حسن سلام مستون الاسلام  
 برسد ۵ خط چو تهاجر علی که معظمه کا مورخ ۲۲ تاریخ جمادی الاخری ۱۲۶۹  
 هجری جناب عالی انتساب سید حسن بن سید احمد الجعفری کا کلهای هوا -  
 لا ینفک من مده سنین رجل واحد بندی من بقال و وصل الی ههنا بقصه  
 الحج اسم مولوی مراد فی الظاهر کان بیان رجل طیب صاحب طریقه طیبه  
 و اما الخبیث فی الباطن بطریقه طریقه الوهابیه الخباثات الامعاء و حلین  
 عندنا فی مکه و صفت کتبا علی نذهب الوهابیه و قد جاور مع الکتب من  
 بلده و قد علی بعض الناس بنود و سنود و خلا فیم الجهال و علمهم ما  
 الکتب اند کوره نذهب الوهابیه و غنیم کثیرا علی طریقه الوهابیه و غنم  
 لها الخرافه نیا حنیب یا شامی الحال ابرسل القوا همین و طرب علی المولوی  
 مراد و حضرت الحال قد ام سعادة الباشا و فتح علیه الباشا باکان عامل  
 طریقه الوهابیه و الخبیث مراد المشوب اباقو قد ام الباشا ثم غصب

حبیب پاشا عفتی باشد بد اصلی الحبت مولوی مراد فی الحال فرستید  
 درش جماعت جلالت فوق الارض و امرا اباشا علی القواصین یضربونه الی  
 فوق اطیازهم و ضربوهم ضربا شدیدا و من بعد اباشا طرهم فی الجسر  
 داخه من مراد اباشا اللادب حتمه ریال و امرا اباشا یفرونه اسله  
 السه کن فی حبس طول العمد الا یفرونه اسله البتہ و العاد یرد و بعض  
 من جماعتہ شد و اعمال اباشا یقتش علیهم و الظاهر سمعنا من جیدہ ظلعوا  
 المولوی مراد فی مرکب زکریا الی منی حیث اعلام لہ ہذا القدر حبیب پاشا  
 رجل نبیہ و ایتہ صاحب عقل و کسیتہ و صاحب شجاعت و دلہ بہتہ کثیر  
 رہتا یعملی جاہد و یطول عمرہ و اباشا مکانہ یجبت الاخبار لہ فابنہ  
 وقت اللیل بدور فی السیلہ یلبس اللباس لا جل یشم الاخبار و یثرف  
 احوال الناس و یسمع ما یفعلون و ہو حاکم عادل ذہین کثیر الذہن  
 عادی متوہبین ما فیہ شک و خبر ہم من کثر المشرقہ مسلمین و غیر ہم  
 من جیدہ رہتا یدہی الی الصواب خلاصہ ترجمہ پوشیدہ نہی کہ گئی  
 برسگ بہان ایک شخص نجالی کا مولوی مراد نام ہے اسے ارادہ ہے  
 کہ تباظا بہرین تو اچھی طریق کا آدمی نظر آتا تھا مگر باطن میں اس کا  
 طرز و رنگ کا تباظا اپنی ذہب کی کتابین بنانے لگا اور ہندوستان  
 کی بہت سی اساتذہ کرام و کتب و کتابین اساتذہ لایا تھا کہ کئی ہندی اور



اس فساد میں پڑی اور جاہل لوگ اوسکے تابعدار بنی اور وہابی کا نظریہ  
 کہ مشرف میں رواج پانے لگا جب یہ خبر حسیب پاشا سلمہ اللہ تعالیٰ  
 کو پہنچی چٹ سبھا ہی بھجوا کر مولوی مراد کو اپنی حضور میں بلوایا  
 اور پوچھ پانچہ کی تہ مولوی مراد نے ہی اس بات کا اقرار کیا  
 پیر حسیب پاشا اس پر بہت غصی ہوا اور فرمائش کو حکم دیا اور سبھی عشا  
 کو زمین پر اوندھے ٹک کر لکڑیوں سے تعزیر دی اور قید میں ڈلوایا  
 آخر مولوی مراد سے تعزیر پانے والے کے لئے اور حکم کیا کہ جنم تک  
 سواکن کے جزیرہ میں قید رہیں یا مہین تو ملک ہند کو نکالے جاوین  
 اگر پہر ہی آوین تو پہر ہی نکالے جاوین کے اور بعضے وہابی چپ  
 گئی اور بہاگ نکلے حاکم کے لوگ ان کو جستجو کر رہی ہیں اور ابھی  
 مینے سنایا کہ مولوی مراد جدی سے زکریا کے جہاز پر سوار ہو کر  
 منی کی طرف آتا ہی فقط حسیب پاشا بڑا صاحب علم و فہم اور حاکم  
 عادل ہی سیاست اور شجاعت میں ہی کامل ہی رعیت کی نگہبانی میں  
 بڑا ہوشیار را تو کو لباس بد لکر شہر مکہ معظمہ میں پہرتا ہی اور اخبار  
 دہند ہتا ہی اور سب لوگوں کے احوال سے واقف ہوتا ہی اور  
 بڑا صاحب ذہن عادل حاکم ہی اور پہر وہابی لوگ یہاں آوین  
 تو بیشک ان کو طوق و زنجیر کر کے مکہ مشرف سے خارج کر دینا

اوسکا ہمیشہ نگہبان اور ہدایت کرنیوالا رہے <sup>۶۴</sup> بلقیہ لطیف  
 جانا چاہی جیسا کہ فضلاء کو معظّمہ و نواب مستطاب سراج الامراء  
 عظیم جاہ وغیرہ سلمہم اسہ تعالیٰ نے اس فرقہ و بابیہ کو اپنی جابی حکومت  
 سی بحجت شرعیہ نکالا دیا ہی حضرت سلطان ابن السلطان المظفر  
 من اسہ الرحمن ابو ظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ ادا م اسہ ذاتہ و اہلک  
 ہی مسجد جامع شہر دہلی سے <sup>۶۵</sup> سنہ ۱۱۰۰ ہجری مقدسہ میں فرقہ مذکورہ کو خارج  
 کیا تفصیل اجمال کی اس طرح سے ہی کہ جبکہ اس فرقہ نے تعصب و شوہر  
 تشبہ پر کمر باندہ ہی کہ حرام حلال اور حلال کو حرام کہنا شروع کیا اور  
 سلت حضرت بوم پر ایک فتویٰ واسطے کہلانے قوم جناب شیخ عبد  
 الواب ابنار حبیب انجی کے <sup>۶۵</sup> سنہ ۱۱۰۰ میں لکھا حضرت طلی سبجانی مقبول رحمتہ  
 نے اسکا چہرہ پستنا ایک شخص کو فی الواقع جواب کرامت سی خالی نہ تھا فرمایا  
 ہم دو چار اشعار اوسکے بطریق تبرک کے اس عجاہ شریفہ میں لکھتی  
 ہن مار سالہ مقصود الاختصار مزین ہو جاوے <sup>۶۶</sup> مختصر

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| اگر کسی کو سائل فقہ میں یوں رہی | اگلی ہی لوگ فقہ سی کہتی ہی اگلی |
| لیکن کسی الوکی حلیت نہیں کہی    | سنتے رہی حلال سے اتویلی اوپر ہی |

الوہی وہ جو کہنا ہی الو حلال ہی

|                                     |                                  |
|-------------------------------------|----------------------------------|
| راہتی ہی تو مسجد جامع میں چھپر چڑھا | ایسی جی تیس ہو اسلام میں         |
| یار و اوراد و او گتیں کر کے در دیور | ایسا بنو کہ گہر کو خدا کری اوجاڑ |

|                                  |
|----------------------------------|
| الوہی دہ جو کہتا ہی الوہی صلا کی |
|----------------------------------|

|                                   |                                     |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| الو کی گوشت اسی یہ فرا دیا        | حسرت کو آہنی الو کی یون جو اوڑا دیا |
| جور و او کی او کو ہی الو کہلا دیا | ڈن اور حسرت کو الو بیتا دیا         |

|                                  |
|----------------------------------|
| الوہی دہ جو کہتا ہی الوہی صلا کی |
|----------------------------------|

اور بعد اس حالت جو کہ ایک سالہ دلیل محکم فی نفی اثر القدم بلکہ کہ جمیع انکار  
معجزہ نقش قدم پر سنگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاف ظاہر و  
ہویدہ انہی تقسیم برادران ہم مشرب نو کو کروایا اکثر صاحبان ایمان و فضلاء  
ہذا الزمان بلکہ اکثر اطفال مکتب خوان تک جبارت بر خسارت اس نفی  
غصیان غریق سے متعجب و حیران و انگشت بندہ ان ہو کر کہتی تھیں  
کہ خداوند اکیسویں کلمہ کوئی محمدی مقرر فضائل احمدی کے دہان و زبان  
قلم پر کلمہ نفی اپنی مسلم رسول اکرم کے اثر قدم کی نسبت آسکتا ہی بخیر  
تا جان ابو جہل و پیروان مسلمہ کذاب کے الفرض ہمیں اوس سالہ مذکور  
کو بوجہ حسن مردود و مخدوش کر کر سالہ حیثیات القوام عن السیات و الام  
الملقبہ بالیف الملول علی من انکر اثر قدم الرسول میں نبوت نقش قدم  
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث و تفسیر و اقوال صحابہ کرام و علماء

نامہ ارسالی مقام سی کو کہ ہوا کر تقسیم در میان جماعت اہل اسلام کے کر  
 ہی اکثر صاحبان اسلام بسبب افتنائی ایمانی و حیت اسلامی دیکھ کر  
 بہت مبشر و خرم و شاد ہوئے بلکہ قایل تھے بقول اہل عرب بالکل حق  
 مثنوی واسطے ہر مسکین بد اعتقاد کے پس چیکر اس گروہ شقاوت  
 بڑہ کے کلمات انگاری بسبب سوء اعتقاد و بد افحالی بہ تبرکات حضرت  
 رسول رحمانی و اولیای صمدانی و دیگر مقرریت ہلکات باغواشی شیطانی  
 و ہوا و نفسانی سے ظاہر ہونے لگے حضرت حضور والا ادامہ اقبال  
 نے بامداد عنایات الہی و تائیدات نامتناہی کے کہ اوپر حضرت موصوفین  
 کئی مسجد جامع شہر دہلی سے نوازش علی و محبوب علی وغیرہ کو  
 کر رئیس اس گروہ مزبورہ کے ہین بجلت مذکورہ ۶۶ سنہ ہجری

مقدس ہین اخراج کیا الحمد للہ رب العالمین

و صلے اللہ علی خیر خلقہ محمد و آل

اصحابہ اجمعین

محمد

6602